

عمران سیریز

درندوں کی بستی

چوتھا حصہ

خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ سیکرٹ سروس کا آٹھواں ممبر عمران ہو گا۔ ایکس نے اسے فون پر بتایا "سر سلطان کی سفارش پر فی الحال آٹھواں ممبر عمران رہے گا۔"
 "عمران...." جولیانے حیرت سے دہرایا "کیا اس نے منظور کر لیا ہے؟"
 "ہاں!" دوسری طرف سے جواب ملا "خود مجھے بھی اس پر حیرت ہے!"
 "اسے کنٹرول کرنا.... بہت مشکل ہو گا جناب!" جولیانے کہا اور دوسری طرف سے قہقہے کی آواز آئی!

پھر کہا گیا "جولیان! کیا اب تک تمہاری آنکھیں بند رہی ہیں! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں کس طرح اس سے کام لیتا رہا ہوں! اور وہ میرا تحت نہیں تھا!"
 "میں نے دیکھا ہے! اور اسی لئے میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ آپ کی ماتحتی قبول کر لینے میں بھی کوئی نہ کوئی چال ہو گی!"
 "کیا چال ہو سکتی ہے!"

"وہ عرصہ دراز سے آپ کو بے نقاب کر دینے کے چکر میں ہے!"
 "بچہ ہے! بھگ مارتا ہے....! وہ جین ہے! میں مانتا ہوں! مگر اتنا بھی نہیں کہ ایکس کو کو بے نقاب کر سکے۔۔۔! آخر اس قہقہے کو چھوڑو! میٹرڈیوٹل کے کمرہ نمبر سولہ میں ایک آدمی مقیم ہے! میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں!"
 "بہت بہتر جناب!"

"دوسری بات.... کیا تم اسے پسند کرو گی کہ وہاں کا ستر حوالا کمرہ اپنے لئے کرائے پر حاصل کر لو!"

"نمبری پسند کا سوال نہیں! جیسا آپ کہیں گے کیا جائے گا!"
 "کمرہ خالی ہے! اچھا میں اسے تمہارے لئے بک کر اسے دیتا ہوں....! تم ایک سوٹ کیس میں اپنی ضرورت کی چیزیں رکھو اور اسے لے کر اس طرح ہوٹل پہنچو کہ جہیں کوئی اس شہر کی باشندہ نہ سمجھ سکے!"

"بہت بہتر جناب! میں سمجھ گئی! کمرہ بک کر ادھیچے! لیکن مجھے کس وقت وہاں پہنچنا چاہیے!"
 "صرف ایک گھنٹہ گزرا کر.... تم وہاں اپنا نام مسز برادون رجسٹر کرو گی! رہائشی پتے کا انتخاب تم پر چھوڑتا ہوں!"

"بہت اچھا....!"
 دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا! جولیان سوٹ کیس سنبھالنے لگی! وہ تاشا اور جعفری

نے لئے مغموم تھی! وہ ناکارہ اور برے سکی لیکن اسنے دونوں تک انہوں نے ساتھ کام کیا تھا! لیکن کچھ انیسیت تو ہو مکتی تھی۔ پھر وہ عمران کے متعلق سوچنے لگی! اب تو وہ ان سب کی زندگی برباد کر دے گا! اس کی دانست میں وہ ذہن تھا پھر تپا تھا بعض اوقات وہ سب کچھ کر گذرنا تھا جس کی توقع کسی آدمی سے نہیں کی جاسکتی لیکن پھر بھی وہ اس قابل نہیں تھا کہ اسے کسی ذمہ دار ہوسٹ پر رکھا جاسکتا!.... وہ کریک تھا اس لئے وہ اسے کارکردگی کے معاہدے میں سارا ہسٹ تاشا سے بھی بدتر سمجھتی تھی!

سوٹ کیس سنبھالنے میں میں منٹ سے زیادہ نہیں لگے پھر بقیہ چالیس منٹ اس نے عمران کے تقرری کے متعلق سوچنے میں گزار دیے.... پھر ایک ٹیکسی کر کے میٹرو ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئی!

وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ اس کے لئے ستر ہواں کمرہ مخصوص ہے اس نے ایک بیٹے کا کرایہ ادا کیا! اور ایک پورٹر کے ساتھ کمرے میں آگئی!....

جس کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھیں وہ براہری کے کمرے میں تھا! جولیانے اس کے متعلق پورٹر سے پوچھ گچھ شروع کی لیکن اسی انداز میں جیسے ہر آدمی اپنے پڑوسیوں کے متعلق معلومات فراہم کرنا چاہتا ہے!

ویٹر کے بیان کے مطابق وہ انتہائی تھانام ڈان فریزر بتایا گیا! پچھلے تین دنوں سے وہاں مقیم تھا اور صرف رات ہی کو باہر نکلتا تھا! کھانے پاناشے کے لئے وہ کبھی ڈانک ہال میں نہیں جاتا تھا.... رات کے کھانے کے بعد وہ باہر جاتا اور پھر تین یا چار بیچے سے پہلے اس کی واپسی نہیں ہوتی تھی!

جولیان بھی اطمینان سے بیٹھی رہی....! پھر رات ہوتے ہی وہ ہر آہٹ پر چونکنے لگی! تقریباً گھنٹہ بجے سولہویں کمرے والا انتہائی ڈان فریزر باہر نکلا اور کمرہ مقفل کر کے.... زمینوں کی طرف ہل چلا! جولیان بھی باہر نکل آئی!.... اسے انتظار تھا کہ وہ کم از کم آدھے زینے طے کر لے....

تقریباً ہی دیر بعد وہ نیچے فٹ پاتھ پر اس کا تعاقب کر رہی تھی!.... وہ کچھ دور تک بیول ہی چلا! پھر ایک ٹیکسی رکوائی.... جولیانے سوچا یہ براہوں اگر فوراً ہی دوسری ٹیکسی نہ مل سکی تو تعاقب کا سلسلہ یہیں ختم ہو جائے گا! وہ سوچ ہی رہی تھی کہ مخالف سمت سے ایک ٹیکسی آئی!

تعاقب جاری رہا!.... لیکن جب اٹلی ٹیکسی شہر سے نکل کر ایک ویران سڑک پر ہوئی تو جولیان کا دل وحز کے لگا!

وہ اسے پہلی ہی نظر میں کوئی خطرناک آدمی معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔ اپنی تو کیا وہ بوجھن بھی نہیں ہو سکتا تھا اس کے ضد و خال، اسے یورپ کی کسی قوم کا فرد نہیں ثابت کر سکتے تھے! لیکن پھر بھی وہ اپنے اس خیال کے متعلق شبہ ہی میں رہی کیونکہ اکثر ضد و خال دھوکا بھی دیتے ہیں!

کچھ بھی ہو اسے تعاقب تو جاری ہی رکھنا تھا کیونکہ یہ ایک لوکا کا حکم تھا! دلچسپ ایک جگہ اچھی ٹیکسی رک گئی!۔۔۔۔۔ اور جو لیا نے اپنی ٹیکسی کے ڈرائیور سے کہا "گازی اس سے آگے نال کر قدر بہت کم کرو" پھر وہ مز کر اس ٹیکسی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس کی ٹیکسی کے ڈرائیور نے نہ صرف رفتار کم کر دی بلکہ اٹلی اور انجیلی روپنیاں بھی مچا کر دیں!

"تم بہت عقلمند آدمی معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔۔" جو لیا آہستہ سے بڑبڑائی! لیکن وہ محسوس کر رہی تھی کہ ٹیکسی داہنی جانب مڑ کر جھاڑیوں میں ٹھس پڑی تھی! "یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔" جو لیا بولکھلا کر بولی! "کچھ نہیں!" ٹیکسی ڈرائیور نے کہا! "آپ کو تعاقب کرنے کا سلیقہ سکھا رہا ہوں!" پھر دفعتاً جو لیا نے محسوس کیا کہ کسی نے اس کا ہینڈ بیک ہاتھ سے کھینچ لیا! "اب آپ بے بس ہیں!۔۔۔۔۔" ڈرائیور کی آواز پھر آئی! "آپ کی ایک معمولی سی لغزش بھی آپ کو جہنم میں پہنچا سکتی ہے!"

جو لیا کے ہاتھ حیرانچلے پڑ گئے! ٹھیک اسی وقت اس نے کسی موٹر سائیکل کا شور سنا! لیکن قفل اس کے وہ چٹکتی ایک ہاتھ مضبوطی سے اس کے ہونٹوں پر جم گیا! موٹر سائیکل قریب ہی سے گزر گئی!۔۔۔۔۔ جو لیا میں بے بسی کی بھی سکت نہیں تھی! پھر اس نے محسوس کیا کہ اسے نیچے اتارنے کے لئے کھینچا جا رہا ہے اس نے جدوجہد کرنی چاہی لیکن ممکن نہ ہوا۔

آخر وہ دل ہی دل میں ایکس نو کو برا بھلا کہنے لگی۔ آخر وہ اسے ایسی مہمات پر کیوں بھیجتا ہے؟

جو لیا ہوش میں تھی اور بخوبی دیکھ رہی تھی کہ وہ آدمی اسے اٹھائے ہوئے سڑک پار کر رہا ہے۔ اس کے منہ میں حلق تک کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے گاہنیاں نہیں تھے!

سڑک سے گزر کر وہ بائیں جانب والی جھاڑیوں میں ٹھسے اور پلٹے رہے۔

جو لیا سوچ رہی تھی کہ اس ملازمت میں کیسی کیسی درگت بنتی ہے! اور یہ ایکس نو بلا تکلف سے موت کے منہ میں جھونکنا رہتا ہے!

وہ تقریباً اس منٹ تک چلتے رہے! پھر جو لیا کے چار زمین پر لگے! اسے نیچے اتار دیا گیا تھا اور اب وہ اندھیرے میں نہیں تھی!۔۔۔۔۔ اسے موسیٰ شمعوں کی تین لوہی نظر آرہی تھیں۔۔۔۔۔ اور یہ پوس کا ایک بڑا جھونپڑا تھا!۔۔۔۔۔

یہاں چھ آدمی تھے! اور ان میں وہ بھی موجود تھا جس کا تعاقب کرتی ہوئی وہ یہاں تک آئی تھی!

"اس کے منہ سے کپڑا اٹھلو۔۔۔۔۔" یہ اچھائی بد فعل آدمی تھا! اور اس کے جسم پر کچھ اس قسم کا لباس تھا کہ جو لیا کہیں اور دیکھتی تو اسے ایک بھک سگے سے زیادہ نہ سمجھتی!

جو لیا کے منہ سے کپڑا نکال لیا گیا!

"تم کون ہو!۔۔۔۔۔" جو لیا سے انگریزی میں سوال کیا گیا!

"میں۔۔۔۔۔ مسز براؤن!" جو لیا بھلائی!

"چلو۔۔۔۔۔ ہم تسلیم کئے لیتے ہیں کہ تم مسز براؤن ہو!" بد صورت آدمی نے کہا! "لیکن تم ان فریزر کا تعاقب کیوں کر رہی تھیں!"

"میں تعاقب۔۔۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔۔" جو لیا نے بے بسی سے کہا۔

"اوہو!۔۔۔۔۔ تمہیں جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں! حالانکہ تم جانتی ہو کہ ہمارا ہی ایک آدمی تمہیں یہاں تک لایا ہے!"

"ہاں! میں ہی نور ڈان فریزر کا تعاقب کر رہی تھی!"

"کیوں؟"

"بس یونہی!۔۔۔۔۔ نہ جانے کیوں میں ان میں بڑی کشش محسوس کرتی ہوں!"

"میری خوش قسمتی ہے ی نور!۔۔۔۔۔" ڈان فریزر مسکرایا!

"دراصل مجھے اچین اور اچین کے باشندوں سے عشق ہے!۔۔۔۔۔ آہا۔۔۔۔۔ وہ پھولوں اور گیتوں کی سر زمین ہے!" جو لیا نے مسکرا کر کہا! "میں اچین کے خواب دیکھتی ہوں!۔۔۔۔۔"

"ایک بار پھر شکریہ ی نور!۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ آپ میٹرو میں میری پڑوسی تھیں!۔۔۔۔۔"

"ہاں ی نور فریزر۔۔۔۔۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ میرا پڑوسی ایک اچینی ہے تو میں پھر اپنے خوابوں میں ڈوب گئی!"

"وقت نہ برباد کرو!" بد صورت آدمی دہڑا۔۔۔۔۔ اور جو لیا کو گھورنے لگا!۔۔۔۔۔

جولیا اپنی قوتوں کو مجتمع کر چکی تھی اور اسے اطمینان تھا کہ وہ آخری سانس تک ان کا مقابلہ کر سکے گی اور پھر وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ انیس نو اس کی طرف سے غافل نہیں ہو گا۔
 "تم نے ڈان فریزر کا تعاقب کیوں کیا تھا؟" بد صورت آدمی نے سخت لہجے میں پوچھا۔
 "حقیقت میں نے بیان کر دی!" جولیا نے اپنے شانوں کو جنٹلمن دے کر کہا۔ "یقین کر دیا کرو!"

"یہ ایک کلی ہوئی کواں ہے۔" بد صورت آدمی سر دھجے میں ہولا!

جولیا نے لاپرواہی سے شانے اپنکائے۔

"انسان کا گوشت کھیتوں کے لئے بہترین کھاد مہیا کرتا ہے!"

"کوئی نئی تحقیق ہے!" جولیا نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں پوچھا۔

"ایک قد آدم گڑھا کھودا جائے۔" بد صورت آدمی نے دوسروں کو مخاطب کر کے کہا اور دو آدمی جھوپڑے سے باہر چلے گئے!

"تم یہاں دفن کر دی جاؤ گی اور کسی کو کالوں کا خبر نہ ہو گی!" بد صورت آدمی کا لہجہ سرد اور خوف زدہ کر دینے والا تھا۔ جولیا کو اپنی ریزہ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی۔ اور اس نے دلے کڑا کر کے کہا۔ "تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے! میں ایک بے ضرر شہری ہوں! تعاقب کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ جو میں بیان کر چکی ہوں!۔۔۔ اور اب سوچ رہی ہوں کہ ہر وقت خوابوں میں ڈوبا رہنا کتنا خطرناک ہوتا ہے!"

"اسے زمین پر گر آکر کسی چوپائے کی طرح ذبح کر ڈالو!" بد صورت آدمی نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو مخاطب کیا!

"ظہر و!۔۔۔ خدا کے لئے ظہر و!" جولیا خوفزدہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر چیخی۔ "تم لوگ آفریقین کیوں نہیں کرتے! اسی نور ڈان فریزر میری جان بچائے!"

"میں کیا کر سکتا ہوں؟" ڈان فریزر نے کہا۔ "آپ خود ہی سچ بولنے کی کوشش کیوں نہیں کرتیں!"

"میں سچ بول رہی ہوں! اسی نور۔۔۔!"

"چلو۔۔۔ جلدی کرو!" بد صورت آدمی دہڑا۔

لیکن ٹھیک اسی وقت وہ دونوں آدمی جھوپڑے میں داخل ہوئے جو کچھ دیر پہلے باہر گئے تھے!

"گڑھا کھودا جا رہا ہے جناب!۔۔۔ ایک نے کہا!"

"ٹھیک ہے!۔۔۔" بد صورت آدمی بڑبڑا۔ پھر ہولا! "اسے بہت احتیاط سے ذبح کرتا ہے!"

یہاں بھی ایک گڑھا کھودا تاکہ خون اس میں دبا دیا جائے!۔۔۔"

ایک آدمی نے ایک گوشے سے ایک چھوٹی سی کدال اٹھائی اور گڑھا کھودنے لگا۔۔۔ ان میں سے ایک اپنے چہرے کی دھار دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور جولیا کا یہ عالم تھا کہ اس کے جسم کا ایک ایک ریزہ کپٹے لگا تھا اس نے بد صورت آدمی کی طرف دیکھا لیکن اس کے چہرے پر بے آب و گیاہ ہاتھوں کی سی سختی نظر آئی!۔۔۔ اس کی آنکھیں کچھ ایسی ہی تھیں کہ جولیا اس سے رحم کی توقع ہی کر سکتی تھی!۔۔۔

"بہترین طریقہ یہ ہے۔۔۔" بد صورت آدمی ڈان فریزر سے کہہ رہا تھا۔ "کہ ان سبھوں کو ایک ایک کر کے اسی طرح ختم کر دیا جائے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں!"

جولیا کے ہونٹ خشک ہو گئے۔۔۔ زبان تالو سے جالگی اور حلق میں کانٹے بننے لگے! وہ کچھ ان جسم کی تحسین محسوس کر رہی تھی جیسے سینکڑوں میل کا لمبا سڑو ڈر کر ملے کیا ہو۔

وہ یہ بھی سمجھ رہی تھی کہ وہ لوگ اس کے حلق کچھ نہیں جانتے اور اس قسم کی گنگمہ مضرت کرنے کی جادو ہے کہ وہ سب کچھ اگل دے۔۔۔

"سی نور!۔۔۔" ڈان فریزر نے اسے مخاطب کیا۔ "اگر آپ اس وقت ذبح کر دی گئیں تو بڑی بھر آپ کا نام کر تار ہوں گا!"

"تو پھر مجھے بچا۔۔۔ بچا لیجئے!" جولیا نے بدقت کہا!

"اگر آپ سچ بولیں تو۔۔۔ یہ ناممکن بھی نہیں ہے!۔۔۔!"

"اوہ!۔۔۔ ظہر و!" جولیا اس آدمی کی طرف ہاتھ اٹھا کر چیخی، جو ایک پھلدار چہرے کی دھار پر آہستہ آہستہ انگلی پھیر رہا تھا!

"رگ جاؤ۔۔۔!" بد صورت آدمی نے ان دونوں کو مخاطب کیا جو وہاں گڑھا کھود رہے تھے! جولیا نے ایک طویل سانس لی۔۔۔ اور جھوٹ بولنے کے لئے تیار ہو گئی!

"ایک ایسے شخص نے مجھے اس حرکت پر آمادہ کیا تھا جو مجھے عرصہ سے بلیک میل کر رہا ہے۔ وہ مسٹر براؤن یعنی میرے شوہر کا دوست ہے۔ اسکے پاس میری کچھ ایسی تصویروں ہیں جو کمرے کے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہیں! بہر حال اس بلیک میل نے میری زندگی تلخ کر رکھی ہے!"

"کتنی رہو!" بد صورت آدمی نے سر دھجے میں کہا!

"اس نے تار دے کر مجھے دائم نگر سے یہاں بلایا تھا! میں اس کے اشاروں پر تاپنے پر مجبور ہوں! اس نے مجھے یہاں بلا کر میٹرو کے کمرہ نمبر سترہ میں ظہر نے کو کہا! کمرے کا پیر ویشن اس

نے پہلے ہی کر لیا تھا۔

جولیا سانس لینے کیلئے رکی۔

”پھر اس نے مجبور کیا کہ میں سی نور ڈان فریڈر کے متعلق ہر قسم کی معلومات فراہم کروں۔
خود یہ کسی صورت سے ہوا وہ اس سے پہلے بھی مجھ سے بہترے گندے قسم کے کام لیتا رہا۔“
”لیکن وہ ڈان فریڈر کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتا تھا؟“

”کاش مجھے اس کا علم ہوتا کہ اس حرکت کا مقصد کیا تھا! آپ لوگ یقین کیجئے کہ میں ایک
مظلوم عورت ہوں۔ اگر آپ اس مردود سے میرا چچا چچا نکلیں تو زندگی بھر دامنِ دہی رہے گی۔“
”وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟“ بد صورت آدمی نے پوچھا۔

جولیا نے نہایت اطمینان سے عمران کا نام اور پتہ بتا دیا۔

”پتہ نوٹ کرو!“ بد صورت آدمی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا اور جیب سے نوٹ بک نکال
کر نام اور پتہ تحریر کرنے لگا۔

”تم نے ابھی تک ڈان فریڈر کے متعلق کیا معلومات بہم پہنچائی ہیں۔“

”ابھی کچھ بھی نہیں! آج ہی تو میں آئی ہوں!“ جولیا بولی! ”اس وقت اس نے مجھے فون پر
اطلاع دی تھی کہ اگر ڈان فریڈر اس وقت کہیں جائے تو مجھے اس کا تعاقب کرنا ہو گا۔“

”تم نے ابھی تک اس بلیک میلر کو کچھ نہیں بتایا!“ سوال کیا گیا۔

”کچھ بھی نہیں! جب میں کچھ معلوم ہی نہیں کر سکی تو اسے کیا بتاؤں گی!“

کچھ دیر کے لئے سناٹا چھا گیا۔ ڈان فریڈر اور بد صورت آدمی معنی خیز انداز میں ایک
دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے! جولیا نے پھر کہا: ”اب آپ بتائیے اس میں میرا کیا قصور ہے!
میں اپنا راز چھپانے کے لئے سب کچھ کر سکتی ہوں! غلطی اس مردود بلیک میلر نے مجھے اچھی طرح
سمجھنے کی کوشش کی ہے! وہ جانتا ہے کہ میں بدنامی سے بچنے کے لئے سب کچھ کر گذروں
گی۔!“

”وہ کب سے تمہیں بلیک میل کر رہا ہے!“

”دو سال سے“ جولیا نے جواب دیا۔

”اور تم نے آج تک اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی؟“

”کیسے کرتی! وہ مجھے ذرا تادم کا تار بتاتا ہے!“

”خیر۔!“ بد صورت آدمی نے ایک لمبی سانس لے کر کہا۔

”جب تک وہ بلیک میلر ہمارے ہاتھ نہ آجائے گا ہم تمہیں نہیں چھوڑ سکیں گے!“

”یہ تو موت سے بھی بدتر ہے! کیونکہ میں نے اپنے شوہر مسٹر براؤن سے صرف تین دن
کے لئے کہا تھا! جو تھا دن میرے گھر کی تباہی کا دن ہو گا۔ اس لئے میرے حال پر رحم کیجئے!“
”ہو سکتا ہے ہم کل ہی تمہیں چھوڑ دیں! لیکن اس بلیک میلر کو قابو میں رکھنے کے بغیر ہم ایسا نہ
کر سکیں گے۔ لہذا اب رحم کی بجائے مالکنا ہمیں غصہ دلانا ہو گا۔“

جولیا خاموش ہو گئی! ویسے اسے خوشی تھی کہ وہ انہیں جھانسہ دینے میں کامیاب ہو گئی ہے!
لیکن وہ دل ہی دل میں فحش رہی تھی کیونکہ اس نے انہیں عمران کا نام اور پتہ بتا دیا تھا!

اس کی دانست میں عمران کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو گا کہ جولیا فحش و اڑ کیا کرتی پھر
رہی ہے!۔۔۔ اور پھر اسے ویسے بھی اطمینان تھا کہ عمران کسی نہ کسی طرح ان لوگوں سے پیٹ
لی جائے گا۔۔۔!

”تم اور کھڑی ہو جاؤ۔!“ بد صورت آدمی نے ایک طرف اشارہ کیا۔۔۔ جولیا نے چپ
چاپ قہقہے کی! پھر بد صورت آدمی نے کسی غیر ملکی زبان میں اپنے ایک ساتھی سے کچھ کہا! اور
دوسرے ہی لمحے میں اس کے قبیلے سے ایک کیمرو نکل آیا۔۔۔

”سیدھی کھڑی رہو اور کیمرو کے لینس کی طرف دیکھو!“ بد صورت آدمی نے جولیا سے کہا!
دوسرا آدمی کیمرو سیدھا کئے کھڑا تھا! چند لمبے بعد فلیش کا بھمکا ہوا اور تصویر لے لی گئی!۔۔۔
”بٹھ جاؤ۔!“ بد صورت آدمی ایک طرف پڑے ہوئے پیال کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔
”ہم ابھی معلوم کئے لیتے ہیں کہ تمہارے بیان میں کتنی صداقت ہے!۔۔۔“

”معلوم کر لیجئے!“ جولیا نے لاپرواہی سے کہا اور پیال پر بٹھ گئی!

دفعتاً ایک آدمی بولا ”میرا خیال ہے کہ میں اس نام کے آدمی کو جانتا ہوں! مگر وہ پولیس کے
لئے کام کرتا ہے!“

”تمہیں یقین ہے!۔۔۔“ بد صورت آدمی اس کی طرف مڑا۔

”جی ہاں۔۔۔ مجھے یقین ہے!۔۔۔ وہ پولیس کے لئے کام کرتا ہے! عمران۔۔۔ ایک باگل سا
آدمی ہے!۔۔۔ اور ساتھ ہی خطرناک بھی! آپ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کب کیا کر بیٹھے گا!“

”کیوں؟“ بد صورت آدمی جولیا کو گھورنے لگا!

”بھلا میں کیا بتا سکتی ہوں!۔۔۔ میں تو اسے ایک بلیک میلر کی حیثیت سے جانتی ہوں! اور اس
لئے مجھے اچھی طرح سے جانا گیا ہے!“

”یہ ٹھیک کہہ رہی ہے دوستو!“ دفعتاً جھونپڑے کے دروازے کی طرف سے آواز آئی! اور وہ
سب بلیک وقت اچھل پڑے۔ عمران دروازے میں کھڑا نکلیں چھپکارا تھا! اس کے دہانے ہاتھ میں

"نیکو ہے۔۔۔!" اس آدمی کے منہ سے بے اختیار نکلا جس نے کہا تھا کہ وہ عمران سے واقف ہے۔۔۔!

"ہاں میں ہی ہوں! تم لوگ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ!۔۔۔" سب نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیے لیکن بد صورت آدمی جوں کا توں کھڑا رہا۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں!۔۔۔ اور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ عمران کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریو الوور کی طرف دیکھ ہی نہ رہا ہو!۔۔۔

"تم بھی اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔۔۔ آپاشا کہ تم مجھے تنہا سمجھتے ہو!" عمران نے کہا! "درا آ نکھیں کھول کر اپنے چاروں طرف دیکھو!"

بد صورت آدمی نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ جمبو نیڑے کی پھوس کی دیواروں پر کئی ریو الووروں کی ٹالیں نظر آرہی تھیں!۔۔۔

"دوسری طرف میرے انتہائی وفادار دوست موجود ہیں! تم میں سے اگر کسی نے بھی اپنی جگہ سے جنبش کی تو اپنے پیروں پر کھڑا نہ رہ سکے گا!۔۔۔"

بد صورت آدمی نے بھی اپنے ہاتھ اٹھا دیے!

"سبز بلیک!۔۔۔ اردر!۔۔۔ برائون تم ان کی ٹالیاں کھولو اور ان کے ہاتھ پشت پر باندھ دو!۔۔۔ جلدی کرو!۔۔۔ ورنہ تمہارا مستقبل برباد ہو جائے گا!"

جولیا چپ چاپ آگے بڑھی اور ایک ایک کے ہاتھ باندھنے لگی!۔۔۔ جب وہ پانچ آدمیوں کو باندھ چکی تو ہنسی ہوئی بولی! "اسے کس طرح باندھوں اس کے گلے میں تو جانی ہی نہیں ہے!"

اس نے بد صورت آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا!

"پہلے ان کی جیبوں سے ان کے ریو الوور نکال لو!"

جولیا نے ان کی جیبیں ٹٹولی شروع کیں، صرف دو آدمیوں کے پاس ریو الوور برآمد ہوئے

بقیہ غیر مسلح تھے۔ ایک کے پاس چھڑا تھا، جو وہ پہلے ہی نکال چکا تھا!

"او۔۔۔ تم وہ تھیلا تو بھول ہی گئیں جس میں کیمبرہ تھا!"

تھیلا زمین پر پڑا ہوا تھا!۔۔۔ جولیا اس کی تلاش لینے لگی!

"اس میں کیمبرہ ہے اور کچھ کاغذات!۔۔۔ اور رشیم کی ڈور کا ایک بٹنل!۔۔۔"

"او۔۔۔" جب تو تم ان کے پیچھے بھی باندھ سکتی ہو!" عمران بچوں کی طرح خوش ہو کر بولا!

"اب یہ کام شروع کرو!"

جولیا انہیں دھکیل کر زمین پر گرانے لگی!

"دوستو! عمران نے انہیں مخاطب کیا" بہتری اسی میں ہے کہ چپ چاپ اپنے ہاتھ پر نہ مارو۔۔۔ میں بلاشبہ پولیس کے لئے بھی کام کرتا ہوں لیکن یہ پولیس کا کام نہیں ہے! تمہارا وہ قرب سمجھتا ہے کہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔۔۔"

"تم کیا چاہتے ہو!" بد صورت آدمی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"مجھے نہیں! تم جیسے فقیر آدمی سے کیا بات کروں۔۔۔! یہ تو تمہارا آقا ہی پوچھے گا کہ میں کیا چاہتا ہوں! اب میں اسے بتاؤں گا مجھے ایک درجن شتر مرغ کے اڈے درکار ہیں!۔۔۔"

"سی نورڈن فریئر۔۔۔ پلیز!" جولیا اس سے کہہ رہی تھی! اگر آپ خود سی لیٹ جائیں تو بہتر ہے! کیونکہ ابھی تک میں آپ کا بہت احترام کرتی رہی ہوں!"

ڈان فریئر خاموشی سے بیٹھ گیا! اور جولیا اس کے پیچ باندھنے لگی! وہ سب ہی ان ریو الووروں کو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے، جو پھوس کی دیواروں سے نکلے ہوئے تھے!۔۔۔ جولیا ان

سکھوں کو باندھ لینے کے بعد پھر عمران کی طرف مڑی!۔۔۔

"اب۔۔۔ ان کی خاطر بھی ہوتی چاہئے!۔۔۔" عمران نے بد صورت آدمی کی طرف اشارہ کیا

لیکن جیسے ہی جولیا اس کے قریب پہنچی اس نے اسے بڑی پھرتی سے پکڑ کر عمران کے ریو الوور کے سامنے کر دیا!

"مار دو گولی!۔۔۔! وہ دہلا۔۔۔" یہ سب کو اس ہے، جمبو نیڑے کے باہر کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ آں!۔۔۔" عمران نے نہایت اطمینان سے کہا! "باہر کوئی بھی نہیں ہے!۔۔۔! اور یہ ریو الوور بھی خالی ہیں! انہیں نہایت احتیاط سے دیوار کے باہر نکالا گیا تھا!۔۔۔ اتنی احتیاط سے کہ تم لوگوں کو خبر بھی نہ ہو سکی! لیکن میرے بیس منٹ صرف ہوئے تھے!"

"ریو الوور زمین پر پھینک دو!۔۔۔ ورنہ اس کا گلا گھونٹ دوں گا!"

"نہیں زمین پر کیوں پھینکوں! میں اسے بڑی حفاظت کے ساتھ جیب میں رکھوں گا!۔۔۔"

جیسے ہی عمران نے ریو الوور جیب میں رکھا۔ بد صورت آدمی جولیا کو ایک طرف دھکیل کر

عمران پر ٹوٹ پڑا۔ عمران اسے ہاتھوں پر رکھ کر بڑبڑایا! "وہ دوست تو گویا تم اسی کے منتظر تھے!"

لیکن عمران نے اسے اس کا موقع نہ دیا کہ وہ اس کے جسم کے کسی حصے کو اپنی گرفت میں لے

سکا!

وہ لوگ جو زمین پر بندھے پڑے تھے، اٹھنے کے لئے زور کرنے لگے! شاید انہیں اس لئے اور

ابھی منہ آگیا تھا کہ وہ اب تک دیواروں والے دیواروں کے متعلق دھوکے میں رہے تھے۔
 "جولیا! نہیں دیکھنا! عمران نے کہا۔۔۔ اور بد صورت آدمی پر چل پڑا۔۔۔ لیکن وہ بھی کافی
 جائیداد معلوم ہوتا تھا۔۔۔ یہی نہیں بلکہ پھر بیٹا بھی تھا۔۔۔ نہ جانے کس طرح وہ چاقو اس کے
 ہاتھ میں آگیا جو دیر سے زمین پر پڑا موم قیوں کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

جولیا کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ عمران اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا تھا۔۔۔ اور وہ اس پر حملہ
 کرنے کے لئے کسی مریخ کی طرح پر تول رہا تھا چاقو اس کی منگی میں بھیجا ہوا تھا۔۔۔ جولیا نے
 محسوس کیا کہ عمران کچھ خوف زدہ سا نظر آ رہا ہے!۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آخر یہ اصل جیب
 سے دیوار کیوں نہیں نکال لیتا!

دفعتاً بد صورت آدمی نے عمران پر چھانک لگائی اور پیٹ کے بل دھب سے زمین پر گر کر پھر
 قتل اس کے اپنی جگہ سے بل بھی سکتا!۔۔۔ عمران اس پر کھڑا اسے نڈی طرح روند رہا تھا یہ
 سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ بد صورت آدمی چیختے اور کراہنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکا۔۔۔
 عمران اس پر سے اترتا ہوا بولا "پھر کوشش کرو!۔۔۔ لیکن وہ کسی ایسے سانپ کی طرح اپنا
 جسم زمین پر پختار با جس کی کوئی ہڈی جوڑے الگ ہو گئی ہو!

جولیا نے عمران کی طرف دیکھا اور ایک ٹھنڈی سی لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی!۔۔۔
 یہ اس اسحق کا چہرہ تو نہیں تھا جسے جولیا بات بات پر اٹو بنانے کی کوشش کرتی تھی!۔۔۔ اسحق
 عمران اور اس عمران میں زمین و آسمان کا فرق تھا!

"اب پختا بند کرو۔۔۔ ورنہ گردن شانوں سے کھینچ کر باہر پھینک دوں گا!۔۔۔" وہ اپنے منہ
 کو گھورتا ہوا غرایا۔۔۔ دوسرے قیدی سائمت و صامت پڑے رہے۔ بد صورت آدمی زمین پر چڑا
 ہاتھ چر پھینکتا رہا لیکن اب اس کی آواز آہستہ آہستہ محض ہوتی جا رہی تھی!

"کیا تم بچ چکے تھے!۔۔۔" جولیا نے آہستہ سے پوچھا اور عمران اس طرح چونک پڑا جیسے اب
 تک خود کو تباہ محسوس کرتا رہا ہو۔

"تنگ۔۔۔ کیا۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں تباہ ہوں!۔۔۔" اس نے بولکھلا کر کہا اور ایک بیک پھر اس
 کے چہرے پر حماقت طاری ہو گئی۔

"ان کا کیا ہو گا!۔۔۔" جولیا نے قیدیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"تم ان کی پرورش کرتا۔۔۔ میں زیادہ سے زیادہ پیسے پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔"
 عمران نے سنجیدگی سے کہا!۔۔۔ بس اب تم بیٹیں ٹھہرو!۔۔۔ میں انہیں ایک ایک کر کے گاڑی تک
 پہنچاتا ہوں!"

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بڑی کار سنسان سڑک پر فرانسے بھر رہی تھی جس میں چھ
 بڑی اس طرح ٹھونسنے گئے تھے جیسے مرتبان میں آچار ڈالا گیا ہو!۔۔۔ عمران اسٹیرنگ کر رہا تھا اور
 یہ اس کے برابر بیٹھی ہوئی تھی!۔

حکمر تم یہاں پہنچے کس طرح۔۔۔" جولیا نے پوچھا!

"میں اس طرح کہ اپنی موٹر سائیکل بھی بیٹیں چھوڑے جا رہا ہوں!"

"اوہ!۔۔۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔۔۔ شاید میں نے کسی موٹر سائیکل کی آواز سنی تھی!"

"ضرور سنی ہو گی!"

"کیا انیس نوے سے تمہیں ہدایت ملی تھی!"

"کیا بتاؤں!۔۔۔" عمران معنوم آواز میں بولا۔ "میں ایک بہت بڑے خیال میں پھنس گیا
 ہوں!"

"کیسا خیال!"

"یہی انیس نوے!۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ مجھے اس کی ذمہ داری بھی پڑی ہوئی ہے! مگر کیا کروں،
 آج کل میری حالت بہت بھول کنفیوژن بہت تھی ہے۔۔۔ مگر سنو! میں اس طرح نہیں رہ
 سکا جس طرح تم لوگ رہتے ہو!۔۔۔ میرے ساتھ لازمی طور پر دو ایک ملازم رہیں گے!"

"انیس نوے اس کی اجازت نہیں مل سکے گی!"

"نہ ملے! کیا میں اس سے کمزور ہوں!"

"خیر میں بھی دیکھوں گی!۔۔۔"

"ضرور دیکھنا۔۔۔ اور جو کچھ نظر آئے مجھے بھی بتانا!"

جولیا خاموش ہو گئی! کچھل نشست پر بد صورت آدمی ہولے ہولے کرا رہا تھا! شاید اب وہ
 آتش میں آگیا تھا!

۲

تین دن پہلے تھے لیکن جولیا اب بھی جاگ رہی تھی اور ابھی تک میٹرو بونل کے اسی کمرے
 میں اس کا قیام تھا! وہ عمران کے متعلق سوچ رہی تھی! اس نے اسے میٹرو بونل میں اٹھ دیا تھا۔
 قیدیوں کو لئے ہوئے دفن منزل کی طرف چلا گیا تھا!۔۔۔

جولیا سوچ رہی تھی کہ کہیں اسے بھی عمران کی مانتی میں نہ رہنا پڑے! ابھی تک تو انیس نوے
 نے بعد خود جولیا ہی کا نمبر تھا!۔۔۔ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبروں تک انیس نوے کے

ادکلات اس کی معرفت پہنچا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ اسے سب پر برتری حاصل ہے۔ وہ کافی دیر تک اس مسئلے پر غور کرتی رہی، پھر سونے کا ارادہ کر رہی تھی کہ فون کی بجلی بجی!

"ہیلو۔۔۔" اس نے ریسیور اٹھا کر کہا!

"سبز نمبر!۔۔۔" دوسری طرف سے ہوٹل کے آپریٹر کی آواز آئی!

"سبز نمبر فون پلیز!"

"سبز نمبر فون اسپیکنگ!"

"آپ کی کال ہے۔۔۔!"

"ٹکٹ کر دیجئے!"

چند لمحوں کے بعد ایکس ٹو کی آواز آئی۔۔۔۔۔ "ہیلو۔۔۔۔۔ سبز نمبر فون"

"اوہ۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ ہاؤ ڈی، ای ڈی!۔۔۔۔۔"

"تم بخیریت ہو۔! سبز نمبر فون!۔۔۔۔۔!"

"یس پلیز۔۔۔۔۔!"

"سبز نمبر فون! کسل ٹی۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔!"

"بہتر۔۔۔۔۔!" جولیانے سلسلہ منقطع کر دیا!۔۔۔۔۔ کسل ٹی کا مطلب یہ تھا کہ اسے ٹیلی فون کی

بجائے ٹرانسمیٹر پر گفت و شنید کرنی چاہئے!

اس نے سوٹ کیس سے سفری ٹرانسمیٹر نکالا!۔۔۔۔۔ اور احتیاطاً ہاتھ روم میں چلی آئی!

"جولیا۔۔۔۔۔" ٹرانسمیٹر سے آواز آئی!

"یس سر!"

"اپنے آدمیوں سے کہو کہ جیفرسن اسٹریٹ کی سیمالاج پر ریڈ کریں؟ اس عمارت میں پائے

جانے والے کتوں کو بھی نہ چھوڑا جائے۔۔۔۔۔ اگر وہاں کے مکینوں میں سے ایک آدمی بھی غلط کر

نکل گیا تو بہت سختی سے جواب طلب کروں گا!"

"بہت بہتر جناب!۔۔۔۔۔ لیکن کیا عمران کو بھی فون کیا جائے!"

"فون!۔۔۔۔۔ کیا ایک رہی ہو! تم وہاں اس ہوٹل سے فون کرو گی؟۔۔۔۔۔ نہیں!۔۔۔۔۔ کسی پبلک

ہوٹل سے سویرے رابطہ قائم کرو! وہ سب کو مطلع کر دے گا!"

"بہت بہتر جناب!"

"اس کے بعد تم وہیں ہوٹل میں غہرہ گی! کیا تم سو رہی تھیں!"

"نہیں جناب! سونے کا ارادہ کر رہی تھی!"

"بس اس کے بعد سو جانا۔۔۔۔۔ اور اینڈ آف!۔۔۔۔۔ جھٹکو شتم ہو گئی!۔۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد جولیا باہر جانے کی تیاری کر رہی تھی! کھانا کھا کر چور نے چار بجائے! اور اس نے سوچا

کہ اب وہ کسی روک ٹوک کے بغیر باہر جاسکے گی! چار بجے سے قبل باہر جاتے وقت اسے رجسٹر

میں درج کرنا پڑتا کہ وہ اتنی رات گئے کہاں اور کیوں جانا چاہتی ہے۔

وہ باہر نکلی اور چوراسے کی طرف چل پڑی کیونکہ پبلک ٹیلی فون ہوتے چوراسے کے قریب

ہی تھا۔ یوتھ میں پہنچ کر اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا! پھر ہیک سے ریسیور نکال کر فون کو

ٹکٹ کیا اس میں کرٹ موبوڈ تھا!

سب کچھ ہوا، لیکن وہ نہ ہو سکا۔ جس کے لئے وہ یہاں تک آئی تھی۔ یکے بعد دیگرے ہر ایک

کے نمبر ڈائل کئے لیکن کہیں سے بھی جواب نہ ملا! آخر میں عمران سے رابطہ قائم کرنا چاہا لیکن

وہاں بھی سناٹا تھا وہ جھنجھلا کر باہر نکل آئی! ایکس ٹو نے بہت زور دے کر کہا تھا کہ اس عمارت پر

ریڈ کیا جائے۔۔۔۔۔ لیکن جب کوئی بھی نہ مل سکا تو وہ کیا کرتی۔۔۔۔۔ بہر حال اس نے سوچا کہ اب

جلد از جلد ایکس ٹو کو اس کی اطلاع ہو جانی چاہئے!

وہ فٹ پاتھ سے نیچے اتر رہی تھی کہ کوئی ٹھنڈی سی چیز اس کی گردن سے آگئی! اور وہ

بے اختیار اچھل پڑی!۔۔۔۔۔

"خاموشی سے چلتی رہو!" کسی نے آہستہ سے کہا!۔۔۔۔۔ "وہ نہ یہ رہو! اور ہے آئس کریم نہیں!"

جولیا سانے میں آگئی! لیکن چلتی رہی اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ آخر وہ ایک کار

کے قریب پہنچی اور اس سے اس میں بیٹھنے کو کہا گیا!

"تھیلی نشست پر!" نامعلوم آدمی نے کہا!

جولیا نے خاموشی سے تعمیل کی!۔۔۔۔۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ اس غیر متوقع حادثے پر

حواں باندھ ہو گئی تھی، نامعلوم آدمی بھی اس کے برابر جا بیٹھا اور کار چل پڑی!

"اس کا مقصد کیا ہے!" کچھ دیر بعد جولیا نے پوچھا!

"مگر مجھے معلوم ہوتا تو ضرور بتا دیتا مھترہ!۔۔۔۔۔" اس آدمی کا لہجہ بڑا شریفانہ تھا!

جولیا حیران رہ گئی!۔۔۔۔۔ اوہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہو گا! آخر ایکس ٹو نے کس قسم کا

کیل شروع کر رکھا ہے!

کار کی کھڑکیوں میں سیاہ پردے پڑے ہوئے تھے! اس لئے رات کا اندازہ کرنا بھی محال تھا!۔۔۔۔۔

تو لیا تو یہ تھوڑے ہو بیٹھی ادیسے بھی اسے الطیفان تھا کہ ایکس ٹو ہزار آنکھوں سے اس کی نگرانی

کر رہا ہو گا! اسی رات کا ایک تجربہ شاید تھا کہ انتہائی مایوسیوں کے عالم میں بھی غیر متوقع طور پر نہ صرف اس کی جان بچ گئی تھی بلکہ وہ لوگ بھی قابو میں آ سکے تھے جو شاید اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کی قوت بھی رکھتے تھے۔۔۔ جولیا اپنے ذہن کو پر سکون رکھنے کے لئے اسی پہلے واقعے کے متعلق سوچنے لگی شاید اسے میسر ہو مل میں بھیجے کا مقصد ڈان فریزر کی نگرانی نہیں تھا بلکہ ایکس ٹوان لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتا تھا! گویا اس نے ان پر یہ بات بتا دی تھی کہ ڈان فریزر کی نگرانی کی جلدی ہے! انہوں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس نگرانی کی پشت پر کون ہے، جولیا کو اغوا کیا۔۔۔ اور پھر وہ خود ہی اپنے جال میں پھنس گئے! ویسے اگر کا مطلب یہ بھی تھا کہ ڈان فریزر کو کوئی اہم شخصیت ہے۔ اسی بناء پر خود اسی کے ساتھی اس کی نگرانی کرتے رہے تھے۔۔۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ڈان فریزر کے فرشتوں کو بھی جولیا کے وجود کا علم نہ ہو سکتا!

پھر اسے عمران یاد آیا جس نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔ کتنی شاندار چال تھی!۔۔۔ اگر ان لوگوں کو شروع میں شبہ بھی ہو جاتا کہ عمران تھا ہے تو وہ اس کی شکایت کر ڈالتے۔۔۔ پھر ایک دوسرا نکتہ اس کے ذہن میں ابھرا آخر عمران کو اتنے دباؤ اور کہاں سے مل گئے تھے!۔۔۔ اگر وہ انہیں ساتھ لایا تھا تو پھر یہی سمجھنا چاہئے کہ ایکس ٹو کو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ اسی جھوٹے میں لے جانی جائے گی!۔۔۔ لیکن اگر اسے اس کا علم تھا تو آخر جولیا کو شکار کا ذریعہ کیوں بنایا گیا تھا۔ مگر نہیں! یہ بھی تو ممکن ہے کہ اسے صرف جگہ کا علم رہا ہو! لیکن یہ نہ معلوم رہا ہو کہ اس گروہ میں کتنے اور کس قسم کے آدمی ہیں۔

اب یہ بھی ممکن ہے کہ اس بار پھر ایکس ٹو نے اس گروہ کے بچے کچھ آدمیوں کے لئے بھی کسی قسم کا جال پھیلایا ہو! جولیا یہی سب کچھ سوچتی اور اوجھڑتی رہی! اور پھر اسے ٹھیک اسی وقت ہوش آیا جب کار ایک جھٹکے کے ساتھ رک گئی۔

بچیلی نشست کا دروازہ کھلا اور اس سے نیچے اترنے کو کہا گیا جولیا چپ چاپ اتر آئی! وہ کسی عمارت کی کپڑاؤں میں تھی جس کے گرد قد آدم دیواریں تھیں!

جولیا کے دائیں بائیں دو آدمی چل رہے تھے۔ لیکن ان کے ہاتھ خالی تھے! اور اب وہ اپنی گردن پر لوہے کی خنجر تک بھی نہیں محسوس کر رہی تھی!

وہ عمارت میں داخل ہوئے اور متعدد کمروں سے گزرتے ہوئے بال میں آئے لیکن جولیا کو ان دونوں آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہ دکھائی دیا!

"تشریف رکھیے محترمہ!" ایک آدمی نے ایک آرام کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا! "آپ

بہت سی ہوں گی!"

"آپ لوگ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں!" جولیا نے پوچھا!

"بس یونہی!۔۔۔ دوسرا آدمی مسکرایا! "کچھ دیر مل نہیں گے! آپ کون سی شراب پسند کرتی ہیں!"

"مجھے ہر قسم کی شراب پسند ہے۔۔۔ مگر۔۔۔"

"اوہ! یہ بڑی عجیب بات ہے!" پہلے نے کہا!

"نہیں! بہتری شریف عورتیں نہیں تھیں!" دوسرا بولا!

"میں یہ پوچھ رہی تھی کہ مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے!"

"آپ پریشان نہ ہوں! ہم دونوں شریف آدمی ہیں!"

"آخر مطلب کیا ہے!۔۔۔" جولیا جھنجھلا گئی!

"کوئی خاص مطلب نہیں ہے! اگر آپ کو نیند آرہی ہو تو بے تکلف سو جائیے گا!"

"میں چننا شروع کر دوں گی!"

"ہم کسی مہذب اور باعزت خاتون سے اس کی توقع نہیں رکھ سکتے!"

"عجیب آدمی ہیں آپ لوگ!۔۔۔"

دونوں خاموش رہے! وہ حد درجہ سنجیدہ قسم کے لوگ معلوم ہوتے تھے! اور قلعی بے نور۔۔۔ جولیا متحیر ہوئے بغیر نہ رہ سکی! لیکن یہ ظلم جلدی ٹوٹ گیا اور اب اسے معلوم ہوا کہ یہاں کیوں لائی گئی تھی!۔۔۔ کیونکہ ہال میں چھ آدمیوں کی ایک مختصر سی قطار داخل ہوئی جس کے پیچھے دو آدمی مای گئیں لئے ہوئے چل رہے تھے! ان چھ آدمیوں نے ہاتھ لوہے پر اتھاڑ رکھے تھے!۔۔۔ اور عمران سب سے آگے تھا!

جولیا ایک مختصر سی سانس لے کر رہ گئی!۔۔۔ کچھ دیر پہلے ایکس ٹو نے جو جال ان لوگوں کے لئے بچھایا تھا اب اس کے ساتھی اسی قسم کے ایک دوسرے جال میں آ پھنسے تھے! حالانکہ دوسری بار بھی ایکس ٹو کو یہی توقع رہی ہوگی کہ اس کا بچھایا ہوا جال بقیہ ہجرموں کو پھانسنے کے لئے کارآمد ثابت ہوگا!

ان دو آدمیوں میں سے ایک نے قہقہہ لگایا جو، جولیا کو یہاں لائے تھے۔

"کیوں دوشتو!۔۔۔ اس بار خود پھنس گئے تا آخر!۔۔۔"

"اے۔۔۔ ذرا۔۔۔ زبان سنبھال کر!۔۔۔" عمران دیکھ بھال کر بولا! "تم لوگ خطرناک قسم

کے اغوا کی گئے معلوم ہوتے ہو! پہلے میری بیوی کو پکڑ لائے اور اب ہمیں!۔۔۔"

"توبہ کی گرج بھی اس کمرے سے باہر نہیں جاسکے گی!..." وہ آدمی بولا!

عمران نے چاروں طرف اپنی ہوتی سی نظر ڈالی اور جولیا سے پوچھا!

"تواریک تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی تم اس کی فکر نہ کرو! یہ تمہارا پال بھی بکا نہیں کر سکتے!..."

"تم لوگوں کی پشت پر کون ہے!" اس آدمی نے عمران سے پوچھا۔

"دیوار!..." عمران پیچھے مڑ کر سیدھا ہوتا ہوا بولا!...

"اچھی بات ہے... تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!... ہمارے بچے آدمیوں کے بیواؤں کے ساتھ رہ رہے ہیں... لیکن مجھے اس منہی منی حسین سی عورت پر رحم آتا ہے!..."

"اے خبردار... اگر تم نے میری بیوی کے حسن کی تعریف کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا! تم اسے پھسلانا چاہتے ہو!"

اس آدمی نے ان دونوں کو اشارہ کیا جن کے ہاتھوں میں نامی تھیں! وہ سامنے آگئے اور گنوں کا رخ عمران وغیرہ کی طرف ہو گیا!

"ظہور!..." عمران ہاتھ اٹھا کر بولا! "آخر یہ سزا کس بنا پر دی جا رہی ہے، پہلے تمہارے کچھ ساتھی میری بیوی کو پکڑ لے گئے!... انہیں سمجھا بھا کر راضی کیا تو اب تم لوگ لے اڑے... اگر یہ تمہیں اتنی پسند ہے تو میں طلاق دیجئے دیتا ہوں تم باقاعدہ طور پر اس سے شادی کر لو... پھولو... پھلو... اور مجھے بھی دیکھ کر خوشی ہو!"

دفین ہال کی دیوار سے لگی ہوئی ایک تھکنی بول پڑی! وہ سب بری طرح چونکے... لیکن قبل اس کے نامی گنوں والے دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوتے صندوق اور عمران نے ان پر چلا ٹکڑیا لگائیں!

"ٹھٹ... ٹھٹ... ٹھٹ!..." پیشتر گولیاں دیواروں اور چھت سے ٹکرائیں! عمران نامی گن چمک چکا تھا اور صندوق ابھی تک دوسرے آدمی سے لپٹا ہوا تھا۔

"بس کھیل ختم!" عمران دہڑا! "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ! اور تم سارے جنت نعمانی دیکھو باہر کون ہے!..." لیفٹیننٹ جی ہان تم بھی جاؤ!..."

دو دونوں چلے گئے! اتنی دیر میں صندوق بھی دوسرے آدمی سے نامی گن چمک چکا تھا۔ "ان چاروں کو ہاندہ لو!" عمران غرایا! "صندوق تم بڑے شاندار رہے!..."

ایچھے... مگر بیٹ!..."

ان چاروں کے ہتھکڑیاں لگائی گئیں! اور کچھ دیر بعد چوہان اور نعمانی ایک دہلے پتے اور رتی سے آدمی کو پکڑے ہوئے اندر آئے!

تقدیروں میں سے ایک اسے دیکھ کر دہڑا! "اوسور کے بچے تھکنی کیوں بھائی تھی!" مگر سور کا بچہ صرف ہانپتا رہا!...

۳

جولیا ہوٹل سے اپنے فلیٹ میں آگئی تھی... وہ صبح دس بجے بستر پر جو گری تو چار بجے شام پہلے اس کی آنکھیں نہ کھل سکیں!

پچھلی رات کے واقعات اسے خواب کی طرح یاد آرہے تھے!... اور اب ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ اسے ان کی صحت پر یقین ہی نہ آسکے گا! ذہن پر اسی قسم کے اثرات محسوس ہو رہے تھے، جو بار بار نے خواب کا نتیجہ ہوتے ہیں!

اتنا سوچنے کے بعد بھی اس کی طبیعت کچھ گری گری ہی تھی! آٹھ بجے فون کی تھکنی بجی اور باہر سے جبر تک لڑا گئی!... پچھلی رات کے تجربات نے اس کے اعصاب پر ایسا اثر نہیں کیا تھا جس نے سوچا کہ یہ ایکس ٹوپی کا فون ہوگا۔ اور آج رات پھر؟

بہر حال اس نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے ریسیور اٹھایا! اور دوسری طرف سے ایکس ٹوپی کی ہوتی آواز آئی!

"تم سوچیں!..." وہ کہہ رہا تھا!

"بس سراسر!..." میں اب جاگ رہی ہوں!"

"پچھلی رات کے تجربات کیسے رہے!..."

"بھینک اور غیر متوقع!"

دوسری طرف سے ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا اور کہا گیا! "عمران! بڑا اچھا چارہ ہے جولی! نہ تو ابھی تمہارے لہجے سے اور نہ اس کی وجہ سے کوئی کام بگڑا ہے! جو تیرے والے واقعہ میں تو اس نے مل ہی کر دیا!..." وہ تنہا بھی درہنوں پر بھاری پڑتا ہے... ایکسی ہی سوچہ بوجہ رکھتے

ہے لوگ مجھے پسند ہیں! اور ہاں... یہ صندوق سعید بھی کام کا لڑکا ہے۔ اس سے اتنی اچھی بات نہیں تھیں! اور یہ تمہارے ظہری کے رچا پڑا آفسر تو بالکل ہی ٹاکارہ ثابت ہو رہے

ہیں ان سب کو چھانٹ دوں گا!"

تھر! خیال ہے کہ اب آپ ان لوگوں کو عمران کے ہی ذریعہ گورن کریں گے!"

"نہیں!..... تمہاری حیثیت اپنی جگہ پر قائم ہے! عمران کو کوئی ذمہ داری نہیں سونپ سکتا!..... کیونکہ وہ اس قابل ہی نہیں ہے!"

جولیان نے اطمینان کا سانس لیا!..... اور پھر بولی! "لیکن یہ قصہ میری سمجھ میں نہ آ رہا!"

"اب یہ قصہ بہت طویل ہو گیا ہے جولی! دوسری طرف سے آواز آئی! "اور ہمیں جلد ہی اس کا تدارک کرنا پڑے گا!..... ہو سکتا ہے ہمیں اس کے لئے سفر بھی کرنا پڑے یہ لوگ ایک مغربی ملک کے ایجنٹ ثابت ہوئے ہیں! اکائیات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا مرکز آزاد سرحدی علاقہ شکرال ہے لیکن یہ شکرال کی تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔ اس سے پہلے ہمیں اس علاقے میں بھی کوئی قیادت نہیں رہی!....."

"وہ تو ایک خطرناک علاقہ ہے جناب!....." جولیان نے کہا!

"ہے..... لیکن اپنی حدود کے اندر..... ہمسایہ ممالک سے دو صرف مویشیوں کی تجارت کرتے ہیں اور اسی پر ان کی زندگی کا انحصار ہے!"

"کیا وہ ہمارے ملک کے علاقہ کسی سازش میں حصہ لے رہے ہیں!"

"یقیناً۔۔۔ ان لوگوں کے پاس سے جو کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ ان سے یہی اندازہ ہوتا ہے! فی الحال ان کا پروگرام یہ تھا کہ ایک مغربی ملک سے ہمارے تعلقات خراب ہو جائیں!..... اسی کے لئے وہ کام کر رہے تھے اور وہ اپنی جو میٹرو میں مقیم قہار اصل شکرال ہی کا باشندہ ہے اس کے علاوہ ابھی تک اور جتنے بھی گرفتار ہو سکے ہیں۔ دیکھی ہی ہیں!"

"اس اتنی سے آپ نے بہت کچھ معلوم کیا ہو گا!"

"کچھ بھی نہیں! اس نے اپنے ہونٹ ہی لئے ہیں!"

"تو پھر ہم اس سفر پر کب روانہ ہوں گے!"

"میں ابھی اس کے متعلق غور کر رہا ہوں! اس میں کئی دشواریاں ہیں! لیکن یہ بہت ضروری بھی ہے! اگر شکرال اس قسم کی سازشوں کا مرکز بننا رہا تو ہمیں ہر وقت خطرات سے دوچار ہونا پڑے گا!"

"یہ سفر یقیناً بہت مشکل ہو گا!"

"مشکل سے بھی کچھ زیادہ خیر اس کے متعلق تو کچھ سوچنا ہی نہ چاہئے کیونکہ سفر تو ہر حال میں کرنا ہی پڑے گا۔۔۔"

"سوال یہ ہے کہ شکرال میں داخلے کی صورت کیا ہوگی!"

"ہیوں! کیا اس میں بھی کوئی دشواری پیش آئے گی!"

"بات یہ ہے کہ وہاں انہی لوگ آسانی سے پہچان لئے جائیں گے!"

"میک اپ!"

"محفل استعمال کرو۔۔۔ کیا تم شکرالی بول سکو گی!.....؟"

"نہیں جناب!"

"پھر!۔۔۔ میک اپ کس کام کا!..... کیا گوگھوں کی ایک پوری ٹیم وہاں کوئی ہتھی ہمارے جائے گی!"

"یقیناً دشواری ہوگی جناب!"

"تمہارے ساتھیوں میں سے صرف دو آدمی اچھی طرح شکرالی بول اور سمجھ سکتے ہیں! عمران اور صفدر سعید!"

"وہ تو کیا اسلاف میں حالیہ تبدیلیوں کی وجہ یہی ہے!"

"ہاں!..... یہی سمجھ لو!....."

"تو پھر اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ کو اس سازش کا علم بہت پہلے ہو چکا تھا!"

"نہی بات ہے! بہت دن ہوئے کانوں میں بھنک پڑی تھی! پھر جب ان فریر پر نظر پڑی تو مجھے پتہ چلا کہ وہ اپنی ضرورت بول سکتا ہے۔ لیکن اتنی کا باشندہ نہیں ہو سکتا! اس کے خدوخال شکرالوں کے سے ہیں۔ البتہ ان میں ہلکی سی بھنک اس قسم کی ضرورت ملتی ہے۔ جس کی بناء پر اپنی ہونے کا دعوہ کر سکتا ہے!"

"تو کیا آپ کی دانست میں ان کا پورا کردہ گرفتار ہو چکا ہے!"

"مکسی حد تک یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے! مگر یقین کے ساتھ کوئی حکم لگانا درست نہ ہو گا۔ البتہ اگر ان فریر کے ہونٹ کھل سکتے تو لازمی طور پر تصدیق ہو جاتی!..... اچھا خیر!..... اس سلسلے میں حریہ غور کرنے کے بعد تمہیں اطلاع دی جائے گی۔ فی الحال تم صفدر کو فون کر کہ وہ عمران سے مل لے!"

"بہت بہتر جناب!" جولیان نے کہا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

○

عمران ایک آرام کرسی پر پڑا لوگھ رہا تھا! مگر دھوکے کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اوگھ رہا! لیکن ہے اس وقت اس پر چودہ طبقہ روشن ہو رہے ہوں! کیونکہ اس کے ظاہر سے اس کے متعلق کوئی اندازہ لگایا آسان کام نہیں تھا!.....

دفعہ کال مل کی آواز سے چونک چلا۔ دروازہ اندر سے بولٹ نہیں تھا اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "آجاء!"

دروازہ کھلا اور صفدر سعید اندر داخل ہوا۔۔۔ عمران اسے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے پہلی بار ملنے کا اتفاق ہوا ہو!

"معاف کیجئے گا! میں آپ کو پہچانتا نہیں!" اس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یادداشت پر زور دے رہا ہو!

"ارے!" وہ مسکرا کر بولا "میں صفدر سعید ہوں!"

"لا حول ولا قوۃ!" عمران نے جلدی سے کہا "میں عبد الوحید سمجھا تھا! تشریف رکھیے۔۔۔ تشریف رکھیے! آجائے ہم لوگ وچھیلے سال میلہ اسپان و مویشیاں میں ملے تھے۔۔۔!"

"ارے بھائی صاحب! ابھی پچھلی ہی رات کی بات ہے کہ ہم دونوں ایک مہم میں شریک تھے!"

"نہیں۔۔۔" عمران نے حیرت سے کہا اور تین بار آنکھیں مل کر پھر صفدر سعید کی طرف دیکھا۔

"آہا۔۔۔ ٹھیک مجھے بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے، جیسے میں آپ کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔۔۔!"

"نہیں عمران صاحب!" صفدر ہنس کر سر ہلاتا ہوا بولا "میں اس پکر میں نہیں آسکتا! جس نے آپ کو پچھلی رات ان لوگوں کے مقابلے پر نہ دیکھا ہو! وہ آپ کو یقیناً کوئی حوالہ بھالا پچہ سمجھ سکتا ہے!"

"اوہ۔۔۔ میرے خدا اب یاد آیا پچھلی رات ہم دونوں گریڈ میں یکجہ پانچ تھیل رہے تھے!"

"خیر میں آپ کی یادداشت کو چیلنج کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا! اس وقت میں ایکس ٹو کے حکم سے یہاں آیا ہوں!"

"اوہ۔۔۔ اچھا اچھا!۔۔۔ ایکس ٹو۔۔۔ یہ ایک نئی بیماری ہے جس نے آج کل مجھے آدب چاہے! کیسے کیا بات ہے!"

"معلوم یہ ہوا تھا کہ بات آپ ہی سے معلوم ہوگی۔۔۔!"

"ارر۔۔۔ ہپ! خیر ہے۔۔۔ دیکھئے! میں اپنی ٹھیل ڈائری دیکھنے کے بعد ہی کچھ کہہ سکوں گا۔۔۔ مجھے دراصل بھول جانے کا مرض ہے لہذا روزانہ کا پروگرام ایک دن قبل ہی نوٹ کر لیتا ہوں!" وہ اٹھ کر رائٹنگ ٹھیل پر آیا اور ٹھیل ڈائری اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگا! پھر ایک صفحے پر

لکھا کر بڑا بڑا "کو بھی لکھا۔۔۔ آکو۔۔۔ پچھلی کا شور بہ۔۔۔ منٹن چاہیں۔۔۔ ہائیں یہ کیا۔۔۔ اوہ لا حول۔۔۔ یہ تو دوسرے کے کھانے کے متعلق تھا! دوسرے کا کھانا بڑی اہم چیز ہے مسٹر۔۔۔!"

"صفدر۔۔۔!" صفدر بول پڑا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ معاف کیجئے گا مسٹر صفدر میں نے پرسوں آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھے بھول جانے کا مرض ہے!"

"نہیں یہ تو آپ نے ابھی کہا تھا!"

"ہو سکتا ہے۔۔۔ مگر مجھے یاد آ رہا ہے کہ پرسوں کہا تھا۔۔۔ خیر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ کہ پڑتا ہے۔"

"جہ نہیں!" صفدر پھر چہنٹنے لگا "آپ بہت دلچسپ آدمی ہیں، عمران صاحب!"

"ہاں تو ابھی ہم کس مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے۔۔۔!"

"مسئلہ تو آپ ہی بتائیں گے۔۔۔ آخر ایکس ٹو نے مجھے آپ کے پاس کیوں بھیجا ہے!"

"آف۔۔۔ فوہ! پھر وہی ایکس ٹو۔۔۔ آہاں۔۔۔ ٹھیک یاد آیا۔۔۔ ایکس ٹو کا خیال ہے ہمیں شکرال کی طرف سفر کرنا چاہئے!"

"ہاں یہ تو سبھی کو معلوم ہے!"

"پھر۔۔۔ مگر۔۔۔! کیا ہم میں سے کوئی شکرال بول سکتا ہے!"

"میں اپنے متعلق یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں بول سکوں گا!"

"کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے!" عمران نے شکرال کی زبان میں سوال کیا!

"ہائیں۔۔۔! آپ بھی بول سکتے ہیں!۔۔۔" صفدر نے شکرال کی ہی میں حیرت ظاہر کی!

"مگر مسٹر صفدر مجھے افسوس ہے کہ آپ لہجے پر قادر نہیں ہیں!"

"اور مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے میں کسی شکرال کی ہی سے گفتگو کر رہا ہوں!۔۔۔!"

"خیر۔۔۔!" عمران ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا "محنت بردہ نہیں ہوئی۔۔۔!"

"لہجوں پر بھی قادر ہونا بڑی مشکل بات ہے!" صفدر سر ہلا کر بولا۔

"آپ اس سے بھی واقف ہوں گے کہ شکرال کتنی خطرناک جگہ ہے!"

"جی ہاں! میں جانتا ہوں۔۔۔!" صفدر بولا!

"سوال یہ ہے کہ وہاں داخلے کے لئے بہانہ بھی تو چاہئے!۔۔۔ سات مرد اور ایک عورت جن میں سے صرف دو شکرال کی زبان بول سکتے ہیں۔۔۔ البتہ کیا ہے گا! پتہ نہ کہ کبھی اجنبی لوہر کا رخ

بھی نہیں کرتے اس لئے ہم ہر وقت خطرات سے دوچار رہیں گے۔ کیا خیال ہے؟“
 ”درست ہے۔۔۔ ان لوگوں کا داخلہ یقیناً خطرناک نتائج کا باعث ہو گا جو شکرال نہیں بول سکتے۔۔۔“

”ہاں ایک تدبیر ہے“ عمران کچھ سوچتا ہوا بولا ”مگر وقت طلب! ہمارے لئے بہتری ملی انجینیں پیدا ہو جائیں گی!“
 ”کیا تدبیر ہے!“

”شکرال کھیل تماشوں کے شائق ہیں ان کیوں نہ ہم ایک چھوٹا سا سرگس تریب دیں!۔۔۔“
 عمران بڑبڑایا!
 ”سرگس کے لئے اور زیادہ آدمیوں کی ضرورت پیش آئے گی اور پھر سامان بھی ساتھ ہونا چاہئے!“

”سامان اور آدمیوں کی فکر نہ کرو! وہ سب مہیا ہو جائیں گے۔۔۔ حکومت اس مسئلہ پر بہت بڑی رقم صرف کرنے پر تیار ہے!“
 ”تب پھر کوئی دشواری نہیں!“

”ہے کیوں نہیں!۔۔۔ اس صورت میں بھی اگر ہم براہ راست شکرال میں ٹھہرتے چلے گئے تو یقیناً ہمیں شہرے کی نظر سے دیکھا جائے گا۔۔۔“

اسے یوں سمجھئے نا!۔۔۔ کہ خود شکرالیوں میں کسی قسم کی سازش کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ سیدھے سادے لوگ ہیں!۔۔۔ اور ان کی انگلیاں صرف راکٹوں کے ٹریکروں پر چنا جاتی ہیں! وہ لٹاکر آپ کے جسم چھلی کر دیں گے۔۔۔ لیکن چھپ کر نہیں ماریں گے! ظاہر ہے اگر اس سازش کا مرکز شکرال ہی ہے تو وہاں اس سازش کے سرافند بھی موجود ہوں گے لہذا انہیں دھوکا دینا آسان کام نہ ہو گا!“

”یہ بھی درست ہے!“
 ”لیکن اگر وہ خود ہی زبردستی ہمیں شکرال لے جائیں تو کیسی رہے گی!“

”یہ کیسے ممکن ہے“ صفر نے کہا!
 ”ممکن ہے!“ عمران بولا!۔۔۔ ”ہم یہ ظاہر کریں کہ ہم شکرال کی سرحد سے گذر کر دوسرے ملک میں داخل ہونا چاہتے ہیں!“

صفر چند لمبے خاموشی سے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا! ”میں اب بھی نہیں سمجھا!“
 ”ہم متعلق کی سرحد سے لگے ہوئے چلتے رہیں اور پھر شمال کی طرف مز جائیں۔۔۔“

”سرا۔۔۔ میرے پاس نقشہ موجود ہے!“ عمران اٹھتا ہوا بولا! اس نے ایک الماری کھولی کر ایک رات کاٹا اور اسے میز پر پھیلا دیا!

”یہ اوجھ۔۔۔ یہ متعلق۔۔۔ یہ حیر کا نشان شمال کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔۔۔ یہ اس کے سرخ نشان سے ہم حزیں گے اور شاید دو یا تین میل چلنے کے بعد ہمیں شکرال کی سرحد میں داخل ہونا پڑے گا۔ یہاں سے ہمارا رخ شمال مشرق کی طرف ہو جائے گا۔ اور ہم شکرال کی آبادی میں داخل ہوئے بغیر شمال مشرق کی طرف چلتے رہیں گے! اس جیسے میں شکرال کی آبادی ہیں۔ یہاں لازمی طور پر شکرالیوں سے ٹکری ہوگی! اور پھر اس کے بعد کے مسائل خود پر چھوڑ دو!“

”جے تدبیر جاندار۔۔۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیں پکڑ ہی لے جائیں!“ صفر نے کہا!
 ”یہ مجھ پر چھوڑ دیا جائے۔۔۔ اس کے لئے کسی قسم کی انجین بے کار ہے۔۔۔ یہ تجویز اس چھوٹے کر کے ذریعہ ان کیس ٹوٹک پہنچا دی جائے تو بہتر ہے!“

”چھوٹے کر!“ صفر نے حیرت سے دہرایا!
 ”ہاں۔۔۔ وہ کیا نام ہے۔۔۔ دونو!۔۔۔“
 ”او۔۔۔ جولا۔۔۔ ہا۔۔۔ دونو!۔۔۔ کمال ہے!“

”مجھے یہ لڑکی اتنی پسند ہے کہ اگر اس کی کوئی بہن ہوتی تو میں شادی کر لیتا!۔۔۔“
 ”وہ خود بھی تو غیر شادی شدہ ہے۔“ صفر اپنی ایک آنکھ دبا کر مسکرایا!
 ”ہائیں۔۔۔ نہیں“ عمران نے حیرت سے کہا!
 ”ہاں۔۔۔ خدا کی قسم!“

”لاحول۔۔۔ میں ابھی تک یہی سمجھتا رہا ہوں کہ وہ غیر شادی شدہ ہے!“
 اسنے میں سلیمان آکر کھڑا ہو گیا!
 ”کیا بات ہے!“ عمران نے اسے گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا!

”رات کا کھانا بتا!“
 ”کب تک حرام تو مجھے لو کیوں بناتا ہے۔۔۔!“
 ”نہیں تو۔۔۔!“

”نہیں تو کے بچے میں نے دوپہر کا کھانا کب کھایا تھا!“
 ”کھایا تو تھا۔۔۔!“

"اچھا ڈائری اٹھا..." عمران گرج کر بولا۔

سلیمان نے ٹیلی ڈائری اس کی طرف کندھا دی عمران نے ورق اسے... اور بولا "دیکھا کہاں لکھا ہے!"

"ارے... یہ تو پر سوں دوپہر کی بات ہے صاحب! چرخ بھی تو دیکھئے!"

"پرسوں..." عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا! چند لمبے کچھ سوچتا رہا پھر ایک طویل کراہ کے ساتھ کرسی کی پشت سے نکل گیا وہ آہستہ آہستہ بڑبڑا رہا تھا "پرسوں... دوپہر کا کھانا..." پھر صدر کی طرف دیکھ کر بولا "میں بہت کمزوری محسوس کر رہا ہوں مسز... دختر... ارے... صدر... میں نے پرسوں دوپہر سے کھانا نہیں کھایا!"

سلیمان نے اپنے سر پر دو پتھر مارا اور ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر بولا "پرسوں دوپہر سے نہیں پرسوں دوپہر کو!"

"کیا فرق پڑتا ہے..." عمران کی آواز حد درجہ نحیف ہو گئی۔ اس کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں!

صدر جھٹکے لگا... لیکن عمران کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی!

سلیمان چند لمبے کھڑا رہا پھر چلا گیا۔ صدر عمران کی طرف دیکھ رہا تھا... لیکن عمران بدستور آنکھیں بند کئے پڑا رہا!

"عمران صاحب!..." صدر نے اسے آہستہ سے پکارا...

لیکن جواب نہ دیا۔ آخر سلیمان نے اس کے قریب آکر آہستہ سے کہا "مشکل ہے صاحب!... اب یہ کل صبح اسی کرسی پر سے سو کر اٹھیں گے۔!"

"نہیں۔!" صدر نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں صاحب!... اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہوگا!"

۴

جولیان فٹنڈا نے اپنی کار کا دروازہ کھولا اور بیٹھنے ہی والی تھی کہ بے اختیار چونک پڑی۔ کسی نے شانے پر ہاتھ رکھ دیا تھا...

وہ مڑ کر جھلائے ہوئے انداز میں بولی "یہ کیا بد تمیزی..."

تہاں... "عمران احتسوں کی طرح منہ پھاڑ کر کھڑا ہو گیا!"

تم نے میرے شانے پر ہاتھ کیوں رکھا تھا!"

"پھر کہاں رکھتا!"

"تم سے ہو تم..."

"چہ نہیں!" عمران نے گردن جھٹک کر پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور نہایت اطمینان سے منہ پھاڑ کر پھر بند کر دیا۔

"ایسا مطلب!" جولیان اسے گھورنے لگی!

"کس بات کا مطلب!"

"تم گاڑی میں کیوں بیٹھ گئے..."

"مجھے زیدی اسٹریٹ میں اتار دینا!"

"تمہاری نوکر ہوں!"

"نہیں!... میری... وہ... کیا کہتے ہیں... مجھے رات بھر نیند نہیں آئی... صدر کہہ رہا تھا کہ ابھی تمہاری شاہی نہیں ہوئی... ہی ہی... کیا یہ سچ ہے!"

"آز جاؤ گاڑی سے ورنہ اچھا نہ ہوگا!"

"میں تو نہیں اتروں گا۔ اب تم لوگ مجھ پر دھونس نہیں جتا سکتے... سمجھے!..."

"لیکن میں تمہیں اپنی گاڑی میں نہیں لے جاؤں گی!"

"تم لے جاؤ گی! کیونکہ انیس نوے مجھ سے یہی کہا تھا!"

"کہا ہو گا..."

"اچھی بات ہے... جیسے کی تم خود ذمہ دار ہو گی!" عمران نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا! جولیان جھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ مٹی اکار اشارت ہوئی اور چل پڑی!

"یہ انیس نو کوئی بادوگر ہے کیا!" عمران نے پوچھا!

"میں نہیں جانتی!" جولیان نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو نا! صرف نام آیا اس کا اور تم سیدھی ہو گئیں!"

"انیس نو تم سے اس سلسلے میں معاملہ کر کے نقصان اٹھائے گا۔"

"کس معاملے میں!"

جولیان کچھ نہ بولی۔ کار چلتی رہی! عمران نے پھر اسے مخاطب کیا!

"کیا تم مجھ سے محبت کرو گی!... ارے باپ... حق... نہیں..."

"میں نے اپنے سنے کئے کا نام عمران رکھا ہے!"

"میری مرضی کا نام جو لیا تاغزوہ اتر ہے اور وہ آج کل اندوں پر بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔ ابراہیم! تو اس طرح کڑکڑاتی ہے جیسے۔۔۔!"

"نیکو اس مت کرو! ورنہ بڑی بے عزتی کر کے گاڑی سے اتار دوں گی!"

"افسوس!۔۔۔" عمران غصہ سی سانس لے کر غناک آواز میں بولا

"یہ تو کچھ بھی نہ بول۔ میں نے سوچا تھا۔۔۔ اگر میں نے ایکس ٹو کی ماحیتی قبول کر لی تو تم مجھ سے محبت کرنے لگو گی۔۔۔ افسوس ہزار افسوس بلکہ بیہشت!"

"کیا تم خود کو اس قابل سمجھتے ہو۔۔۔؟" جولیانے زہریلے لہجے میں پوچھا

"نہیں سمجھتا! یہی تو مصیبت ہے!۔۔۔" عمران کی آواز بدستور غناک رہی۔ اس نے ایک سسکی سی لے کر کہا "میں محض اسی توقع پر زندہ ہوں کہ کبھی تو کسی لڑکی کو مجھ پر رحم آئے گا! بہت عرصہ ہو ایک ملی تھی۔۔۔ مگر لوگوں نے مجھے بہکا دیا!۔۔۔ اب سوچتا ہوں کہ میں نے اس سے محبت نہ کر کے سخت غلطی کی تھی!"

"ملی تھی۔۔۔" جولیانے مسخک اڑانے والے انداز میں کہا "تمہیں؟"

"ہاں۔۔۔ ہاں ملی تھی!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا "اور تم سے زیادہ حسین تھی!"

"پھر کیوں جھک مارتے پھر رہے ہو!"

"ہاں۔۔۔ اذرا بائیں ہاتھ کو موڑ لینا۔۔۔ بتاتا ہوں تمہیں سن کر یقیناً افسوس ہو گا۔۔۔ خدا انہیں عارت کرے جنہوں نے مجھے بہکا دیا تھا!۔۔۔ ٹھیک ہے بس تھوڑی دور اور چلنا پڑے گا۔۔۔ ہاں تو ان گدھوں نے مجھے بہکا دیا تھا۔۔۔ اچھا تم ہی بتاؤ اگر اس کی ایک آنکھ غائب تھی تو اس سے کیا فرق پڑتا۔۔۔ کیا دونوں آنکھوں سے دو شوہر کھائی دیتے ہیں!"

"کیا مطلب۔۔۔!"

"مطلب یہ کہ وہ یک چشم تھی۔۔۔"

جولیانے قہقہہ لگا کر کہا اور عمران دانت چیریں کر بولا "خدا کرے تم بھی کافی ہو جاؤ۔۔۔!"

"تم خود اندھے ہو جاؤ!"

"اندھا کب نہیں ہوں؟ اندھا ہوں تبھی تو تم سے محبت ہو گئی ہے!۔۔۔ اور شاعر کہتے ہیں

کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔۔۔ میں کہتا ہوں گوشتی اور بہری بھی ہوتی ہے۔۔۔ کہنے میں کیا لگتا

ہے!۔۔۔ چلو میں آج سے کہنا شروع کرتا ہوں کہ محبت کافی ہوتی ہے۔۔۔ لولی لنگڑی ہوتی

ہے۔۔۔ آہا بس آگے وہاں روک دینا گاڑی جہاں میو پٹیلی کی لائٹیں کا کھپا ہے۔"

"ارے۔۔۔ تم مجھے باتوں میں الجھا کر کہاں لے آئے۔۔۔" کار ایک گندی سی گلی میں رکی

جی جہاں دونوں طرف بد وضع اور بے ڈھنگے مکانوں کی قطاریں تھیں!۔۔۔

"مجن بند کر کے اتر چلو!" عمران نے کہا

"نہیں تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا!"

"میں بار بار اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا!"

"تم مجھے کیوں اترنے کو کہہ رہے ہو!۔۔۔"

"یہ میرا نئی کام نہیں ہے! اس وقت میں ایکس ٹو کے لئے کام کر رہا ہوں! اس لئے تمہیں

اس طرح چاہوں استعمال کر سکتا ہوں!"

"یعنی۔۔۔!"

"تمہیں کھن میں حل کر کھا بھی سکتا ہوں!"

"نیکو اس مت کرو! چپ چاپ گاڑی سے اتر جاؤ!۔۔۔ میں وہاں جاؤں گی!"

"تمہاری مرضی!" عمران نے لاپرواہی سے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اترتا ہوا بولا "نہیں

نیچے کی ذمہ داری خود تم پر ہو گی۔"

جولیانے آنکھوں میں الجھن کے آثار صاف پڑھے جاسکتے تھے! آخر اس نے دانت چیریں

کر کہا "شاید ایکس ٹو نے ہمیں سزا دی ہے! کیا تم عذاب کے فرشتوں سے کم ہو!"

"ہاں تھوڑا سا کم ہوں کیونکہ کسی قسم کے بھی فرشتے یہ قوف نہیں ہوتے!" عمران نے کہا

اور آگے بڑھ گیا۔ پھر جولیانے اسے ایک کرم خوردہ دروازے پر دستک دینے دیکھا۔۔۔ وہ سوچ

رہی تھی کہیں کچا کچا اسے ایکس ٹو کی طرف سے اس قسم کی کوئی ہدایت ہی ملی ہو! مگر یہاں اس

گندی سی گلی میں کیا کام ہو سکتا ہے۔ کیا وہ انہیں لوگوں میں سے کسی کی تاک میں ہے جو پچھلے

دنوں پکڑے گئے تھے!

طوعاً و کرہاً وہ بھی کار سے اتر آئی!۔۔۔

عمران برابر دروازہ پر بیٹھا ہوا کچھ دیر بعد کسی نے اندر سے کڑی گرائی اور دروازہ آواز کے ساتھ کھل

گیا۔۔۔ دروازہ کھولنے والا ایک خستہ حال بوڑھا تھا جو اپنی چند عیال کی آنکھوں سے انہیں شاید

پچھاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا مسٹر پیکاک اندر ہیں!" عمران نے پوچھا

"جی ہاں!" بوڑھا ایک جھٹکے کے ساتھ گردن ہلاتا کر بولا "آپ کا نام کیا ہے۔۔۔!"

"ہمارا نام!" عمران آواز کر بولا "بے ادب۔۔۔ گستاخ۔۔۔ ہمارا نام پوچھتا ہے۔۔۔ کیا ہم

صورت ہی سے ڈیوک آف ڈھپ نہیں معلوم ہوتے.....!"

"نہیں!" بوڑھا پر مسرت لہجے میں چنچا "یہ آپ ہیں! حضور والا..... میری آنکھیں پلوت جاتیں تو اچھا تھا وہ آنکھیں کس کام کی جو حضور کو نہ پہچان سکیں آئیے سرکار دولت دار مسرہ پیکاک تشریف رکھتے ہیں!..... اور آپ کو دیکھتے ہی دم اٹھا کرنا پئے لگیں گے!..... آئیے آئیے امیری نظر روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے..... ان سے نہ کیجیے گا کہ میں آپ کو پہچان نہیں سکا تھا!.....!"

"ڈچس آف ڈھپ..... پلیز!" عمران نے جولیا کی طرف مڑ کر کہا اور جولیا برا سا منہ بنائے ہوئے آگے بڑھی..... گفتگو چونکہ اردو میں ہوئی تھی اس لئے وہ کچھ سمجھ نہیں سکی تھی۔ "آؤ آؤ!" عمران نے اس سے کہا "تمہارے پیشے کے لئے یہ سب بھی بہت ضروری ہے!....."

"کیا حقیقتاً یہ کوئی سرکاری کام ہے!" جولیا نے کہا!

"سو فیصدی..... تم آؤ تو!.....!"

وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور بوڑھے نے دروازہ بند کر لیا! جولیا نے اپنی ناک پر دو ہاتھ رکھ لیا تھا کیونکہ وہاں عجیب عجیب قسم کی بدبوئیں محسوس ہو رہی تھیں! ایک بار تو اس نے ایسا محسوس کیا جیسے کسی چڑیا گھر میں چل رہی ہو! اس قسم کی بدبوئیں اکثر اس نے درندوں کے کتھروں کے قریب محسوس کی تھیں!

بوڑھا انہیں ایک کمرے میں لایا! جہاں ایک آدمی پہلے ہی سے موجود تھا۔ یہ ادویہ عمر کا ایک پوریشن تھا! اس کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور لباس بھی میلا تھا! عمران کو دیکھ کر اس کا منہ حیرت سے کھل گیا!..... شاید جولیا اس کے لئے عمران سے بھی زیادہ حیرت انگیز ثابت ہوئی تھی کیونکہ اس پر نظر پڑتے ہی اس کی زبان سے "ارے" نکل گیا تھا!

"آپ!....." وہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا! "بھلا کیسے تکلیف فرمائی!..... جناب! تشریف رکھئے..... آپ بھی مدام..... خوش آمدید!.....!"

"ڈچس آف ڈھپ!" عمران بولا! "یہ میری خالہ ہیں اور آپ مسٹر پیکاک!.....!"

بوڑھے نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ طوعاً و کرہاً جولیا کو بھی ہاتھ دینا پڑا۔ لیکن وہ دل ہی دل میں عمران پر بری طرح خار کھا رہی تھی۔ وہ بیٹھ گئے! بوڑھا ہاتھ ملتا ہوا بولا!

"فرمائیے جناب! اشانکہ ہم تین سالہ بعد مل رہے ہیں اور آپ کا وہ احسان میں کبھی نہ بھولوں گا!"

مرے..... وہ!" عمران بڑبڑایا! "اس کا تذکرہ نہ چھیڑو! میں آج بہت لڑاؤں ہوں اس لئے رنجی کی کوئی بات نہیں برداشت کر سکتا! فی الحال میں ایک غرض سے آیا ہوں!"

ضرور فرمائیے! مسٹر علی عمران کی خدمت کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھوں گا!..... اگر آپ اہانت دیں تو میں....."

"ہاں ہاں تم شوق سے سیر لی سکتے ہو! عمران جلدی سے بولا! اور بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا!

"ایسا توں جناب آج کل سیر بھی اچھی نہیں مل رہی!"

اس نے ایک الماری کھول کر ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور اس کی کارک اڑا کر اسی سے بوتل لگا دیے۔ پھر دوسری سانس لئے بغیر ہی بوتل خالی کر کے فرش پر رکھ دی!

ٹھیک اسی وقت جب وہ بوتل فرش پر رکھ رہا تھا جولیا کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکل گئی! کیونکہ ایک کافی قد آور ریچھ کچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو کر چل ہوا کمرے میں داخل ہو رہا تھا!

"اوہ..... تم آگئے نا خنجر!....." بوڑھا فحیلے لہجے میں بولا! پھر جولیا سے کہا! "آپ ڈریس نہیں کرنا چاہتے ہیں!....."

یہ ایک چوہے سے بھی زیادہ بے ضرر ہے! اور سیر کی بوتل سے یہاں لے آئی ہے..... ڈریس کیجئے!"

ریچھ فرش پر رکھی ہوئی خالی بوتل سو گتھ رہا تھا!..... پھر ایک بیک اس نے اگلی ٹانگوں سے ہر دینا شروع کر دیا! اس کے حلق سے کچھ اس قسم کی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کوئی آدمی رو رہا ہو!

"دیکھا آپ نے!" بوڑھا فحیلے لہجے میں بولا! "یہ نامعلوم سیر ہو گیا ہے!"

"تم نے ریچھوں کا اخلاق بھی بدلا کر دیا ہے۔" عمران نے کہا!

بوڑھے نے الماری سے دوسری بوتل نکالی اور اس کا کارک اڑا کر ریچھ کی طرف بڑھا دیا! جولیا نے حیرت سے دیکھا کہ ریچھ بوتل کو اگلے پنجوں میں دبا کر سیر لی رہا تھا!

جب وہ بوتل خالی کر کے زمین پر پھینک چکا تو عمران نے کہا! "میں اب اسے سگریٹ پیش کروں!"

"نہیں سگریٹ نہیں چنچا!" بوڑھا ہنسنے لگا! ریچھ باہر جا چکا تھا!

"ہاں!..... اب کام کی بات کرو!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! اور یہ کام کی بات زیادہ تر اردو میں ہوئی۔ بوڑھا پوریشن بہت اچھی اردو بول رہا تھا! اس لئے جولیا بہروں کی طرح خاموش رہی! بہر حال ان کے انداز سے جولیا نے اتنا ضرور معلوم کر لیا تھا کہ وہ کوئی معاملہ ملے کر رہے ہیں! کچھ دیر بعد پھر انگریزی میں گفتگو ہونے لگی! لیکن اب وہ پوریشن عمران کی حیرت انگیز مصافحتوں کے بارے میں اظہار کر رہا تھا!

"ختم کرو اب یہ قصہ اور ہر وقت تیار رہو تمہیں کسی وقت بھی میری طرف سے اطلاع مل سکتی ہے۔"

"نمر اسے یاد رکھیے گا کہ میرا یہی ایک کام ہے اور اسی لئے میں تیار بھی ہو گیا ہوں ورنہ آج کل کون دیکھ دانت موت کے منہ میں جاتا پسند کرے گا۔"

"پھر تم کیا چاہتے ہو؟"

"وہ کام بھی ہو گا۔" بوڑھے پوریشین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کام کی نوعیت کیوں ظاہر نہیں کرتے؟"

"میں بھی نہیں۔ لیکن یقین رکھیے، آپ کا کام ہو جانے کے بعد ہی میں اپنا کام شروع کروں گا اور آپ کو میرا ساتھ دینا ہو گا۔"

"وہ کوئی غیر قانونی کام تو نہیں ہو گا؟"

"ہرگز نہیں! وہ صرف ہماری محنتوں کا انعام ہو گا اور یقین رکھیے کہ اس انعام کی لالچ میں میرے آدمی میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو سکیں گے ورنہ وہ بھی قریب قریب ناممکن ہو گا۔"

"اگر وہ کوئی غیر قانونی کام نہیں ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارا ساتھ ضرور دوں گا۔"

"بس معاملہ طے ہو گیا اب آپ مطمئن رہیے! جس وقت بھی مجھے آپ کی طرف سے کوئی اطلاع ملی، ہم تیار ہو جائیں گے۔ اور کچھ؟"

"نہیں بس اتنا ہی؟"

"اوہ ظہیر بچے مسٹر عمران میں آپ سے ایک استدعا کروں گا؟"

"ہاں... کیا ہے... کہو۔"

"میرے لڑکوں کو یقین نہیں آتا کہ آپ لوہے کے گولوں پر چل سکتے ہیں؟"

"ارے چھوڑو بھی۔" عمران سر جھٹک کر بولا۔

"نہیں مسٹر عمران وہ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں اور جب بھی اس کا تذکرہ آتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ میں بہت زیادہ نشے میں ہوں۔"

"پھر میں کیا کروں؟"

"میری خاطر اتنی تکلیف گوارا کیجئے کہ انہیں یقین آجائے؟"

جولیا حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ لوہے کے گولوں پر چلنے کا مطلب اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

"ابھی بات ہے۔" عمران طویل سانس لے کر بولا۔ "کہاں ہیں تمہارے لڑکے؟"

"میں انہیں بلواتا ہوں۔" بوڑھے نے کہہ کر کسی کو آواز دی اور پھر جلد ہی اسی بوڑھے کی طرف کھائی دی جس نے باہر کا دروازہ کھولا تھا۔

"لڑکوں کو بلاؤ۔" بوڑھے پوریشین نے اس سے کہا۔ بوڑھا ملازم چلا گیا۔

"مجھے اس فن پر عبور نہ حاصل ہو سکا مسٹر عمران! وہ عمران کی طرف دیکھ کر بولا۔" میں نہیں سال سے مشق کر رہا ہوں۔"

"باقاعدہ شاگردی اختیار کرو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"کرنی ہی پڑے گی مسٹر عمران! اور میں اس فن میں مہارت بہم پہنچا کر رہوں گا۔"

"ضرور، ضرور۔" عمران سر ہلا کر کچھ سوچتے لگا۔

تھوڑی دیر بعد تین جوان آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔ اور... بوڑھا پوریشین عمران اور جولیا کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"مسٹر اور مسز عمران!"

جولیا دانت چیں کر رہ گئی لیکن کچھ بولی نہیں! ان تینوں نے ان سے مصافحہ کیا اور بتوں کی طرح کھڑے ہو گئے!

"یہ وہی حیرت انگیز انسان ہے؟" بوڑھا بولا۔ "جس کے کارنامے تمہیں اکثر سناتا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک پر تمہیں یقین نہیں آیا تھا۔ یعنی لوہے کے گولوں پر چلنا۔"

"اوہ...! تینوں کے منہ سے یک وقت نکلا اور وہ نیچے سے اوپر تک عمران کو گھورتے لگے! "اور میری درخواست پر مسٹر عمران تیار ہو گئے ہیں! میں ان کا شکر گزار ہوں! گولے لاؤ۔"

اس نے بوڑھے ملازم کی طرف دیکھ کر کہا، جو دروازے میں کھڑا تھا۔

پھر عمران سے بولا۔ "مسٹر عمران آپ نے شادی کب کی؟"

"ہائیں۔ شادی! نہیں تو۔۔۔۔۔"

"پھر!۔۔۔۔۔" بوڑھا جولیا کی طرف دیکھ کر بولا!

"ارے... یہ... یہ تو میرے سر کس میں کام کرتی ہیں؟" عمران نے کہا۔

"اوہ... محترمہ مجھے معاف فرمائیے گا۔۔۔۔۔" بوڑھے نے جولیا سے کہا۔

"کوئی بات نہیں! جولیا زبردستی مسکرائی۔ لیکن بے اختیار اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ نوں سینڈ لیس اتار کر عمران پر پل پڑے بوڑھا نو لڑکے کے دو چھوٹے چھوٹے گولے لایا جن کا قطر دو انچ سے زیادہ تھا۔ عمران نے گولوں کو ہاتھ میں تو لیا اور پھر زمین پر ڈال دیا۔

دوسرے لمحے میں وہ ان پر پاؤں رکھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ ہر پیر کے نیچے ایک گولا۔۔۔۔۔ یعنی وہ ان

گولوں ہی پر کھڑا تھا۔۔۔ نہ اڑیاں زمین سے لگی ہوئی اور نہ پہنچے۔

"اب تم لوگ بہت غور سے دیکھتے رہنا" بوڑھے یوریشٹین نے جوان آدمیوں سے کہا۔ "اڑیاں زمین سے لگیں گی اور نہ پہنچے، لیکن لارڈ عمران اس طرح کمرے میں دوڑیں گے جیسے اسکیٹنگ کر رہے ہوں۔۔۔ کیا محال ہے کہ ایک بھی گوالا اس کے پیچھے سے نکل تو جائے؟"

حقیقتاً دوسرے ہی لمحے میں یہ کھیل شروع ہو گیا! عمران پورے کمرے میں پھرتا پھرتا تھا۔۔۔ لیکن اس کے پیچھے یا اڑیاں زمین سے نہیں لگ رہی تھیں۔۔۔ اوہ سب حیرت سے منہ کھولے اس کے پیروں کی طرف دیکھتے رہے۔۔۔ ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی گوالا پاؤں کے پیچھے سے لگا ہو!۔۔۔ یہ دوڑ پانچ منٹ تک جاری رہی پھر عمران گولوں پر سے اتر آیا۔۔۔

چند لمحے سکوت طاری رہا پھر ایک لڑکا بولا "واقعی جناب! آج یقیناً آیا!"

بوڑھا یوریشٹین ہنسنے لگا! عمران غم کا پیکٹ پھاڑ رہا تھا!

"اچھا تو!۔۔۔" وہ جو غم منہ میں ڈالا ہوا بولا "ہم چل دیے!"

"کچھ نی لیجئے مسٹر عمران۔۔۔"

"نہیں شکریہ تم جانتے ہو کہ میں ٹھنڈے پانی کے علاوہ اور کچھ نہیں پیتا!"

وہ سب انہیں دروازے تک چھوڑنے آئے! کچھ دیر بعد جب کار سڑک پر نکل آئی تھی، بولیائے کہا!

"آئے دن تمہاری نئی نئی حرکتیں سامنے آتی ہیں۔۔۔"

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے!۔۔۔ اس گدھے نے خود ہی تو اس کا تکرار چھیڑا تھا اگر تمہیں بُرا لگا ہو تو آئندہ کے لئے کان پکڑنا ہوں! اب نہیں چلوں گا گولوں پر!"

"وہ کون تھا!"

"ٹوٹی ولسن! میرا ایک پرانا دوست شکاری ہے! اس کے پاس مددگار ہوتے کئی درندے ہیں!"

"میں یہی سمجھی تھی! ٹھیک ہے! تو کیا وہ سفر پر آمادہ ہے!"

"کیسے نہ ہوتا۔۔۔ اوہ اندھیرے کا گیدڑ تمہارا! کیسے تو جانتا ہے کہ عمران کیا کر سکے گا!"

"کیا تم اس کے علم میں اسے اندھیرے کا گیدڑ کہہ سکتے ہو!"

"ہاں آج کل کہہ سکتا ہوں! وہ عمران سے الجھنے کی کوشش نہیں کرے گا! کیونکہ یہ ہم عمران کے بغیر نہیں سر ہو سکتی!" بولیا ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑا کر رہ گئی!

"اور سنو! عمران بولا! "تم سب کو میرے اشاروں پر ٹانچنا ہو گا!"

"یہ ناممکن ہے! میں اسے پہنچاؤں گی!"

"شوق سے دے دو! آج کل انیس لاکھ لاکھ عمران کے علاوہ اور کسی کی پروا نہ ہو گی!"

"مجھے دیکھنا ہے کہ تم خود کتنے دن ٹھہرتے ہو!"

"اس کی پروا موت کر دے!"

جولیا ناموش ہو گئی! کچھ دیر بعد پھر بولی "اور اس کا کیا کام ہے!"

"چہ نہیں! اس نے نہیں بتایا۔۔۔ اسے پھر دیکھا جائے گا!"

"لیکن۔۔۔ کیا وہ اس سے واقف ہے کہ سفر کیوں کیا جا رہا ہے!"

"ہاں!۔۔۔ وہ یہی جانتا ہے کہ ہم شمال میں کھیل تماچوں کے ذریعے پیسے کمانا چاہتے ہیں!"

"اور وہ اس سفر پر تیار ہو گیا ہے!"

"ہاں!۔۔۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ صرف سرحد پار کرنا چاہتا ہے جس کے لئے میں نے اسے

اطمینان دلادیا ہے کہ ہم یہ آسانی سرحد پار کر جائیں گے!"

"میں سمجھ ہی نہیں سکتی کہ تم کیا کہہ رہے ہو!"

"دیکھو! ایسے کسی خطرناک سفر کے لئے تیار ہو جانا آسان کام نہیں ہے! یقیناً اس کا بھی کوئی

خفا اس میں پوشیدہ ہو گا! اسے اسی پر یقین نہیں آیا تھا کہ سرحد پار کرنے کے لئے حکومت سے

اجازت نامہ حاصل کر لوں گا! کیونکہ اس سرحد سے گزرنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں ملتی لیکن

تاہم وہ عرصہ سے نوہر جانے کے خواب دیکھتا رہا ہے لہذا میری اس تجویز پر فوراً ہی تیار ہو گیا!"

"آخر وہ اُدھر کیوں جانا چاہتا ہے!"

"میرا اندازہ ہے کہ وہ جوہرات کی تلاش میں جانا چاہتا ہے۔۔۔ کرائیو اور سرانجام کی

سرحد پر جہاں دریائے شربیل جنوب کی طرف مڑتا ہے! میرے پاس جاتے ہیں! ڈیڑھ پرانا

شکاری ہے اور بہیروں کی تلاش کا شائق بھی، وہ اکثر اس مقصد کے تحت سفر کرتا رہا ہے!"

"اوہ!۔۔۔" بولیائے حیرت ظاہر کی!

"کیا تمہیں بھی بہیروں سے دلچسپی ہے۔۔۔"

"کیسے نہ ہو گی!۔۔۔" بولیائے بڑبڑائی!

"عاشقوں کے آنسو جمع کرو!۔۔۔ وہ بہیروں سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں! اگر آنسو جمع کرنے

سے پہلے اچھی طرح اطمینان کر لو کہ کہیں عاشق نزلے میں تو جتا نہیں ہے۔۔۔"

"یہ سفر کب شروع ہو گا!" بولیائے پوچھا!

"بہت جلد!۔۔۔ لیکن ابھی بہت کام پڑا ہے!۔۔۔ سرکس کے لئے جانور ہمیں مل جائیں

گے! لیکن دو چار ایسے آدمیوں کی بھی تلاش ہے جو پہلے کبھی کسی سرکس میں کام کر چکے ہوں۔
 ”تمہارے بہترے دوست ایسے ہوں گے!“ جو لیا نے جملے کئے لہجے میں کہا!
 ”یقیناً ہیں! ایک سے تو تم ابھی مل کر آ رہی ہو!“

۵

ایک ہفتے تک تیاریاں ہوتی رہیں! لیکن جو لیا کو تفصیل کا علم نہ ہو سکا۔ ان تیاریوں کا تذکرہ وہ
 مونا عمران ہی کی زبانی سنا کرتی تھی!... لیکن انیس ٹو سے جب بھی گفتگو ہوتی وہ یہی کہہ کر
 عمران کام ضرور کر رہا ہے، لیکن زیادہ تر وقت باتوں میں برباد کر دیتا ہے!
 ایک دن جو لیا انیس ٹو سے فون پر پوچھ رہی تھی! ”اگر عمران ہمارے تو بھر آپ نے اسے
 اتنی بڑی ذمہ داری کیوں سونپ دی ہے!“

”اوہ۔۔۔ وہ اتنا جانتا ہے کہ اسے کہاں اور کب سنجیدہ ہو جانا چاہیئے!“
 ”خیر اسے جانے دیجئے! اب سے زیادہ اہم بات میں نے ابھی تک آپ سے نہیں پوچھی!“
 ”ضرور پوچھو!“
 ”آپ کہاں ہوں گے!...!“
 ”میں! میں نہیں رہوں گا۔۔۔ میں ہیڈ کوارٹر کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتا!“
 ”تب تو شاید میں سرحد پار کرتے ہی ختم ہو جاؤں!“ جو لیا نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!
 ”کیوں۔ کیوں!“ دوسری طرف سے انیس ٹو کی فنی کی آواز آئی۔
 ”جب بھی میں کسی مشکل میں پھنس جاتی ہوں! مجھے یقین ہوتا ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ
 دور نہ ہوں گے!“

”اوہ جو لیا۔۔۔ یہ بہت بری بات ہے! تم میں اب تک خود اعتمادی نہیں پیدا ہو سکی!“
 ”میں کیا کروں مجبور ہوں۔!“
 ”کیا تم اس سفر سے جان چرا رہی ہو!“
 ”نہیں جناب! ابھی نہیں ہرگز نہیں۔ میں نے آج تک آپ کے کسی حکم کی قیبل سے
 انکار نہیں کیا!“

”ٹھیک ہے۔۔۔ اسی لئے میں تمہاری قدر کرتا ہوں!“
 ”لیکن اس میں میری وہ حیثیت نہیں ہوگی جو اب تک رہی ہے! اس کا مجھے افسوس ہے۔“
 ”میں سمجھتا ہوں! تمہیں ضرور افسوس ہوگا۔ لیکن کیا تم اس قافلے کی رہبری کر سکو گی!“

جی لئے تو خاموش ہوں کہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ میں آپ سے لڑ جاتی۔!“
 ”لیا۔۔۔ دوسری طرف سے غراہٹ سی سنائی دی!۔۔۔ اور جو لیا سہم گئی!
 ”اوہ۔۔۔“ جو لیا ہلکائی ”معاف نف۔۔۔ فرمائیے گا جناب! میں کسی اور خیال میں تھی!“
 ”ابھی! مجھ سے گفتگو کرتے وقت ہوش میں رہا کرو!“
 ”میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں! جناب!“ جو لیا رو ہانسی ہو گئی!
 ”تو بھلا!“

”جی۔۔۔ نہیں! جناب!“
 ”جی۔۔۔ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا! اور جو لیا ریسور رکھ کر بری طرح ہاپٹے
 نہ جان کیوں اس کا دل بھرا آ رہا تھا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی کوئی برسوں پرانی
 اوریت کی دیوار کی طرح ڈھیر ہو گئی ہو!۔۔۔ اس میں تو شبے کی گنجائش ہی نہیں تھی کہ وہ
 اس پورے جان دہتی تھی اور شب و روز اسی فکر میں رہتی تھی کہ کس طرح اسے دیکھ پائے۔ ظاہر
 ہے کہ اس صورت میں وہ کبھی کبھی نادانستہ طور پر اس سے بے تکلف ہو سکتی تھی، لہذا اس وقت
 اسے ایسے ہی کسی جذبے کے تحت اس کی زبان سے یہ بات نکل گئی تھی۔ لیکن انیس ٹو کی
 آواز اسے روانہ کی وادیوں سے نکال کر اسی دنیائے بے رنگ و بومیں واپس لائی۔ اور اسے
 اس سے اس بات کا احساس ہوا کہ وہ انیس ٹو کی محبوبہ نہیں بلکہ ماتحت ہے!

کالی اور تنگ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی گھٹن گزر جاتے!“
 ”کیا۔۔۔ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کال ریسور کی
 ”اٹھ بول رہا ہے!“ دوسری طرف سے آواز آئی!
 ”جو لیا ہلکا ہوا!“

”میں عمران ہوں۔ کیا تم کہنے گریڈ تک آ سکتی ہو!“
 ”کیں۔۔۔“ جو لیا جھلکائی! نہ جانے کیوں اسے غصہ آ گیا! شاید وہ غیر شعوری طور پر اپنی
 کال کے کسی دوسرے سے لینا چاہتی تھی!

”کسے۔۔۔ تم نہ آؤ گی تو کام کیسے چلے گا۔! میں نے تین یوریشین لڑکیاں چنائی ہیں!“
 ”کیں نہیں آ سکتی۔۔۔!“
 ”کیا تم نے میں ہو! جولی ڈارنگ!“

"بکواس بند کرو! مجھ سے بے تکلف ہونے کی کوشش نہ کیا کرو!"

"جب کوشش کے بغیر ہی بے تکلف ہو جاتا ہوں تو پھر کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس آجائے جلدی سے نعرے نہ کرو!... میں تم سے کم ضمن نہیں ہوں!... یہ لوریات ہے کہ لپ اسٹک اور روڈ وغیرہ استعمال کرنے کی ہمت نہیں پڑتی!"

"میں نہیں آؤں گی!" جو لیا ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی بولی "کتنی بار کہوں"

"سوچا تو پھر۔ اس نقصان اور وقت کی بربادی کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔"

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے! میں نہیں آسکوں گی!"

"اوہ۔ ان تینوں لڑکیوں کو صرف مطمئن کرنا ہے۔"

"میں کیسے مطمئن کر سکوں گی۔"

"جہیں صرف یہ ظاہر کرنا ہو گا کہ تم بھی میرے سرکس میں ملازم ہو، وہ دراصل مجھے کوئی

فلرٹ سمجھ رہی ہیں!۔۔۔۔"

"نہر۔۔۔ تم عقل رکھتے ہو یا نہیں!"

"نہیں یہی تو مصیبت ہے کہ نہیں رکھتا! کیوں؟ کیا مجھ سے کوئی مہارت سرزد ہوئی ہے!"

"موٹی سی بات ہے! اگر انہیں شبہ ہو گیا کہ انہیں دھوکا دیا گیا ہے تو وہ کسی موقع پر بھانڈا بھی پھوڑ سکتی ہیں۔"

"انہیں کس بات کا شبہ ہو گا!۔۔۔ معلوم ہوتا ہے تم بھگ پینے لگی ہو!۔۔۔ ہم ایک سرکس

ترتیب دے رہے ہیں ہمارا مقصد اپنی روزی حاصل کرنا ہے۔ اس میں شبہ کیا مئے رکھتا

ہے۔۔۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ وہ اصل مقصد سے آگاہ ہو سکیں گی!"

"لیکن ڈینی کو تو اس کا علم ہے!۔۔۔۔"

"اب تم شاید چرس پینے لگی ہو!۔۔۔ ہم آٹھ آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہو

سکتا کہ اس سفر کا اصل مقصد کیا ہے!"

"پھر اس نے کیا کیا تھا کہ آپ کا کام ہو جانے پر میں اپنا کام کروں گا!"

"کام سے مراد وہ کام نہیں تھا، جو حقیقتاً پیش ہے۔۔۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ میں ایک

لڑکی کی تلاش میں شکرال جانا چاہتا ہوں جسے شکرالی اغوا کر لے گئے ہیں!"

"اور اسے تمہاری اس بکواس پر یقین آ گیا ہو گا!"

"نہ آیا ہو لیکن وہ ہر حال میں میرے ساتھ جائے گا!۔۔۔ اور تم خولو بخو اور وقت برباد کر رہی

ہو! اگر جہیں آتا ہو تو آؤ۔۔۔ ورنہ صاف جواب دے دو!"

"میں آ رہی ہوں۔۔۔۔"

۶

نہ جانے کتنے پانچ بیٹے کے بعد بلا عمران کا سفر شروع ہو گیا!۔۔۔ سرحد تک پہنچنے سے قبل ان میں نظم و ضبط نہیں قائم ہو سکا تھا! کیونکہ کثیر سامان ساتھ ہونے کی بنا پر انہیں چھوٹی چھوٹی لولیوں میں تقسیم ہو جانا پڑا تھا۔۔۔ بہر حال مختلف ذرائع سے سارا سامان سرحد تک پہنچایا گیا!۔۔۔

عمران نے ایسے جانور ساتھ نہیں لئے تھے جنہیں گنہروں میں لے جانا پڑتا وہ جانتا تھا کہ اکثر ایسے دشوار گزار راستوں سے سہاقت پڑے گا کہ خود اپنا جسم صحیح سلامت آگے نکال لے جانا مشکل ہو جائے گا!

قافلے میں چار لڑکیاں تھیں!۔۔۔ ایک جو لیا اور تین یوریشین لڑکیاں جنہیں عمران نے اس سفر پر آمادہ کیا تھا! وہ اس سے پہلے بھی کسی سرکس میں کام کر چکی تھیں!۔۔۔ ڈینی ولسن نے تین چار بیچہ آٹھ کتے اور چار گھوڑے مہیا کئے تھے! یہ سب تربیت یافتہ تھے! عمران سفر شروع کرنے سے پہلے ہی ان کی کارکردگی کی طرف سے مطمئن ہو چکا تھا! ڈینی کے ساتھ گیارہ شکاری بھی تھے!۔۔۔ اور ان کے متعلق ڈینی نے عمران کو بتایا تھا کہ وہ بہترین قسم کے نشانہ باز ہیں۔ کوئی برا وقت آنے پر پیچھے نہیں نہیں گے!۔۔۔

ڈھائی درجن خجروں پر مختلف قسم کا سامان بار تھا!۔۔۔ وہ لوگ سرحد سے گذر گئے!۔۔۔

یہاں تک تو وہ بڑے اطمینان سے ٹریلوں، بچوں، لاریوں اور کاروں کے ذریعے پہنچے تھے!۔۔۔

لیکن سرحد پار کر لینے کے بعد جب اصل سفر شروع ہوا تو کئی آدمیوں کی ہمتیں جواب دے

گئیں! کیونکہ اب حد نظر تک خشک اور ویران پہاڑیاں ہی نظر آ رہی تھیں!

انہیں ٹوکے پر اسے ماتحت تو ہر خاور اور چوہاں بہت شدت سے بیزار نظر آ رہے تھے!۔۔۔

کیونکہ ان کی کمانڈ ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں دے دی گئی تھی جس کی وہ ذرہ برابر بھی پروا

نہیں کرتے تھے! جو لیا کا معاملہ کچھ یونہی سا تھا! کبھی اسے عمران پر چار آتا اور کبھی دل چاہتا کہ

کسی بڑے سے پتھر سے اس وقت تک اس کا سر ٹکیتی رہے جب تک کہ اس کے غم و خال مسخ نہ

ہو جائیں!

صفر سعید لطیفیت صدیقی اور سارا جنت نعمانی عمران کو بیحد پسند کرتے تھے! اس کے بھر

العقول کارنامے ان کے لئے نئی چیز تھے! لہذا وہ اس کی قدر کرنے لگے تھے! تو ہر خاور اور چوہاں

اسے بہت دنوں سے جانتے تھے اس سے مرعوب بھی تھے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ خود کو اس سے برتر سمجھتے پر مصر رہتے تھے اور جو کچھ بھی رہی ہو ادیسے یہی لوگ جب فون یا ٹرانسمیٹر پر ایکس ٹوکی بھرائی ہوئی آواز سننے لگے تو ان کی سانسیں الجھنے لگتی تھیں ایہ بھی حالات کا دلچسپ مذاق تھا۔

آٹھوں کے پاس سفری ٹرانسمیٹر تھا لیکن انکا حلقہ عمل پچاس میل کے رقبے سے زیادہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ وسیع خطہ عمل کا صرف ایک ٹرانسمیٹر عمران کے پاس تھا جس کے متعلق دوسروں کا خیال تھا کہ اس پر عمران ہیڈ کوارٹر سے ہدایات حاصل کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے یہاں بڑی عقلمندی سے کام لیا تھا۔۔۔۔۔ اگر وہ اس قسم کا کوئی ٹرانسمیٹر اپنے قبضے میں نہ رکھتا تو شاید اس کا بھانڈا پھونسنے میں دیر نہ لگتی۔۔۔۔۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس پر ایکس ٹو سے ہدایات حاصل کرتا رہتا۔ ہیڈ فون اس کے سر پر چڑھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس لئے دوسروں کو یہ سمجھانے میں دیر نہ لگتی تھی کہ وہ ایک ایک پل کی خبریں ایکس ٹو کو دے رہا ہے۔۔۔۔۔ یقیناً یہ ایک دشوار کام تھا اس کے لئے عمران کو کسی قسمی انداز کی طرح اپنا رول ادا کرنا پڑ رہا تھا مگر یہ عمران ہی کا حصہ تھا اس کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو اس سے اتنی ہی دیر میں پیشہ سہاقتیں سرزد ہو گئی ہوتیں!

وہ سب فچروں پر سوار تھے۔۔۔۔۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ چالیس میل چلنے کے بعد انہیں فچروں سے اتارنا پڑے گا۔ لڑکیوں کے لئے اس نے پہلے ہی سے انتظام کر لیا تھا چار بڑی بڑی ڈولیاں بنوائی تھیں، جنہیں قلمی اپنے کانٹھوں پر اٹھائے چل رہے تھے!

جولیا کو وہ ڈولیاں گراں گذر رہی تھیں! اس نے کئی بار عمران سے کہا کہ وہ ڈولی پر سفر جاری رکھنے سے بہتر یہ سمجھے گی کہ بیدل چلے!

”اے نہیں یہ ہارک ہارک پاؤں اس قابل نہیں ہیں،! جولیا!“ عمران کہتا ”بیدل چلنے سے بہتر تو یہ ہو گا کہ میں تمہیں اپنے کانٹھ پر بٹھا کر لے چلوں۔ میرا فچر کافی مضبوط ہے آج!“ ایک بار تنویر نے اسے یہ کہتے سن لیا اور اسے تازہ آگیا!

”دیکھو عمران!“ اس نے غصیلے لہجے میں کہا ”اس وقت تم بے لیدر ہو! ہم کسی نہ کسی طرح برداشت کر رہے ہیں! لیکن اگر تم نے جولیا کو پریشان کرنے کی کوشش کی تو ہم سے برا کوئی نہ ہو گا۔“

”تو تم ہی اسے بٹھا لو اپنے کانٹھ پر!“ عمران نے عورتوں کی طرح ہاتھ نہچا کر کہا ”وہ ڈولی میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔“

”تم چپ چاپ چلے رہو! غیر ضروری باتیں نہیں برداشت کی جائیں گی۔!“ تنویر نے

جولیا کی ڈولی کے برابر چلنے لگا!

عمران اپنے فچر کو آگے نکال لے گیا۔۔۔۔۔ راستہ پھر بڑا ضرور تھا! لیکن اتنا ناہوار نہیں تھا کہ اسے تین چار فچر تھل سکتے۔۔۔۔۔ عمران کا فچر ڈبئی ولسن کے فچر کے قریب پہنچ کر اس کے برابر چلنے لگا!

”بس ماسٹر عمران۔!“ ڈبئی مسکرایا!

”تھیک ہے۔۔۔۔۔ شکریہ! میں اس وقت بہت اداس ہوں!“

”کیوں ماسٹر عمران۔۔۔۔۔!“

”او۔۔۔۔۔ مجھے شریا یاد آ رہی ہے۔۔۔۔۔ اور رہا ہوا حول والا۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں نام کیوں بتا

”یہ شریا کون ہے۔۔۔۔۔!“

عمران بڑے دردناک لہجے میں بولا ”وہی لڑکی۔۔۔۔۔ جس کے لئے انکھوں دوپے صرف کے ہم سفر کر رہے ہیں!“

”ہل ماسٹر آپ نے اس کے متعلق مجھے تفصیل سے نہیں بتایا!“

”یہ اپنے ملک کے ایک بہت بڑے آدمی کا راز ہے اس لئے میں مجبور ہوں ڈبئی! ویسے تم یہ لڑکی کو کہ ہم ایک ایسی لڑکی کی تلاش میں جا رہے ہیں جسے شکریا یوں نے اغوا کیا ہے!“

”وہ بہت دولت مند آدمی ہو گا ماسٹر عمران جس کی یہ لڑکی ہے!“

”یقیناً ڈبئی۔۔۔۔۔ ورنہ اتنے اخراجات برداشت کر لیتا ہر ایک کے بس کاروبار تو نہیں!“

”فچر ماسٹر عمران میں تو آپ پر بخیر دوسرے کرتا ہوں۔!“

”نور میں نے تمہیں تاریکی میں بھی نہیں رکھا۔۔۔۔۔ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ ہم ہنس جا رہے ہیں! تم پہلے ہی سے جانتے ہو کہ شکریا کتنی خطرناک جگہ ہے اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ ہم وہاں کس تدبیر سے داخل ہوں گے!“

”اوہو۔۔۔۔۔ ماسٹر عمران! یہ مطلب نہیں ہے!۔۔۔۔۔ اپنے اس فضل کا فائدہ دار میں خود ہوں گا! یہ مطمئن رہیے۔ خود میرا اپنا کام بھی بہت اہم ہے!“

”شکریہ!۔۔۔۔۔“ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بڑبڑایا ”دربائے شربیل کی دہلی کے سے تمہیں وہاں لے جا رہے ہیں!“

”اوہ۔۔۔۔۔ میرے خدا۔۔۔۔۔“ ڈبئی ولسن کا منہ حیرت سے کھیل گیا!

”بس اسی وقت سمجھ گیا تھا جب تم نے اپنے کام کا حوالہ دیا تھا!“ عمران مسکرا کر بولا ”کیا اس

سے پہلے بھی تم ہیروں ہی کے پلکار میں میکینیکو کا سفر نہیں کر چکے ہو!"

"ماسٹر عمران۔۔۔ ماننا ہوں!۔۔۔ آپ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں بالکل درست ہے!۔۔۔ میں کبھی کا اس مہم پر بھی روانہ ہو چکا ہوتا لیکن سرحد سے گذر جانے کی کوئی صورت نہیں نکلا ہو سکی تھی اور اب تو مجھے یقین ہے کہ کامیابی میرے قدم چومے گی!۔۔۔ خدا نے خود ہی ایک آدی ایسا بھیج دیا جو مجھے بے خوف و خطر سرحد پار کر چکا ہے۔۔۔"

"تم مجھ سے اچھی طرح واقف ہو!۔۔۔ کیوں ڈرتی!"

"اچھی طرح ماسٹر عمران!۔۔۔ آپ نے یہ سوال کیوں کیا!"

"کچھ نہیں یونہی! میں نے سوچا ممکن ہے تم کبھی بھول جاؤ کہ میں کیسا آدی ہوں!"

"ماسٹر عمران کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کو کسی موقع پر دھوکا دوں گا!"

"تم بھی آدی ہو فرشتے نہیں!"

"آپ یقین کیجئے! جو کچھ بھی ملے گا اس میں سے آدھا آپ کا اور آپ کی پارٹی کا!"

"میں ہیروں کی بات نہیں کر رہا ڈینی! ہیرے تو سینکڑوں روزانہ میری جوتیوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں! میں اپنے کام کے متعلق کہہ رہا ہوں! ہو سکتا ہے دریائے شرنیل کے قریب پکٹنے پر تم اپنے دھندوں سے پھر جاؤ!"

"اسی وقت گردن اڑا دیجئے گا!" ڈینی نے بڑے غلوں سے کہا!

ٹھیک اسی وقت عمران نے ہینڈ فون میں بولیا کی آواز سنی! جو کہہ رہی تھی! "عمران خدا کے لئے۔۔۔ اس تو ہر سے میرا بیٹھا چیز!۔۔۔ خولہ خولہ مجھے پور کر رہا ہے!"

عمران نے اپنے ٹیگر کی لگام سمجھنی۔ دورک گیا۔

"کیا بات ہے! ماسٹر! ڈینی نے مزہ کر پوچھا!"

"کچھ نہیں چلتے رہو!" عمران نے اپنے ٹیگر کو ہٹاتے ہوئے کہا!

ٹیگر اور مزدور گذرتے رہے۔۔۔ جب جو لیا کی ڈولی قریب پہنچی تو عمران نے ٹیگر آگے بڑھا دیا اور پھر اسی کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے لگا تو یہ دوسری طرف تھا!

"تم پھر آگئے!۔۔۔ تو یہ غریبا!"

"کیا کروں! میں نے سوچا کہیں تم جو لیا سے اظہار عشق نہ کر رہے ہو!"

"کیا بکواس ہے!"

"ہاں بکواس ہی کہتے ہیں اظہار عشق کو۔۔۔ تو یہ ڈارلنگ تم کسی دن مجھ سے اظہار عشق کر کے دیکھو!۔۔۔ ایسی عمدہ عمدہ غزلیں سنائیں کہ تمہارا کلیجہ معدے میں اٹک جائے گا!"

"میں تم کو ہر بار منع کر چکا ہوں کہ مجھ سے بکواس نہ کیا کرو!"

"میں نے جس دن تم سے اظہار عشق کیا از ہرہ اور مرج کی شادی ہو جائے گی!"

اظہار اس کے ہینڈ فون میں مندر کی آواز آئی۔ "عمران صاحب یہ تینوں لڑکیاں مجھے پریشان ہی ہیں!"

"تم وہ لڑکیاں چننا چننا کر انہیں کوئے دو! ٹھیک ہو جائیں گی!"

"آپ سنئے تو سنی دو کہتی ہیں کہ تین مردوں کو ڈولیوں پر بٹھا کر ہمیں تین ٹیگر دو!"

"تین ٹیگر میں ان کے جینز میں دوں گا مگر ابھی اس میں دیر ہے!۔۔۔ ان سے کہو کہ شادی سے پہلے انہیں ڈولیوں پر ہی بیٹھنا چاہیے! شوہر اور ٹیگر ہم قافیہ ہیں اور ویسے بھی دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا!"

"سچیگی اختیار کیجئے عمران صاحب! وہ آپ سے باہر ہو رہی ہیں!"

"ابھی میں آرہا ہوں!" عمران نے کہا اور اپنے ٹیگر کو دو چار ٹیگیاں رسید کیں وہ دوڑنے لگا! کی بجائے اس نے تینوں یار نشین لڑکیوں کا موڈ بہت خراب پایا!۔۔۔ ان میں سے ایک ذرا کچھ واقع ہوئی تھی اور عمران کو بالکل ڈیوٹ ہی سمجھتی تھی! انام لڑی تھا! صورت شکل کی بھی بری تھی تھی!

"ہم ان سواریوں پر نہیں بیٹھ سکتے!" اس نے عمران کو دیکھتے ہی جھٹاکر کہا!

"ٹیگر میں تمہارے لئے کار کہاں سے مہیا کروں! اگر کر بھی دوں تو کیا وہ ہوا میں اڑے"

راست تو تم دیکھ ہی رہی ہو جیسا ہے!" عمران نے فدیہ پانہ انداز میں کہا!

"ہم ٹیگر دوں پر چلیں گے!"

"میں اس کا مشورہ ہرگز نہیں دوں گا! کیونکہ یہ ٹیگر نہ انگریزی بولی سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے"

تھا!"

"تم کہو گی اسٹاپ اور سمجھیں گے سریت! نتیجہ جو کچھ بھی ہو گا ظاہر ہے! اور پھر پھر کی ٹھڈی کی کمری ہیں کہ ہم کو کوشش کے باوجود بھی تمہاری ہڈیوں کا شکر نہیں کر سکیں گے!"

"ہم آگے نہیں جائیں گے!۔۔۔ لڑی نے کہا!"

"تم سے جانے کو کون کہتا ہے تم بس چپ چاپ ڈولیوں میں بیٹھی رہو۔ چلتے والے چلتے رہیں"

گئے!"

لڑی نہ جانے کیا کہنے لگی آخر عمران نے کہا! "اگر تم نہیں جانا چاہتیں تو ہم تمہیں یہیں چھوڑ آگے بڑھ جائیں گے! احمقوں معلوم ہوتا چاہیے کہ ہم لوگ شریف آدی نہیں ہیں۔ سرکس کا"

تو محض بہانا ہے، ورنہ ہم لوگ تو پاس پڑوس کے ملکوں میں لوٹ مار کرنے جا رہے ہیں۔“
تینوں لڑکیاں زرد پڑ گئیں! ان کی آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا اور وہ کسم کس خاموش ہو گئیں!

”تیز چلو...“ عمران نے جی پی ہا کر مزدوروں سے کہا، جو ڈولیاں اٹھائے ہوئے تھے ایسے مزدور دراصل تربیت یافتہ فوجی اور بہترین قسم کے نشانہ باز تھے۔ عمران نے ان کا تعاون حاصل کرنے کے سلسلے میں بہت احتیاط برتی تھی، لہذا اس کے ماتحت بھی ان کی اصلیت سے لاعلم تھے!

تینوں ڈولیاں آگے بڑھ گئیں اور حضور ہنستا ہوا بولا: ”خدا بخواد اور دیا آپ نے لٹاریوں کو۔“

”ہائیں! تو کیا میں نے غلطی کی؟“ عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا!

”اور یہ مطلب نہیں ہے... میں کہہ رہا تھا!“

”تو جلدی کیو نہ!... میرا دل گھبرا رہا ہے!“

”آپ کو یہ نہ کہنا چاہیے تھے!“

”پھر کیا کہنا! بتاؤ تاکہ اب کہہ دوں!“

”اب کیا فائدہ۔“

”پھر قسم کرو یہ نہ کرو۔“

یہ قافلہ دن بھر چلتا رہا اور شام ہوتے ہی وہ ایک مناسب سی جگہ منتخب کر کے وہیں اتر پڑے! انچوروں سے چھوٹے اریاں اتار کر نصب کی گئیں! اور جگہ جگہ آگ روشن نظر آنے لگی! رات کے کھانے سے فارغ ہو کر عمران نے اپنے ماتحتوں کو اٹھا کیا۔... چاروں پرانے ماتحت بری طرح تیز نظر آ رہے تھے! ہر ایک کے انداز سے یہی معلوم ہوتا جیسے موقع ملے ہی عمران کو چھڑا کھائے گا!

”دوستو!“ عمران نے انہیں مخاطب کیا! میں نے محسوس کیا ہے کہ تم ان تینوں لڑکیوں کو دن بھر گھورتے رہتے ہو!“

”اگر تم نے کوئی بے حکم اقدام ہمارے سر رکھا تو اچھا نہ ہو گا!“ کینٹن خاور غرایا!

”میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں!“ عمران نے اس کی طرف توجہ دیے بغیر کہا! ”اگر کسی کی ذات سے بھی ان لڑکیوں کو کوئی تکلیف پہنچی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا!“

تویر نے ایک ہڈیانی سا قہقہہ لگایا اور دیر تک ہنستا رہا پھر بولا: ”لڑکیوں کے بھائی جان میں

تہااری اجازت حاصل کیے بغیر کسی قسم کا اقدام نہیں کروں گا!“

عمران اسے بھی نظر انداز کر کے بولا: ”ہم انہیں اپنے ساتھ لائے ہیں اس لئے ان کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں!“

”اگر یہ یہ بھی کوئی بات ہے!“ انکلیٹ چوہان ہاتھ ہلا کر بولا! ”مجھے ان کا انچارج بتا دینا پھر کیا چاہیے کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا انہیں ہاتھ بھی لگا سکے!“

”دوسری بات!“ عمران نے اپنی آواز اونچی کر کے کہا! ”آپ صاحبان میں اگر کوئی صاحب اپنے ساتھ شراب کی بوتلیں بھی لائے ہوں تو بر لو کر کم انہیں خالص کر دیں! یہ ایکس ٹو کا حکم ہے!“

تویر کینٹن خاور کو آنکھ مار کر مسکرایا اور انکلیٹ چوہان اپنے ہونٹ چاٹنے لگا! پھر اس نے کہا!

”یہ حکم ہے بھائی عمران! یہاں اس ویرانے میں تو ہمیں چین لینے دو! آخر اس موقع پر ایکس ٹو کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی! دن بھر کی تھکن پھر کیسے دور ہوگی!“

”کیا دنیا کے سارے آدمی شراب ہی پی کر تھکن دور کرتے ہیں!“

”ہم دنیا کے سارے آدمی نہیں ہیں۔ اس لئے بیکواس بند کرو!“ کینٹن خاور غرایا!

”جو کچھ میں نے کہہ دیا اسے پھر کی لکیر کھینچو!...“ عمران نے کہا اور خاموش ہو گیا!

اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس کی چھوٹا لڑی سے نکلنے لگے! عمران نے حضور کو اشارے سے روکا!... جب وہ چلے گئے تو عمران نے اس سے کہا: ”ان پر نظر رکھنا!“

”کس سلسلے میں!“

”شراب اور لڑکیاں!“ عمران ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا!

”کیا لڑکیوں میں جو لیا بھی شامل ہے!“

”نہیں! وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے!“

”یہ نہ کیجیے! وہ تویر سے بہت زیادہ خائف نظر آ رہی ہے!“

”میں نہیں سمجھا!“

”تویر اسے دن بھر پریشان کرتا رہا!“

”اوہ۔۔۔ یہ بہت پرانی بات ہے! جو لیا کی تم فکر نہ کرو! ان لڑکیوں کی حفاظت ضروری ہے!“

”ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی!“ حضور بڑبڑایا! ”جب آپ ان کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو ایکس ٹو نے کہا تھا آپ کے ہاتھوں میں کیوں دی ہے!“

"ایکس ٹو میرا سوچتا جھٹکا ہے! تم اس چکر میں نہ پڑو!... اب جاؤ....!"

صنوبر چلا گیا!۔۔۔ عمران نے بیب سے ایک نقشہ نکال کر زمین پر پھیلا دیا اور بسپ کی روشنی میں اسکا جائزہ لینے لگا!

۷

صنوبر صاور اور چوہاں اپنی چھو لداری میں داخل ہوئے!... خاور کا حراج بری طرح بگڑا ہوا تھا! چوہاں خاموش تھا!... اور صنوبر بڑا ہڑا رہا تھا۔

"میں سچ کہتا ہوں! اگر اس نے ذرا بھی معاملات میں دخل دیا تو میں اس کا سر توڑ دوں گا۔"

"ختم کرو یار!" چوہاں ہاتھ اٹھا کر بولا! "تم بولیا کو بھی دن بھر پیچھرتے رہے ہو!... حالانکہ تم نے پہلے کبھی اس انداز میں اس سے گفتگو نہیں کی!"

"سنو! ڈیر!" صنوبر سنجیدگی سے بولا! "کیا تمہیں توقع ہے کہ اس سفر سے صحیح سلامت واپسی ہوگی! میں تو نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو سکے! لہذا ایت ڈرنک اینڈ بی میری... جو لیا کو میں بہت دنوں سے چاہتا ہوں!... لہذا امرنے سے پہلے!"

"تم شاید پاگل ہو گئے ہو۔۔۔!"

"چلو یہی سمجھ لو، نکالو بولس!... لعنت ہے اس زندگی پر بری طرح تھک کر چور ہو رہے ہیں!"

"نہیں شراب نہیں...." خاور نے کہا!

"یار میں تو کہتا ہوں کہ جھفڑی اور ناشاد وغیرہ بہت اچھے رہے!"

"تو تمہیں بھی اسطی دے دینا چاہیے تھا!" خاور نے کہا!

"مرے مری جان! تم اتنی جلدی بدل گئے! ابھی عمران کو تو کھاتے دوڑے تھے!"

"شراب پر ایکس ٹو نے پابندی عائد کی ہے!... عمران کی بات الگ ہے.... اس پر مجھے یوں بھی تاؤ آیا کرتا ہے۔!"

"لاؤ۔۔۔ میں پیوں گا۔!"

"لیکن اگر عمران نے تمہاری بے عزتی کی تو ہم ساتھ نہیں دیں گے!" چوہاں بولا!

"او۔۔۔ تو کیا میں اس مسخرے سے سکڑ رہوں!... تم ہر گز ساتھ نہ دینا.... میں شراب

پی کر جو لیا کی چھو لداری میں جاؤں گا!"

"تم ہماری طرف سے جہنم میں جاؤ۔!" چوہاں نے گلڑی کے بکس کی طرف اشارہ کیا جو

بکس کو شے میں رکھا ہوا تھا! صنوبر نے صندوق سے جن کی بوجھ نکالی.... لیکن اسے گلاس میں رہنے وقت اس کی بیٹھائی پر ٹھنڈیں ابھر آئیں! پھر اس نے گلاس کو اٹھا کر سونگھا.... اور ایک حرکت لینے کے بعد گلاس کو زمین پر پٹا ہوا ہڈا۔

"یہ کیا۔۔۔! یہ تو پانی ہے۔ سادہ پانی!"

"کیا!...." چوہاں اور خاور ہیک وقت اچھل پڑے!

"پانی....!" صنوبر پھر اسی انداز میں دہڑا!... اور صندوق خالی کرنا شروع کر دیا! اس میں تھری آئین اور جن بو تھیں تھیں! وہ ہر ایک کی کاک نکالنے سے پھٹکتا اور اس کے منہ سے گالیوں اور طعان امند پڑتا! پھر کچھ دیر بعد اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک بڑا سا ٹکڑا نظر آیا!... جسے وہ قیمتی آواز میں پڑھ رہا تھا!

"ایکس ٹو کے سعادت مند ماتحتوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی جن کی بو تھیں محفوظ ہیں! اور وہ اپنی پراختیس واپس مل جائیں گی! ان بو تھوں میں نہایت شفاف اور مٹھا پانی ہے! ہو سکتا ہے اس سفر میں کہیں پر پانی نہ دستیاب ہو سکے! لہذا اس وقت تم اپنے آفسر کو دو عائنہ دو گے!

میں ہوں تمہارا اپنی خواہ

"ایکس ٹو"

"لو دیکھو!... اس خبر کو! اس نے یہاں بھی پہچان پھوڑا!...." صنوبر کاغذ پھینک کر اپنے ان نوپٹے لگا! خاور اور چوہاں حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے!

۸

صنوبر رہنمائی ہوا چھو لداری کے پیچھے سے نکلا کچھ دور اسی طرح چلا رہا.... پھر سیدھا کھڑا ہو کر بڑی جیزی سے عمران کی چھو لداری کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران زمین پر ہرن کی کھال ڈالے اس پر اسی طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے کسی سادھو نے آسن جھا کھا ہوا!

"کیا خبر ہے!...." اس نے صنوبر کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

صنوبر ہاتھ رہا تھا! اس نے اپنی سانپوں پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا! "ان کے بو تھیں تھیں.... لیکن صنوبر بری طرح اپنا سر بیٹ رہا ہے۔!"

"کیوں۔!"

”یو تھوں سے شراب کی بجائے پانی برآمد ہوا ہے! اور صندوق میں ایکس لو کی تحریر ملی ہے....! جس کا حاصل یہ ہے کہ ان کی یو تھیں اس سفر سے واپسی پر واپس کر دی جائیں گی!“

عمران نے بچوں کا ساتھ لگا پھر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا ”یار یہ ایکس لو کوئی جن ہے جس نے جن کی یو تھوں میں گھس کر اسے پانی کر دیا....!“

”جن....“ صندوق پر تک کر عمران کو گھورنے لگا! ”مگر میں نے آپ کو یہ کب بتایا کہ وہ جن کی یو تھیں تھیں!....“

”بھانوتا بھانوتا“ عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو چہنیش دی ”مجھے علم ہے کہ وہ جن کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پیتے“

”تویرائیکس نوکو گالیاں دے رہا ہے۔۔۔“ حضر نے کہا۔
 ”اللہ نے چاہا تو اس کی زبان میں کیڑے پڑیں گے۔۔۔“ عمران عورتوں کی طرح چپ کر
 بولا پھر جمائی لے کر کہا ”اب چاؤ! مجھے خندہ آ رہی ہے۔۔۔“

”تو یہ کہہ رہا تھا کہ میں شراب پی کر جو لیکائی پھولدار می میں گھسی جاؤں گا!“ صفر نے کہا۔
 ”اب وہ ٹھنڈا پانی پی کر سو جائے گا..... جاؤ تم بھی سو رہو!“
 ”پھر جاؤ گے گا کون!۔“

”پر وہ موت کروا چاہے کی حفاظت ڈینی افسانے کے سپرد ہے اور میں اس پر اعتماد کرتا ہوں۔“
صفور چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا۔۔۔ پھر چھو لہری سے چٹا گیا!

عمران اسی طرح مرگ جھالے پر بیٹھا ہوا! شاید اسے کسی کا انتظار تھا! تھوڑی دیر بعد چھوہلاری کے سرے پر آہٹ ہوئی اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہاں کوئی آکر رکا ہوا!

”آجہو!“ عمران نے کہا، ”اور دوسرے ہی لمحے میں ایک آدمی چھوٹے آری میں داخل ہوا۔ یہ سر سے پیر تک سیاہ لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مٹی کے تیل کا پیپ گھل کر دیا۔“

”کیا خبر ہے.....؟“ اس نے پوچھا۔
 ”تھاق جادی سے جناب!“ آواز آئی، ”وہ تین آدمی ہیں اور شاید یہاں سے ایک میل پیچھے

”اوہو۔۔۔! مگر وہ ویسی ہیں یا غیر مکی۔۔۔!“

”میں اندازہ نہیں کر سکا! کیونکہ انہوں نے کوہستانوں کی سی وضع اختیار کر رکھی ہے!“

”میں کہہ نہیں سکتا ویسے میرا خیال ہے کہ اگر ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہوتے تو وہ اس طرح سفر کرنے کی ضرورت ہی کیوں محسوس کرتے۔ وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنی اطلاعات شکرال تک پہنچاتے۔“

”ممکن ہے اس سچ حلقہ عمل کا نرسمیخ نہ ہو ان کے پاس! خیر اس سے بحث نہیں ہے! تم ان میں سے نظر رکھو!“

”کیوں نہ اُمیں ٹھکانے ہی لگا دیا جائے!“
 ”نہیں! ہو سکتا ہے وہ ہمارے کسی کام آئیں!“

”بہت بہتر جناب!“

”لیکن تمہارا کام بہت مشکل ہے! حبشیوں نے صرف ان قیوں سے پوشیدہ رہتا ہے بلکہ میرے

”آپ مطمئن رہئے جب اب ایسا ہی ہوگا!“

”بس اب چاہو۔۔۔“

کچھ دیر بعد لپ بھر روشن کر دیا گیا لیکن اب جھولدارانی میں عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا!

تیسرے دن وہ ایک چھوٹی سی ہستی میں پہنچے، جو لکڑی اور پھوس کی جمبوئیزموں پر مشتمل تھی۔۔۔۔۔ لوگ جمبوئیزموں سے باہر نکل آئے، اور قافلے کو تھمرانہ انداز میں دیکھنے لگے، جسے

پہلے پہل ان اطراف میں انہیں کوئی قافلہ نظر آیا ہوا!... لیکن تھوڑی دیر بعد ان کی آنکھوں سے حقیر کی بجائے درندگی جھانکنے لگی!... وہ سب صحت مند اور قد آور لوگ تھے!

مگر عمران نے کھڑکیاں نکلتی دیکھیں نیزے بلند ہوتے دیکھے، وہ ایک کے ہاتھوں میں بارود سے چلنے والی ہندو قبض بھی نظر آئیں۔ عمران اپنے فخر کو ہانکتا ہوا سب سے آگے پہنچ گیا یہاں

”ظہیر جاؤ۔“ عمران ہاتھ اٹھا کر چیخا، ”خواہ مخواہ ہنگامہ کر کے انرسی پر باؤ کرتے گی

ضرورت نہیں ہے! انہوں نے راتھلیں جھکا لیں لیکن کوہستانی بدستور کھلاڑیوں اور خیزوں کو روش دیتے ہوئے ان کی طرف بڑھتے رہے!

"ہم لوگ بالکل بے ضرر ہیں!" عمران دونوں ہاتھ اٹھا کر چوڑھا "پہلے میری بات سن لو...."

یہاں سے گزر جائیں گے۔ ہاں اگر تم لوگ لوٹ مار کرنے کی نیت رکھتے ہو تو بات دوسری ہے! لیکن میں تمہیں اس کے خطرات سے بھی آگاہ کر دیتا ضروری سمجھتا ہوں! ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کے پاس آتش گیر اسلحے نہ ہوں! تم سب منٹوں میں بھون کر رکھ دیئے جاؤ گے اور تمہاری بہتی ویران ہو جائے گی! تم کسی طرح بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے!"

وہ لوگ خاموشی سے کمرے انہیں گھورتے رہے! پھر ایک بوڑھا ان کی بھیڑ جرتا ہوا باہر نکل آیا!

"تم لوگ کہاں جا رہے ہو....!" اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"ہم اُدھر جا رہے ہیں!" عمران نے شمال کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا "ان پہاڑوں کے پیچھے!"

"اُدھر تم ہرگز نہیں جا سکتے! کیونکہ اس پر ہماری زندہ گیوں کا دار و مدار ہے!"

"کیوں؟"

"وہ ہمیں ملا لیں گے۔"

"ہم ان کے دشمن نہیں ہیں! کھیل تماشے دکھا کر پیٹ پالتے ہیں! اور یہ سفر ہمارے لئے نیا نہیں ہے۔ ہم متعلق اور کرائی کے سفر کنی بار کر چکے ہیں!..."

"مگر یہ متعلق اور کرائی کا راستہ نہیں ہے!" بوڑھے نے کہا اور پلٹ کر آگے بڑھتے ہوئے پہاڑیوں کو پیچھے دھکیلتے لگا۔

"تو پھر یہ کہاں کا راستہ ہے!"

بوڑھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا عمران کے منہ کے قریب آگیا! اور سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا ہوا آہستہ سے بولا! "یہ شکرال کا راستہ ہے...."

"آہ.... شکرال جب تو ہم اُدھر ہی جائیں گے۔ کیا وہاں ہمیں زیادہ آمدنی ہو سکے گی!"

"آمدنی۔۔۔ بوڑھے کے ہونٹ آہستہ سے ہلے اور اس نے شمال کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا!"

لڑکے اُدھر موت ہے۔ ان منحوس پہاڑوں کے پیچھے موت ہے!.... ورنہ کی ہے.... وہاں انسانی خون کی کوئی قیمت نہیں! وہاں اپنا سب کچھ کھو آیا ہوں.... واپس جاؤ، چلے جاؤ، وہاں انصاف نہیں ہے! وہاں کمزوری جرم ہے!.... اور یہاں ہم محض اس لئے زندہ ہیں کہ ان کی چوکیداری کرتے رہیں۔ اگر اس طرف سے ایک پرندہ بھی اڑ کر اُدھر گیا تو دوسرے ہی دن یہاں کی زمین پر خون کے دریا بہتے ہوئے ملیں گے!.... اور یہ بہتی ہیبت کے لئے ویران ہو جائے گی!..."

"اچھا اگر کوئی فوج اُدھر سے گزرتی ہے تو تم جھوٹ بول رہے ہو! تم اسے

سے آدمی شکرال کی چوکیداری کس طرح کر سکتے ہو؟"

"ہاں میں جھوٹ بول رہا تھا! میں تجھے اُدھر نہیں جانے دوں گا۔! میں اپنے تین جوان بوڑوں کو وہاں کھو آیا ہوں.... اس لئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی اس منحوس سر زمین پر قدم رکھے...."

"کیا وہ ہمیں دیکھتے ہی مار ڈالیں گے۔!" عمران نے پچکانے انداز میں پوچھا!

"لڑکے مجھ سے بحث نہ کرو!.... میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ عورتیں بھی ہیں! لیکن تم اطمینان رکھو یہ بالکل محفوظ رہیں گی۔ مگر!.... تمہارے ساتھ کا ایک ایک نوجوان مار ڈالا جائے گا!"

عمران چند لمحوں کے سوچتا رہا.... پھر بولا! "اچھا ہم اس پر غور کریں گے۔ اگر تم اجازت دو تو آج ہم یہیں پرانے ڈال دیں۔۔۔ ورنہ یہاں سے پیچھے ہٹ جائیں!"

بوڑھے نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ "میں اپنے آدمیوں سے مشورہ کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا!"

"بہتر ہے مشورہ کر لو!" عمران نے کہا بوڑھا پہاڑیوں کے مجمع کی طرف واپس چلا گیا!

"یہ کیا کہہ رہا تھا.... ماسٹر!؟" ذنی نے بڑی بے صبری سے پوچھا!

عمران نے کم سے کم الفاظ میں گفتگو کا ماحصل بتانے کی کوشش کی! ذنی چند لمحوں کے بعد اسے جانتے ہوئے کچھ سوچتا رہا پھر بولا! "میرا خیال ہے کہ ان سے دب جانا ہمارے مستقبل کے لئے خطرناک ثابت ہوگا!"

"نہیں ذنی!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! "میں بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگنا پسند نہیں کرتا!"

"مجھے یقین ہے کہ وہ تو یہاں پرانے ڈال دیں گے اور نہ آگے جانے دیں گے۔ اسے لکھ لیجئے کہ ان سے اپنے بغیر کام نہیں چلے گا۔ میں نے بھی بہت دنیا دیکھی ہے۔ آپ رحمدل بن جائیے لیکن دوسروں کو سدا حدنا آپ کے بس سے باہر ہو جائے گا۔! میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ لڑکیوں پر لچائی ہوئی نظریں ڈال رہے ہیں۔"

"غیر دیکھو تو.... بوڑھا کیا جواب دیتا ہے!"

دفعہ عمران کو اپنے غرائس پر اشارہ موصول ہوا! "ہیلو....!" اس نے آہستہ سے مالتھو جھکا میں کہا!

"گٹ از بلیک زیرو سر!"

"کیا بات ہے۔۔۔"

"وہ آدمیوں نے مل کر تیسرے کو مار ڈالا۔۔۔"

"کیوں؟"

"یہ نہیں جانتا۔۔۔"

"تو اب وہی باتیں بچے ہیں؟"

"جی ہاں۔۔۔"

"اچھا تو دیکھو! ہم ایک بستی میں پہنچ گئے ہیں! توقع نہیں ہے کہ یہاں سے لوگ ہمیں آگے بڑھنے دیں! میں ابھی تک ان لوگوں کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکا۔۔۔ لہذا کوشش کرو کہ وہ دونوں اس بستی میں نہ پہنچنے پائیں۔"

"میں کوشش کروں گا لیکن آپ کو کامیابی کا یقین نہیں دلا سکتا۔"

"کیوں؟۔۔۔"

"آپ ہی بتائیے کہ میں انہیں کس طرح روک سکوں گا؟"

"اب میں ہی یہ بھی بتاؤں۔۔۔ بیک زیدوچ آرا سے ڈرو۔۔۔ یہاں اس ویرانے میں ہمارے ملک کا قانون لاگو نہیں ہوتا۔ اس لئے جب کہ اس وقت کمانڈ میرے ہاتھ میں ہے حسب ضرورت قانون وضع کرنے کا پورا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔"

"میں نہیں سمجھا جانتا۔"

"وہ دونوں ایک آدمی کے قاتل ہیں۔ لہذا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان کی زندگیاں کا خاتمہ کر دو۔"

"ہاں یہ ممکن ہے۔۔۔"

"اور اس طرح تم انہیں اس بستی تک پہنچنے سے روک سکتے ہو! اور ایڈ آل!"

ذہنی عمران کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔ کچھ دیر بعد بوڑھا بھی وہاں آکر آہستہ سے بولا "بہتر یہی ہے کہ تم وہاں جاؤ! ابھی اور ای وقت۔ اس بستی میں کچھ شریر لوگ بھی ہیں اس لئے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔"

کچھ دیر تک دونوں میں رد و قدح ہوتی رہی۔ پھر عمران واپسی پر رضا مند ہو گیا! غالباً اس کا یہ فیصلہ ذہنی کو شاق گذرا تھا! لیکن وہ کچھ بولا نہیں! قافلہ اسی راستے پر سفر کیا جس سے وہ یہاں تک پہنچا تھا!

"یہی مناسب تھا! ذہنی! عمران نے اس کی تعریف کرنی چاہی!"

"میرے کارواں آپ ہیں، میں نہیں! اگر یہی مناسب تھا تو یہی سہی!"

"دیکھو خیال رکھنا!" عمران نے کہا "بوڑھے نے بستی کے چند شریر آدمیوں کا تذکرہ کیا تھا۔"

"آپ مطمئن رہیں!۔۔۔ مجھے ان لوگوں سے پہنچنے کا طریقہ معلوم ہے!"

عمران نے غمخیزی پر بیٹھے بیٹھے نقشہ نکالا اور شاید کوئی دوسری راہ نکالنے کی فکر میں پڑا۔

اس جگہ سے واپس ہونے کے سلسلے میں لوگ کبیدہ خاطر نظر آنے لگے تھے! خصوصاً ایکس ٹو نے سخت توہری طرح جھلگے تھے! عمران نے توہر اور خاور کو اپنے ٹچر روکنے دیکھا وہ سمجھ گیا۔ وہ لوگ اس مسئلے پر اس سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔

عمران نے اپنے ٹچر کے چچی رسید کی اور اس کی رفتار بڑھ گئی! تھوڑی دیر بعد خاور اور توہر کے واسطے بائیں چل رہے تھے!

"تم سب کا جیڑا غرق کرو گے!" خاور جھلک کر بولا!

"آواز بان سنجال کر! میں ملایا نہیں ہوں! اس وقت تمہارا آخیر ہوں! اور تم ٹچر پر سوار ہونے میں نہیں! ہوش میں آؤ۔۔۔ ایکس ٹو نے تمہاری کمانڈ میرے ہاتھ میں دی۔"

"کمانڈ کے بچے تم آخر ان لوگوں سے دب کیوں گئے؟"

"ایکس ٹو کا حکم۔۔۔"

"تو کس ہے۔۔۔ وہ سینکڑوں میل دور سے جھک نہیں مار سکتا!"

"آہ سینکڑوں میل دور سے۔۔۔ اگر یہ ایک ٹچر سر زمین نہ ہوتی تو میں کہتا کہ تم لوگ گھاس لے ہو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ایکس ٹو وہیں بیٹھا رہ گیا ہے۔۔۔ تم لوگ اچھی طرح کان کھول کر لو! وہ کسی وقت بھی تم سب کو سزا نہیں دے سکتا ہے!"

توہر نے قہقہہ لگایا۔۔۔ لیکن وہ کسی صحیح انداز آدمی کا قہقہہ نہیں معلوم ہوتا تھا۔۔۔ ایکس ٹو۔۔۔ وہ یہاں آئے گا بزدل۔۔۔ ہمیں جہنم میں جھونک کر خود چین کی ہنسی بہا رہا۔ اس نے صحیح کر کہا!

"آہستہ توہر آہستہ!" عمران نے خوفزدہ آواز میں کہا "اگر اس نے تمہاری آواز سن لی تو تم مارے گے!"

لو اس مت کرو! خاور فرمایا! "ہمیں بھلانے کی کوشش نہ کرو!۔۔۔ اس سے بحث نہیں کہ یہاں موجود ہے یا نہیں! لیکن ہم تمہیں حماقتیں نہیں کرنے دیں گے!"

کہا۔ تویر اور خاور کچھ نہیں بولے۔۔۔

عمران نے تھیلے سے کلوئید ایسویا کی بوتل نکالی اور ان کے چہرے صاف کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس کے بیان کی سو فیصدی تصدیق ہو گئی۔ تویر اور خاور اپنے خشک ہونٹوں پر زبان بھر رہے تھے!

”بولو۔۔۔ اب کیا خیال ہے! تم دونوں خاموش کیوں ہو گئے!“

”کچھ نہیں!“ خاور نے لاپرواہی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ ”اب ہم مطمئن ہیں! ایکس ٹوہو سے کوئی لفظی نہیں سرزد ہونے دے گا۔۔۔“

”تو یہ کیوں!“ تویر نے پچھلی سے فہمی کے ساتھ کہا۔ ”ہماری کمانڈ ایکس ٹوہو کے ہاتھ میں ہے!“

عمران کچھ نہ بولا۔۔۔۔۔ چند لمحوں کے بعد ان لاشوں کو گھورتا رہا۔ پھر بولا۔ ”ہمیں انہیں کسی غار میں ڈال کر اس کامنہ بند کر دینا چاہیے!“

تقریباً بیس منٹ بعد وہ پھر اپنے فخریوں پر سوار ہو کر چل پڑے تھے۔ دونوں لاشیں ایک غار میں چھپا دی گئی تھیں!۔۔۔۔۔ تیسری لاش کے متعلق عمران کو یقین تھا کہ بلیک ڈیو نے اسے بھی چھپا دیا ہو گا۔ اس کے ماتحتوں میں وہ سب سے زیادہ ذہین اور زیرک آدمی تھا۔ اس نے تقرر کو اس نے اپنے ماتحتوں سے پوشیدہ رکھا تھا! لیکن یہ بھی اسی وقت عمل میں آیا تھا جب جعفری اور ناشاد کو الگ کر کے ان کی جگہ دوسروں کو دی گئی تھی!۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ قافلے سے جا ملے۔۔۔۔

۱۰

یہ اس سفر کی گیارہویں رات تھی!۔۔۔ اگر وہ راستہ نہ بدلتے تو شاید ساتویں رات ہوتی! اب وہ شکرال کی سرحد سے قریب تھے! ابھی تک انہیں کافی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ دس فخریوں اور پانچ مزدوروں کی جانیں ضائع ہو چکی تھیں!۔۔۔۔۔ اس ہستی سے چلنے کے بعد انہیں، جو راستہ اختیار کرنا پڑا تھا، شواہد گزار تھا!۔۔۔۔۔ ذرا سی بد احتیاطی زندگی کا خاتمہ کر سکتی تھی! ان راہوں پر لڑکیوں کو بھی بیدل چلنا پڑا تھا! اور ان کی حالت ابتر ہو گئی تھی!۔۔۔۔۔ البتہ جولینا فٹز وائز خود کو بہت زیادہ سنبھالے ہوئے تھی!۔۔۔۔۔

کبھی کبھی وہ ایسے تنگ و تاریک دروں سے گزرے تھے کہ دوسری پار روشنی دیکھ کر انہیں اپنے وجود پر یقین نہیں آیا تھا!۔۔۔۔۔ ہوائیں چیختی چٹکتا کرتی ہوئی تنگ درازوں میں گھبتیں اور ان پر فحیث ارواح کا گمان ہونے لگتا!۔۔۔۔۔

”اچھا خاور!۔۔۔۔۔! تمہیں اس کی موجودگی کا ثبوت مل جائے گا! ابھی اسی راہ میں تمہیں لاشیں ملیں گی اور ہم دیکھیں گے کہ وہ کون ہو سکتے ہیں!“

”یہ کار اپنا دماغ خراب نہ کرو!“ خاور تویر کی طرف دیکھ کر بولا! ”اس کے سچ کچھ زمین سے نہیں نکلتے۔۔۔۔۔ اب تو جو حماقت ہم سے سرزد ہوتی تھی وہی ہو گئی!۔۔۔۔۔“

”کیا حماقت سرزد ہوئی ہے!“ عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا!

”کبھی کہ ہم نے تمہارے احتجاج پر احتجاج نہیں کیا!“

”واقعی تم سے زبردست لفظی ہوئی مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ چلو جاؤ۔۔۔۔۔ وہیں جاؤ جہاں تمہیں ہونا چاہیے!“

خاور اور تویر اپنے فخریوں کو آگے بڑھالے گئے! کارواں چلتا رہا! آخر وہ میل چلنے کے بعد ڈینی جہر سب سے آگے تھارک گیا! اس کے ساتھ ہی پورا قافلہ ٹھہر گیا! نیچے ایک کھڈ میں وہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں، جن کی کھوپڑیوں سے خون بہہ کر فخریوں پر پھیل گیا تھا!۔۔۔۔۔

عمران پیچھے تھا ڈینی نے سفری ٹرانسمیٹر کے ذریعہ اسے لاشوں کے متعلق آگاہ کیا اور عمران بولا!

”وہیں ٹھہرے رہو۔۔۔۔۔! میں آ رہا ہوں!۔۔۔۔۔“

کچھ دور چلنے پر تویر اور خاور سے ملے۔۔۔۔۔ سمجھ رہے تھے!

”اب کیوں رک گئے!“ خاور اسے گھورتا ہوا بولا!

”تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔۔! میں یہاں ایکس ٹوہو کی موجودگی کا ثبوت دوں گا۔۔۔۔۔“

اس کے پیچھے ان دونوں نے بھی اپنے فخر بڑھائے! اور پھر وہاں پہنچے جہاں دونوں لاشیں پڑی ہوئی تھیں! عمران کھڈ میں اترتا ہوا بولا! ”آؤ۔۔۔۔۔ وہاں کیوں کھڑے ہو! وہ دونوں بھی اپنے فخریوں سے اتر گئے اور عمران نے ڈینی سے کہا! ”تم چلے رہو!۔۔۔۔۔ جہاں سے ہم اعر کے لئے مڑے تھے وہیں سے مشرق کی طرف مڑ جانا! پھر میں کوئی راہ نکال لوں گا۔۔۔۔۔“

کارواں پھر چلنے لگا!۔۔۔۔۔ خاور اور تویر بھی کھڈ میں اتر گئے! لاشیں دو کوہستانوں کی تھیں جن پر کوہستانیوں ہی کا لباس تھا اور چہرے پر گھٹی داڑھیاں تھیں! عمران ان پر بھٹ پڑا اور کچھ دیر بعد بڑ بولا! ”داڑھیاں سو فیصدی مصنوعی ہیں!“

اور پھر ان کے چہروں سے گنجان بالوں کا جنگل صاف کرنے لگا! ذرا ہی سی دیر میں ان کی اصلی شکلیں نمایاں ہو گئیں! وہ کسی سفید قام نسل سے تعلق رکھنے والے دو غیر ملکی تھے!

”اب کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ کہو تو ایسویا سے ان کے چہرے بھی صاف کر ڈالوں!“۔۔۔۔۔ عمران نے

آج بھی انہیں بڑی مشکل سے ایک ایسی سطح پہن مل سکی تھی جس پر وہ پڑناؤال سکیں! لیکن آج ان کے سروں پر چھوڑا دیوں کا سایہ نہیں تھا!... چٹان میں نیکیں گاڑنا آسان کام نہیں تھا، لہذا انہیں یہ رات آسان ہی سے نیچے بسر کرنی تھی۔

یہ چٹانیں بالکل بے آب و گیاہ تھیں! اگر ان کے ساتھ پانی کی پگھالیں نہ ہوتیں تو زخمی بہت محال ہو جاتا!... لہذا وہ پانی بہت احتیاط سے استعمال کر رہے تھے! جانوروں کے لئے البتہ دشواری آ پڑی تھی!... لیکن کسی نہ کسی طرح انہیں بھی تھوڑا بہت ملتا ہی تھا۔ قیمت تھا کہ یہ سبز سردیوں کے موسم میں شروع ہوا تھا ورنہ اس جگہ آدھے سے بھی کم آدمی نظر آتے۔

ویسے سردی سے بچنے کے لئے مزدوروں کے پاس بھی دینر کمبل تھے۔ عمران نے اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ سفر کی صعوبتوں کے علاوہ کسی کو اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے! وہ اس وقت ایک طرف کھڑا ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا، جو پہرے پر مقرر کئے گئے تھے اور فتح چتوں لڑکیوں نے اسے گھیر لیا!

”کیا مطلب ہے تمہارا“ لڑی نئے میں بھری ہوئی کہہ رہی تھی! ”تم نے ہمیں دھوکا دیا! تم نے یہ ہرگز نہیں بتایا تھا کہ سفر اتنا خطرناک ہو گا!“

”کتیو شمس نے کہا تھا!...“

”کتیو شمس کی ایسی کی تھی! وہ چنگھانے لگی!“ دعا باز ہو تم!“

”کیا فائدہ دینے سے اچھا اگر تم واپس جانا چاہو تو میں تمہیں روکوں گا نہیں! شوق سے جاؤ!...“

اس پر تینوں لڑکیوں نے اس کا دماغ چائنا شروع کر دیا اور جولیا بھی وہیں آگئی! ”تم وہاں اتنی دولت کماؤ گی!“ عمران نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن جولیا نے اسے روک دیا اور لڑکیوں کو سمجھانے لگی! بدقت تمام انہیں چپ کر کے ان کی جگہوں پر واپس بھیجا!

”میں خود ہی تمہیں گولی مار دیجیے... مگر!...“

”مجھ سے وہ کرنے لگی ہو!... کیا تم محبت... کیوں!...“ عمران چپک کر بولا!

”محبت آدمیوں سے کی جاتی ہے جانوروں سے نہیں!... مجھے سب سے محبت ہے!“ وہ قافلے والوں کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی ”جو تمہیں سے ٹھٹھال ہو رہے ہیں! جو مستقبل کے خوف سے لرز رہے ہیں! جن کے ہونٹوں پر میں نے کئی دنوں سے مسکراہٹ نہیں دیکھی!... مجھے ان سے محبت ہے!... تم سے نہیں! تم جانور ہو!“

”کیوں! میں جانور کیوں ہوں!“

”کیونکہ نہ تو تمہارے چہرے پر تمہیں کے آثار ہیں اور نہ تم اچھے بیٹھے کراہتے ہو!... میں نے تمہیں اس وقت بھی پتے دیکھا ہے، جب لوگ نامور راستوں پر گزر رہے تھے! اچھا رہے تھے! گزر رہے تھے!... میں نے تمہیں ان اوقات میں شیو کرتے دیکھا ہے، جب میرے کو اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرنا بھی گراں گذر رہا تھا! تم آدمی نہیں جانور ہو!“

”مگر تم مجھے گولی کیوں مار دیتی؟...“

”تمہیں میں گولی نہیں مار سکتی!“

”کیوں؟“

”اس کے خیال سے جس نے تمہیں آفیسری عطا کی ہے!... لیکن کیوں عطا کی ہے؟ یہ میں اس سے ضرور پوچھوں گی!“

”اسی لئے کہ میں آدمی نہیں جانور ہوں! وہ سمجھتا ہے کہ آدمیوں پر جانوروں کی حکومت ہونی چاہئے ورنہ وہ تمہیں سے ٹھٹھال ہو کر زندگی کے سفر میں آگے بڑھ ہی نہ سکیں گے!...“

”تم!... ذرا ادھر دیکھو! میری طرف!“ جولیا آہستہ سے بولی!

”میں تمہاری ہی طرف دیکھ رہا ہوں! مگر اندھیرا ہے!“

”جولیا آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھی اور اسکے شانوں پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے!...“

”ارے باپ رے!...“ عمران بوکھلا کر پیچھے ہٹا!...

”تم ایکس ٹو ہو!“... ”جولیا کی سرگوشی دور تک پھیل گئی!...“

”ارے!... الگ ہٹو!... ہشت!... ڈیڈی!... او!... می!...“ اس کے حلق سے کچھ

ان قسم کی آوازیں نکلیں جیسے کوئی خوفزدہ بچہ ڈیڈی اور می کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو!

”تم ایکس ٹو ہو!... تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا!...“

”ارے خدا کے لئے!... ہٹو!...“ عمران رو دینے والی آواز میں بولا!

یہ غل غپاڑہ دوسروں نے بھی سنا لیکن کسی نے وہاں تک آنے کی زحمت نہیں گوارا کی

کیونکہ عمران کی آواز سبھی پہچانتے تھے! ممکن ہے انہوں نے سوچا ہو کہ کوئی حماقت ہی ہو رہی ہو

اس لئے اٹھنا بیکار ہے!

”تم جھوٹے ہو، ایکس ٹو تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا!... ہاں میں تمہیں چاہتی

ہوں! تمہارے لئے میں آگ میں بھی کود سکتی ہوں!“

”فی الحال تم الگ ہٹ جاؤ!“ عمران کی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا! ”ورنہ میں اس چٹان سے نیچے

اڑ جاؤں گا!“

”تم اعتراف کر لو.... کہ تم ہی ایکس نو ہو!“ جولیا آہستہ سے بولی ”میں وعدہ کرتی ہوں کہ کسی سے نہ بتاؤں گی....“

”میں ایکس نو نہیں ہوں.... اکیا تم نے وہ دونوں لاشیں نہیں دیکھیں!“

”مجھے کب انکار ہے کہ ایکس نو ناممکنات کو ممکن بنا سکتا ہے!“

”میں ثابت کر سکتا ہوں کہ میں ایکس نو نہیں ہوں!“

”تم ہرگز ثابت نہیں کر سکتے....!“

”ارے جانے.... اگر توبہ نے ہمیں یہاں تہاؤ کیلے لیا تو دونوں کو گولی مار دے گا!“

”توبہ....“ جولیا تسخیر آمیز انداز میں فہمی ”اب اس میں عشق کرنے کی سکت نہیں رہ گئی....“ وہ کسی بیدار کتے کی طرح اونگھ رہا ہے ”مگر تم اپنی بات کرو!“

”میں اپنی باتیں تو ہر وقت کرتا رہتا ہوں! ابھی کبھی دوسروں کی بھی سن لیا کرو! آخر توبہ

میں کیا برائی ہے!“

”میں تمہاری زبان سے یہ نہیں سن سکتی!“

”چلو آؤ میرے ساتھ.... تم بہت تھک گئی ہو!“

”تو تم اعتراف نہیں کرو گے!“

”ارے میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ میں ایکس نو نہیں ہوں؟ آہا غصہ وا! ابھی تمہیں

اس سے ملانے دیتا ہوں! تم خود اس سے پوچھ لو!“

”مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کرو! تم نے وسیع حلقہ عمل والا ٹرانسمیٹر اسی لئے اپنے

پاس رکھا ہے کہ خواہ مخواہ ایکس نو کے بیانات ہم تک پہنچاتے رہو! حالانکہ وہ بیانات تمہارے

ہی ہوتے ہیں!“

”اچھی بات ہے! آؤ میرے ساتھ میں ثابت کئے دیتا ہوں!“

عمران اسے اپنے ٹھکانے پر لایا اور ٹرانسمیٹر کے ہیڈ فون کانوں سے لگا کر مانگھ جیس میں

یولا ”ہیلو.... ایکس نو پلیز....“

”ہیں سر!“ دوسری طرف سے بلیک زبرد کی آواز آئی....

”ایکس نو پلیز....“ یہ آپ کی ماتحت جولیا ناخن آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہے....

”اوہ.... اچھا جناب! آپ مطمئن رہئے! میں نے بہت مشق کی ہے۔“ دوسری طرف سے

آواز آئی!

عمران نے ہیڈ فون اتار کر جولیا کے سر پر چڑھا دیا!

”ہیلو....“ جولیا نے مردہ سی آواز میں کہا!

”ہیں جولیا! کیا بات ہے!“ دوسری طرف سے بھرائی ہوئی سی آواز آئی اور جولیا کا چہرہ

سوں ہو گیا!

”کچھ نہیں....“ جناب!....“ وہ ہلکائی....“ مم.... میں.... صرف آپ کی

خیریت معلوم کرنا چاہتی تھی۔“

”میں بخیریت ہوں جولیا.... اور کچھ....!“

”نہیں جناب....“ جولیا نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ہیڈ فون اتار کر عمران کے سامنے

لے دیا اور کچھ کہے سے بغیر اٹھ گئی!

11

کچھ رات گئے بیسویں کے چاند نے افق سے سر اٹھا اور دور تک بکھری ہوئی چٹانیں روشنی

کی لہائی چلی گئیں!

عمران ابھی جاگ رہا تھا! حالانکہ اگر دوسرے سونے والے ذبح بھی کر دیے جاتے تو ان کی

انہیں نہ کھتیں! وہ کچھ اسی طرح جھکے ہوئے تھے.... البتہ وہ لوگ بڑی ہوشیاری سے اپنے

مخس انجام دے رہے تھے۔ جنہیں پہرہ داری سوچی گئی تھی! یہ ڈینی کے ساتھی تھے! انہیں

روٹ ہی سے ڈینی نے یہ کام سپرد کیا تھا! آدھے لوگ جاگتے تھے اور آدھے سوتے تھے اسی

رات ان کی راتیں بسر ہوتی آئی تھیں!.... اور عمران اس وقت تک جاگتا تھا جب تک کہ نیند

اسے بے بس نہیں کر دیتی تھی!.... وہ اس وقت بھی چٹان کے سرے پر کھڑا مغربی افق میں

لوہا رہا تھا۔ کبھی کبھی سناٹے میں فخریوں کی ”فر فر ہٹ“ ٹکونیٹ اور پہلے ہی کا سا سکوت طاری ہو

جاتا! کچھ سونے والوں کی کراہیں بھی سنائی دیتیں، جو کروت بدلنے وقت بے اختیاری میں نکل

جاتی تھیں!

دفعتاً اس نے کسی لڑکی کے رونے کی آواز سنی اور اس طرف جھپٹا۔ جہاں چاروں لڑکیاں سو

تی تھیں! راستے ہی میں اس نے آواز پہچان لی! وہ جولیا! فٹرواڑی ہو سکتی تھی!....

پہلے وہ تیز آواز سے روٹی تھی مگر اب صرف سسکیاں باقی رہ گئی تھیں! وہ پہریدار بھی وہاں

نہ تھے۔ عمران نے ایک کے ہاتھ سے مشعل لے کر لڑکیوں پر روشنی ڈالی۔ وہ بے خبر سو

تی تھیں اور جولیا بھی شاید خواب ہی میں روٹی تھی اور اب بھی سسکیاں لے رہی تھی! مگر اس

کا کہیں بند تھیں۔ دفعتاً سسکیوں ہی کے دوران میں اس کے ہونٹ اس طرح ہلے جیسے کچھ

کہہ رہی ہوں۔ عمران نے صاف سنا اس نے یہی کہا تھا "تم جھوٹے ہو... تم جھوٹے ہو... دل نہ توڑو..."

اور پھر اس نے ایک کمرہ کے ساتھ کڑوٹ بدلی!... وہ اب بھی سو رہی تھی! عمران ٹھٹھی سانس لے کر سر ہلاتا ہوا وہاں سے ہٹ آیا!... ڈیڑھ بجی جاگ رہا تھا۔ واپس میں اس سے ملاقات ہو گئی!

"کیا بات تھی ماسٹر... عمران!" اس نے پوچھا

"کچھ نہیں ڈیڑھ ایک لڑکی سوتے سوتے رو پڑی تھی!"

"مجھے بہت افسوس ہوتا ہے انہیں دیکھ کر! بچاریاں بہت خوفزدہ ہیں..."

عمران کچھ دیر تک خاموش رہا پھر بولا "ڈیڑھ...! جوان ہو کر یہ لڑکیاں پاگل کیوں ہو جاتی ہیں!"

"میں نہیں سمجھا ماسٹر!"

"مطلب یہ کہ... کیا یہ ضروری ہے کہ انہیں کسی نہ کسی سے عشق ہو جائے۔"

"اوہ... ہاں ماسٹر! مگر یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی! آپ دوسری قسم کے آدمی ہیں۔"

"میں ہر قسم کا آدمی ہوں ڈیڑھ! مگر یہ پاگل پن آج تک میری سمجھ میں نہیں آ سکا! غیر چھوڑو! کئی شائد ہم شکرال کی حد میں داخل ہو جائیں!... لہذا میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ کم از کم میرے ساتھی میک آپ میں ہوں!"

"آپ بہت احتیاط رہتے رہے ہیں! ماسٹر عمران!"

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے!"

"کیا ہم لوگوں کے لئے بھی یہ ضروری نہیں ہے۔"

"نہیں... تم لوگ اپنی اسلی شکلوں میں رہو گے!"

"بعض اوقات ماسٹر عمران کی منطقی میری سمجھ میں نہیں آتی!"

"یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے ذہن پر زور دینا پڑے! تم اس کی فکر نہ کرو! پہلے ہم مر جائیں گے پھر تمہارے آدمیوں پر آج آئے گی! تم عمران کو بہت دنوں سے جانتے ہو! کیوں ڈیڑھ!"

"موت اور زندگی کی تو بات ہی نہ کیجئے! مجھے یا میرے آدمیوں کو اس کی قطعی فکر نہیں ہے! آپ بھی مجھے بہت دنوں سے جانتے ہیں، ماسٹر عمران!"

"اور اسی لئے میں نے تمہیں اس سفر کے لئے منتخب کیا تھا!"

دوسری صبح سب سے پہلے عمران نے اپنے ساتھیوں کے چلنے تبدیل کئے اور انہیں گھوڑوں جیسا لباس پہنایا اور خود بھی ویسی ہی وضع اختیار کی اور یہ کارواں پھر چل پڑا۔ عمران بار بار نقشہ دیکھتا تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ پہلے بھی کبھی سنگلاخ راستوں پر چل چکا ہو۔ اب اس کے ساتھیوں کا یہ حال تھا کہ وہ اس کے کسی معاملے میں دخل دینے کی ہمت نہیں کرتے تھے۔

اکثر تو یہ خاور سے کہتا! "یہ وہ عمران تو نہیں معلوم ہوتا جس کے ساتھ ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا!"

خاور کی پیشانی پر سلون میں ابھر آئیں لیکن وہ خاموش ہی رہا! ٹھٹھٹ چوہاں پہلے بھی عمران سے الجھنے کی کوشش نہیں کیا کرتا تھا! وہ گئے تین دن آوی وہ اسی رات سے عمران کے قاتل ہوئے جب اس نے ایک اچھا خاصا جال بچھا کر ان غیر ملکی ایجنٹوں کے گرد کا خاتمہ کیا تھا!

ان میں صرف ایک جو لیا ہی ایسی تھی جو آج بھی عمران سے بات بات پر الجھی پڑ رہی تھی! اس نے پہلے تو میک آپ کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا مگر جب عمران نے انکس ٹوکا حوالہ دیا تو اس کی آنکھوں میں ایک بار بے اعتباری کی جھلکیاں نظر آئیں لیکن اس نے بے چارہ و چراغ قبول کر لیا۔

قافلے والوں کے قدم اب اس طرح اٹھ رہے تھے جیسے وہ جی بج موت کے منہ میں جا رہے ہوں! ان کے چہرے سٹے ہوئے تھے۔ اور آنکھوں میں مروٹی تھی! عمران نے ان کی حالت دیکھی اور سوچنے لگا کہ یہ تو ٹھیک نہیں ہے! اس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے ہاتھ پیر ہی جواب دے جائیں!... اس نے ڈیڑھ سے اس سلسلے میں مشورہ کیا۔

"آپ کم از کم میرے آدمیوں کی طرف سے تو مطمئن ہی رہیں!... ڈیڑھ بھرائی ہوئی آواز میں بولا! "ان میں سے کوئی بھی نا تجربہ کار نہیں ہے۔ یہ سب پختہ جنگ عظیم کے مصائب جھیلے ہوئے ہیں!... چونکہ یہ اپنی آنکھوں سے بہت بڑے بڑے معرکے دیکھ چکے ہیں اس لئے ان کا عقیدہ ہو جانا لازمی ہے! اسے آپ خوف پر محمول نہ کیجئے!"

عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! "میرے ساتھی بھی ٹانف تو نہیں معلوم ہوتے مگر ان کی بیزاری بڑھ گئی ہے!"

"پر دامت کیجئے... جب آدمی کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب موت زیادہ دور نہیں تو اس کے بدلہ وہ بھی بڑھتی ہے اور جدوجہد کی قوت بھی بیدار ہو جاتی ہے۔ مگر ماسٹر عمران... آپ

مظلوم ہوتی تھیں، جو ان کے جسموں پر ظاہر تھا وہ آدھی کھلی آنکھیں مہری اداسی میں اداسی ہوئی تھیں۔

ان میں سے ایک سوار نیچے اتر آیا اور خاموشی سے ایک ایک کے چہرے کو گھورتا ہوا ان کے گرد چلنے لگا۔۔۔ جس کے قریب سے وہ گذرتا اس کی روح فنا ہو جاتی۔۔۔ لڑکیوں کی طرف اس نے رخ بھی نہیں کیا تھا! ان سب کا جائزہ لینے کے بعد وہ ایک چٹان پر چڑھ گیا! اس کے ہاتھ میں شائے سے راکھ لٹکی ہوئی تھی اور وہ اپنے ہاتھ میں ربوہ اور تھلہ

”تم کون ہو!... اور کہاں جا رہے ہو!“ اس نے ایک بار پھر قافلے پر اپنی ہنسی سے نظر ڈال کر کہا!

عمران اور صفور کے علاوہ اور کوئی بھی نہ سمجھ سکا یہ سوال شکرانی ہی زبان میں کیا گیا تھا۔
عمران آگے بڑھا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے بولا: "ہم شاعر راہ جنگ گئے ہیں! ہمیں
سرخشان جانا ہے!"

”کیا تم سرخسانی ہو.....؟“
 ”نہیں..... مقتداؑ!“ عمران نے جواب دیا! ہم سرخس والے ہیں اور ہمیں سرخسان میں
 طلب کیا گیا ہے!“

”سر کس!“ وہ نہ جانے کیوں جس چڑا اور اس کی اداس آنکھوں میں چمک سی لہرائے لگی اور نیکی ہی جیسی اکثر کھیل تماشوں کے شائق بچوں کی آنکھوں میں اس وقت نظر آتی ہے، جب غیر متوقع طور پر ان کے سامنے ان کی کوئی پسندیدہ تفریحی چیز آجائے!

”میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تم سرکس والے ہو“ اس نے کہا ”تمہارے ساتھ چاہو ہیں!“ اس نے رنجشوں اور بڑے ہالوں والے کتوں کی طرف اشارہ کیا!....

”بڑی مہربانی ہوگی اگر تم ہمیں سرخسان کا راستہ بتاؤ!.....“ عمران نے لجاجت سے کہا!
 ”وہ کچھ دیر سوچنا رہا پھر بولا! ”نہیں!..... میں ابھی جواب دیتا ہوں!“ پھر وہ چہان سے اتر کر اپنے ساتھیوں کی طرف چلا گیا!

”کیا کر رہے ہو تم....!“ جولیا عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولی
 ”بلواس مت کرو! خاموش رہو!“ عمران غریبا! جولیا سہم گئی! عمران نے آج تک ایسے لگے
 میں اس سے گفتگو نہیں کی تھی! وہ چپ چاپ پیچھے ہٹ گئی وہ سر کی طرف وہ آدمی اپنے
 ساتھیوں سے کچھ کہہ رہا تھا! اور ان میں سے کچھ بڑے پرجوش انداز میں سر جلا رہے تھے! کچھ دیر
 بعد وہ پھر اس چٹان کی طرف واپس آ گیا!

”تم لوگ بغیر اجازت شکرال کی عہدو میں داخل ہوئے ہو.....“ اس نے ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے کہا ”اس لئے تمہیں اس کی سزا جھٹکتی پڑے گی!“

”مگر ہم بے قصور ہیں سردار“ عمران نے روئی صورت بنا کر کہا!
 ”اگر ہم شکر ال کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں تو یقین کیجئے کہ ہم رادھ بھگتے ہیں!... ویسے آپ مالک ہیں! جو سزا چاہیں دیں!“
 وہ ہنسنے لگا۔ اور بولا! ”ذرا تمہیں! یہ سزا ایسی نہیں ہوگی جس کیلئے تمہیں رونا اور گڑگڑانا پڑے!“

”آپ مالک ہیں؟“ عمران نے بے بسی سے کہا۔
 ”ہم تمہیں.... اپنی بہتی میں لے جائیں گے۔۔۔ اور تمہیں وہاں ہمارا دل بہانا پڑے گا۔“
 عمران نے بڑے مغموم انداز میں سر جلا کر کہا۔ ”مگر ہم صرف چیت کے لئے اپنی زندگیوں کو
 خطرے میں ڈالتے ہیں سر دار؟“

”اوہ۔۔۔ تمہیں بہت کچھ ملے گا وہ بھکے سر خسانی تمہیں کیا دیں گے؟“
 ”جب پھر ہم سر کے بل چلیں گے سردار۔۔۔ میں نے شکر ال کے سرداروں کی فیا سیوں
 کے تذکرے بہت سنے ہیں!۔۔۔“

”اچھا تو..... بڑھا..... اپنے آدمیوں کو.....“ وہ دونوں ہاتھ ہلاتا ہوا چٹان سے نیچے اتر آیا اور سواروں نے اپنی رائفلیں جھکا دیں!... عمران نے اپنے ساتھیوں سے ہاتھ نیچے گرانے کو کہا! حضور انہیں گفتگو کا حاصل بننا رہا تھا اور ان کے چہرے کھلے جا رہے تھے۔ اب جو قافلہ چلا تو ان کے قدم مست نہیں تھے!

سواروں کا سردار عمران سے گفتگو کرتا ہوا چل رہا تھا۔
 ”کیا سب ملوث تھے؟“ اس نے پوچھا۔

”نہیں! صرف میں مطلقاً ہوں! اور یہ لوگ مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھتے ہیں! میں نے بڑی محنت سے یہ سرکس ترتیب دیا ہے!.... بڑی محنت سے سردار.... اپنی ساری زندگی اس پتھر میں برپا کر دی!.... بس شوق ہی تو ہے!“

"تم بالک ہو سر کسی کے!..."
 "ہاں سر دار!..."

”تم شکرا کی بہت اچھی طرح بول سکتے ہو“

”ہاں سردار!... میں کئی زبانیں بہت اچھی طرح بول سکتا ہوں!“ اگر نہ بولی سکوں تو میں

ایہ پیش ایک دن بھی نہیں جاری رکھ سکتا!"

"ٹھیک ہے....! آج کل مطلق کا کیا حال ہے! تمہارا خان تو بہت بوڑھا ہو گیا ہوگا!"

"مگر بہت جوانوں کی سی رکھتا ہے.... سردار!"

"ہاں.... آں.... میں نے بچپن میں اسے دیکھا تھا!"

"اس وقت تو وہ شیر بہر معلوم ہو تا رہا ہوگا!"

"اس میں شک نہیں ہے!"

"کیا میں سردار کا نام پوچھ سکتا ہوں!"

"شہباز کو ہی! اور تمہارا...."

"میرے والدین نے میرا نام صنف فتن رکھا تھا! مگر میں بہت ڈر پوک ہوں کبھی بھی نہیں سکتا!"

شہباز ہنسنے لگا! عمران سر ہلا کر بولا!—! میں جھوٹ نہیں کہتا سردار یہ حقیقت ہے!"

قافلہ چل رہا!—! ایک بار شہباز کا گھوڑا آگے بڑھ گیا! اور عمران نے اپنے فخر پر لچکیاں برساتی روخ کر دیں، لیکن اس کی رفتار میں کوئی فرق نہ آیا! اس طرح ڈیڑی کی وہ آرزو پوری ہو گئی، جو بہت دیر سے اسے بے چین کئے ہوتے تھے!....

"مانتا ہوں ماسٹر!" وہ بے ہوئے جوش کے ساتھ بولا! "تجارت استاد ہو! جو کچھ کہا کرو دکھایا!"

م ایک فخر بھی ضائع کئے بغیر شکر ال جا رہے ہیں!"

"جہاں حکم عملی سے کام لیتا ہو! وہاں طاقت نہ صرف کرنی چاہئے! بلکہ اسے کسی دوسرے موقع کے لئے احتیاط سے رکھنا چاہئے! کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"نہیں ماسٹر تم بعض اوقات مجھے جیسے پرانے حکمرانی کو بھی متحیر کر دیتے ہو!"

"اب بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے ڈیڑی! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ تم لوگ شکر ال میں بول سکتے!"

"یقیناً....! اچھی بات ہے ماسٹر! یہ نہیں کب زبان سے کیا نکل جائے!"

"اپنے آدمیوں سے کہہ دینا شکر ال عورتوں کے چکر میں نہ پڑیں گے۔ وہ بہت شوخ اور سوز ہوتی ہیں! ہو سکتا ہے ہمارے آدمی کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں! وہ زندہ دل ضرور ہوتی ہیں مگر آوارہ نہیں۔"

میں انہیں تاکید کر دوں گا.... لیکن آپ کے آدمی بہت خود سر معلوم ہوتے ہیں!"

"خیر انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ غلط افواہ قدم شکر ال میں قبر ہی کی طرف لے جاتا

ہے!"

بچھلے دنوں کے دشوار گزار اور تنگ دروں میں ڈولیاں بیکار ہو گئی تھیں! اور انہیں وہیں غاروں میں احتیاط سے چھپا دیا گیا تاکہ واپسی کے سفر میں بشرط حیات کام آسکیں!

"واقعی تم نے کمال کر دیا!" جو لیا کہہ رہی تھی!

"تو پھر اب میں امید رکھوں۔"

"کیسی امید!"

"کہیں نہ کہیں میری شادی ضرور کرادو گی....!"

"عمران میں کچھلی رات ہوش میں نہیں تھی! مجھے بڑی شرمندگی ہے!"

"یہ کچھلی رات کب ہوئی تھی! مجھے تو یاد نہیں ہے!"

پھر جو لیا نے وہ بات ہی ازادی اور آئندہ کی آئندہ کی متعلق گفتگو کرنے لگی!

۱۲

یہ بستی کج عجیب تھی!.... ہر لحاظ سے انہیں عجیب یوں لگی کہ انہوں نے اب تک اس کے متعلق جو کچھ بھی سنا تھا وہ اس کے برعکس تھی!.... یہاں چاروں طرف چھوٹے چھوٹے مکانات کے سلسلے بکھرے ہوئے تھے.... اور شاید ہی کوئی ایسا مکان رہا ہو جس کے سامنے ایک چھوٹا سا باغچہ نہ ہو! وہاں کے باشندے بھی بڑے صاف ستھرے تھے! آہستہ آہستہ چلنے والے حلیم لوگ! بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بستی کے سارے مردوں نے ایفون کی چمکیاں لگا رکھی ہوں!

ان کے انداز سے ایسا لگتا تھا جیسے کسی جگہ بیٹھے بیٹھے انھنے کے ارادے میں بھی دس چہرہ منٹ صرف کر دیتے ہوں!.... معمولی حالات میں انتہائی کامل اور ست معلوم ہوتے!....

لیکن ان کی عورتیں ان کی حد تھیں!.... بڑی تیز و طرار.... جسموں کا ریڈ ریڈ تھر کا معلوم ہوتا! البتہ ان کا انداز شوخ بچیوں کا سا تھا!.... ابھی تک عمران کی نظروں سے ایک بھی ایسی عورت نہیں گزری تھی جس کی آنکھوں میں اسے جہنی کھٹکی کی جھلکیاں ملتیں!.... وہ کھیل تماشوں اور راگ رنگ کی شائق ضرور تھیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ فرمانبردار بیٹیاں اور اطاعت شعار بیویاں بھی تھیں!....

ان کے لئے یہ خبر بڑی فرحت انگیز تھی کہ ان کے مرد کہیں سے سرکس والوں کو پکڑ لائے ہیں!.... عمران خصوصیت سے شہباز ہی کا مہمان تھا!.... اس نے اسے ان چھوٹا درویشوں میں

نہیں رہے دیہ۔ جو قافلہ والے اپنے ساتھ لائے تھے ایک مسطح میدان میں پھولداریاں نصب کر دی گئی تھیں اور قافلہ وہیں اتر پڑا تھا۔

شہباز راستے ہی میں عمران سے بے تکلف ہو گیا تھا یا پھر یہ کہا جاسکتا ہے کہ عمران ہی اس سے بے تکلف ہو گیا تھا! ظاہر ہے اگر عمران اس کے مواقع نہ پیدا کرتا تو شہباز کی بے تکلفی کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا تھا! قافلے والوں کا انتظام ہو جانے کے بعد وہ اسے اپنے گھر لیتا چلا گیا تھا..... یہاں تین چھوٹے کمرے تھے جن کی دیواریں پتھروں کی تھیں اور چھتیں پھوس کی جن کی اوپری سطح پر شہباز کے بیان کے مطابق کھالیں منڈھی ہوئی تھیں۔

”کھالیں ہی ہماری دولت ہیں!“ اس نے کہا ”ہم اندر کے عیوض تمہیں کھالیں دے سکتے ہیں، جو اہرات کے عیوض نہیں!“

”آپ یہاں تمہارے ہیں!...“ عمران نے پوچھا۔

”میں اس کا حامی ہوں۔“ ہر آدمی کو ہونا چاہیے اگر گھر میں کوئی عورت موجود ہو تو ہر اعتبار سے آدمی کے جسم میں گھن لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس گھر میں کبھی کوئی عورت نہیں آئے گی!“

”تم سچ بچ کہہ رہے ہو! یا پونہمی.....! دوسرے لوگ تو میرے اس خیال کی تائید نہیں کرتے!“

”وہ غلطی پر ہیں! عمران سر ہلا کر یوں کہتا ہے:

”اچھا تم بھوکے ہو مگر اور ہاں اس کمرے میں چوہا ہے۔۔۔ ایسا حق ہے سرخ زبے میں اٹھے ہوں گے!۔۔۔ اور لکڑی کے صندوق میں آٹا!۔۔۔ لیکن تم چائے کو ہاتھ نہ لگاؤ گے کیوں کہ اس کے لئے ہمیں زرد رگیستان کا کچھ حصہ پار کرنا پڑتا ہے۔۔۔ زرد رگیستان۔۔۔ جہاں موت گبولوں کی شکل میں چکراتی اور چٹھہ ڈالتی پھرتی ہے!“

”چائے پینے سے مجھے زکام ہو جاتا ہے! اس لئے میں کبھی نہیں چتا۔“

”جب تم ایک بہت اچھے مہمان ہو! ہمیشہ یہاں رہو!“ شہباز چپے لگا! مفید دانستوں کی قطار سے درندگی جھٹک رہی تھی!

وہ ایک دن کی تو حتمی تھی نہیں کہ دو چار گھنٹوں میں دور ہو جاتی! قافلے والے جو چین سے لیٹے ہیں تو انہوں نے دوسرے ہی دن کی خبر لی!... نہ کھانے کا ہوش نہ چینے کی سہ!... پھر اگر ان کے ساتھ صفر نہ ہوتا تو شاید وہ پاگل ہی ہو جاتے!... کیونکہ لوگ جوق در جوق آکر ان سے سرکس کے حلق پوچھتے اور کچھ اس انداز میں پوچھتے کہ ان کی رو میں کیا ہو جاتا تھا!

علیوم و سبھ سمجھ نہیں پاتے تھے!....

لیجے سے انہیں ایسا معلوم ہوتا جیسے مار ڈالنے کی دھمکیاں دے رہے ہوں۔۔۔ اچب دستور
میں جتنا کہ وہ تو بڑے پیار سے تمہاری خیریت پوچھ رہے ہیں تب ان کے حواس ٹھکانے
ہوتے۔۔۔ تین دن تک وہ آرام کرتے رہے!۔۔۔ اور پھر ایک شام ان لوگوں نے اپنے کمرے
کھائے جو خاص طور سے سرکس ہی کے لئے ساتھ لائے گئے تھے!۔۔۔ اور انہوں نے ایک ہی
غرمی میں کافی دولت کمائی!۔۔۔ یہ تقریباً بیڑہ پونڈ چائے تھی!۔۔۔ اور اسے بھی شہباز بیڑی حریص
بازوؤں سے دیکھ رہا تھا!۔۔۔ عمران جب اسے سمیٹ کر ایک طرف رکھ چکا تو اس نے ایک
خطی سائنس لے کر کہا! ”اگر تم ایک ہفتہ بھی یہاں ٹھہرے تو کافی دولت مند ہو کر واپس جاؤ
گے۔۔۔!“

دو دونوں ایک چھو لدا ری میں تھا تھا! عمران نے چائے کے دو جھسے کئے اور ایک حصہ اس کی طرف بڑھا دیا!

”کیا؟“ شہباز نے حیرت سے کہا! پھر غصے کر بولا! ”تم مذاق کر رہے ہو!“

”خیر دوست!“ عمران نے سنجیدگی سے کہا، ”میں دوسروں کے لئے جان بھی دے سکتا ہوں یہ تو صرف چائے ہے اور نیاوی دولت جو معدے میں پیچنے کے بعد ہضم ہو جاتی ہے....“

”تم سنجیدگی سے کہہ کہے ہو!“ شہباز کی حیرت اب بھی برقرار تھی!

”ہاں دوست!.... ہا اکل شجید گی سے!“

”پھر سوچ لو! اتنی چائے کے عوض تمہیں میں کھالیں مل سکتی ہیں!“

”میں ہزار کھالیں تم پر ٹھار کر سکتا ہوں! آج کل تم جیسے دوست کہاں ملتے ہیں!“

”تم مجھے شرمندہ کر رہے ہو!“ شہیازہ ایک ایک بکڑ گیا۔۔۔ ”میں پھر امداد کر تمہاری آتشیں
پہ نکال لوں گا۔“

عمران اپنا پیٹ کھول کر کھڑا ہو گیا اور مسکرا کر بولا "پیارے مردار شہید کے ہاتھوں مرنا

بیٹ کھولنے پر وہ غصے ہی کی حالت میں ہنس پڑا.... پھر کچھ دیر تک خاموشی سے عمران کو دھرتے رہنے کے بعد بولا "کیا تم اپنے سر کس میں مٹھنے کی حیثیت سے کام کرتے ہو۔"

”ہاں کبھی کبھی.....“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا!

شہباز نے آدمی چائے سمیٹ کر اپنے قبضے میں کی اور پھر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ایک آدمی

سے لوہے کا ایک چھوٹا سا حلقہ نکال کر اسے دکھاتا ہوا بولا! اس کے نام پر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم ان لوگوں کو یہاں کس کی اجازت سے آئے ہو....؟

"کیا اس خطے میں کوئی مجھ سے بھی زیادہ طاقت ور ہے؟" شہباز زمین پر ہنر خیز رخ کر دکھا! "ہاں یقیناً.... وہ جو عماروں میں رہتا ہے۔ جو مویشی نہیں پالنا پھر بھی اس کے سامنے کھانوں کے انبار لگے رہتے ہیں اور جس پر زرد ریگستان کی ریت کا ایک ذرہ بھی آج تک نہیں پڑا۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ چائے پی سکتا ہے۔ وہ جس کے ایک اشارے پر تم سب موت کے گھاٹ اتارے جاسکتے ہو!"

"جاؤ...." شہباز دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا "اسے علم ہے کہ مجھے اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں اس سے کہہ دینا کہ اگر اس نے اس آبادی کی طرف نظر بھی اٹھائی تو پورے شکرال میں خون کی ندیاں بہیں گی...."

"تم غلط فہمی میں مبتلا ہو شہباز! وہ آدمی طریقہ انداز میں مسکرا کر بولا! اس بستی کا ایک کتا بھی تمہارا ساتھ نہیں دے گا غار والے کا نام سننے ہی ان کے اجداد اپنی قبروں میں کروٹیں بدلنے لگیں گے!"

"میں اکیلا ساری بستی کو لٹا کر سکتا ہوں! تم دفع ہو جاؤ!"

"آجھی بات ہے!" وہ اسے کینہ توڑ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا!

"آدمی چائے آپ لے لیجئے!" آخر اس میں خفا ہونے کی کیا بات ہے! عمران جلدی سے بول پڑا اور شہباز اسے اس طرح گھورنے لگا جیسے کیا ہی چبا جائے گا۔

"وہ اپنی خوشی سے دے رہا ہے.... تم و غل انداز نہیں ہو سکتے! وہ آدمی چائے کی پوٹلی پر ہاتھ رکھتا ہوا شہباز سے بولا! اور عمران نے پھر جلدی سے کہا "جی ہاں.... جی ہاں.... شوق سے.... آپ ہی کی ہے....!"

وہ آدمی پوٹلی کو اٹھا کر چھو لہاری سے باہر نکل گیا!

"تم بالکل گدھے ہو.... بالکل اسحق!...." شہباز دانت نہیں کر بولا۔

"کیوں سردار....! نہیں میں نے اچھا کیا! اخو! اخو! آپ دونوں میں لڑائی ہو جاتی!" "ارے.... وہ!.... گیدڑ.... مکار.... اس کی مجال تھی۔ اس کا غار والے سے کوئی تعلق نہیں۔ اسے کہیں سے ایک کٹائی مل گئی ہے اور وہ اسی طرح لوگوں کو دھمکیاں دے کر اپنا بیٹ پالتا ہے!"

"اب میں کیا جانوں.... میں سمجھا تھا شاید وہ بھی کوئی سردار ہے!"

"چپ رہو!.... شہباز اسے مکا دکھا کر بولا! "چلو اب مجھے ایند آ رہی ہے!"

وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں عمران نے پوچھا! "غار والا کون ہے!"

"ایک ضعیف جس کے جسم میں سود کی روح موجود ہے!"

"برا آدمی ہے....؟" عمران نے پوچھا!

"بہت برا.... اسے کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا پھر بھی اس کے سامنے دولت کے انبار لگے رہتے ہیں! وہ وہ مویشی پالتا ہے اور نہ کبھی گھوڑے پر بیٹھتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کے سامنے کھانوں کے ذخیرہ نظر آتے ہیں۔"

"جادوگر ہے....!"

"جادوگر ہی سمجھ لو!.... میں تمہیں بتاؤں.... اس نے ہمیشہ مفت کے کھانے توڑے ہیں! آج سے پانچ سال پہلے ہم اس پر ترس کھا کر اس کا پیٹ بھر دیا کرتے تھے اور وہ ہمیں ترقی و خوشحالی کی دعاؤں دیتا کرتا تھا.... پھر اچانک وہ ہم سب سے زبردستی اپنا حق وصول کرنے لگا.... نہ جانے کیسے اس نے شکرال کے چھتے ہوئے بد معاشرلوں سے ساز باز کر لی.... وہ اس کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ شکرال کے سارے علاقوں سے خراج وصول کرتا ہے اس کے آدمی کہتے پھرتے ہیں کہ اس کی سٹھی میں موت و حیات ہے!.... اس کی برکت سے شکرال میں مائیں زچیں کو جنم دیتی ہیں!.... اور اس کا قصہ موت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے!.... اس کے قبضے میں آسمان پر چمکنے والی بجلی ہے!.... وہ جب چاہے جس وقت چاہے پوری پوری بستیوں کو تباہ کر سکتا ہے!"

"واہ بھئی!.... خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا ہے!" عمران بڑبڑایا!

"نہیں وہ کہتا ہے کہ خدا نے اسے برائیاں دور کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے!...."

"آہا تو پیغمبر ہے....!"

"کوئی بھی ہو! لوگ اس سے خوف کھانے لگے ہیں! اس سے نہیں! بلکہ ان پر اسرار قوتوں سے جو اس کے قبضے میں ہیں! ہم شکرال صرف گھوڑے کی پشت ہی پر مڑنا پسند کرتے ہیں! اخو! ہمارے ہاتھ میں بندوق ہو خواہ تموار۔ ہم ہر وقت موت کے استقبال کے لئے تیار رہتے ہیں! مگر وہ موت ہمیں پسند نہیں ہے جو غار والے کی طرف سے ہم پر نازل ہوتی ہے!"

"وہ موت کیسی ہوتی ہے دوست!" عمران نے آہستہ سے پوچھا!

"یہی کہ آدمی رات کو سوئے اور اسی بستر سے اس کی لاش اٹھائی پڑے!"

"کیا یہ اکثر ہوتا ہے...."

"ہاں!.... جس پر بھی غار والے کا عذاب نازل ہوتا ہے اس کا بھی مشر ہوتا ہے!"
 "یعنی وہ اسے پہلے ہی سے اس کی موت کی اطلاع دے دیتا ہے!" عمران نے پوچھا!
 "ہاں وہ کہتا ہے کہ تم فلاں دن کا سورج نہ دیکھ سکو گے۔ اور پھر تم جج جج اس صبح کا سورج
 نہیں دیکھ سکو گے!.... دوسرے کو تمہیں تمہارے بستر سے اٹھانا پڑے گا!"
 "کیا آج تک کوئی بھی نہیں جج سکا! میرا مطلب ہے ایسا آدمی جس کے متعلق اس نے
 پیشین گوئی کی ہو!"
 "دوسروں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا لیکن ایک بار میں ہی جج چکا ہوں!"
 "وہ کیسے!"
 "میرے تم تو دماغ چاٹنے لگے!" شہباز جھنجھلا گیا! "بس اب خاموش رہو! گھر پہنچ کر بتاؤں
 گا!"

عمران خاموش ہو گیا! وہ دونوں گھر پہنچے کھانا کھلایا اور شہباز چائے کے لئے پانی رکھ کر مسکراتا
 ہوا عمران کی طرح مزلا! "یار صف! تم مجھے اکثر یاد آیا کرو گے! اپنا نہیں کیوں میں تم سے
 بہت مانوس ہو گیا ہوں!....!"
 "نہی جاں میرا بھی ہے سردار شہباز!" عمران نے سر ہلا کر کہا! "مگر تم ایک بار غار والے کی
 بددعا سے کیسے بچے تھے۔"

"میں نے وہ رات بستر کے بجائے گھوڑے کی پیٹھ پر گزاری تھی!"
 "پھر.... اس کے بعد کیا ہوا!...."

"کچھ بھی نہیں.... پھر وہ شاید اس کے متعلق بھول ہی گیا تھا!"
 "لیکن اس نے تمہیں بددعا کیوں دی تھی!"

"میں نے ایک کٹالی والے کو مار ڈالا تھا!"
 "کٹالی والا.... میں نہیں سمجھا...."

"ابھی جو تم سے چائے پیٹھ لے گیا کٹالی والا ہی بن کر آیا تھا! ہر بستی میں دو چار کٹالی والے
 رہتے ہیں! یہ دراصل اسی غار والے کے آدمی ہیں! تم نے دیکھا تھا کہ نہیں! اس نے لوہے کا ایک
 چھلا نکال کر مجھے دکھایا تھا وہی کٹالی ہے۔ غار والے کا نشان! لوگ کٹالی والوں سے ڈرتے ہیں! اگر
 دو آدمی کٹس لڑ رہے ہوں اور کوئی کٹالی والا پہنچ جائے تو وہ اس طرح ایک دوسرے سے الگ
 ہٹ جائیں گے جیسے کسی غیبی طاقت نے انہیں الگ کر دیا ہو! ہاں تو ایک بار میں بھی ایک آدمی
 سے الجھ پڑا تھا!.... ایک کٹالی والا ہماری طرف بڑھا پہلے میں نے اسی کو ختم کر دیا پھر اس

دوسرے آدمی کی ہاتھیں چیر ڈالیں!.... تم شراب نہیں پیئے کیا!"

"نہیں!" عمران بولا! "کیا شراب تمہیں آسانی سے مل جاتی ہے!"

"شراب تو شکرال ہی میں بنتی ہے! وہ ہمیں باہر سے نہیں منگوانی پڑتی!.... بلکہ ہم خود باہر
 والوں کو شراب دیتے ہیں اور اس کے عوض ان سے بندہ قیں، کار توں اور ربوہ اور لاتے ہیں!
 شکرال کی ہی شراب تمہیں ساری دنیا میں نہیں ملے گی!.... وہ پیٹے ہوئے دودھ کے پانی اور
 انجور کے لہسن سے تیار کی جاتی ہے!"

"مجھے اس غار والے کے متعلق بتاتے ہو شہباز!...."

"کیا اس کا تذکرہ تمہیں اچھا لگتا ہے!" شہباز نے طعینے لہجے میں پوچھا!

"نہیں اس سے نفرت معلوم ہوتی ہے! اگر وہ مجھے عجیب لگتا ہے! کیا تم عجیب قسم کی باتیں
 سننا پسند نہیں کرو گے!"

"اگر وہ نفرت انگیز ہوں تو میں انہیں سننا پسند نہیں کروں گا!"

عمران خاموش ہو گیا! پھر کچھ دیر بعد شہباز چائے لایا! عمران سوچ رہا تھا کہ مطلب کی گفتگو
 پھیلے یا نہ پھیلے.... ہو سکتا ہے شہباز ہی اس سازش کا سرغنہ ہو جس کی کڑیاں اسے اپنے
 ملک میں ملی تھیں! اور جن کی بناء پر اسے شکرال کا ستر کرنا پڑا تھا!

آخر شہباز خود ہی بولا! "میں اس کا نفرت انگیز تذکرہ ضرور کروں گا! تاکہ اس وقت تک
 میرے سینے میں اس کے خلاف آگ بھڑکتی رہے جب تک کہ میں اسے مار نہ ڈالوں! وہ فرنگیوں
 کا دوست ہے صف! حسن! اور ہم نے آج تک اپنی سرزمین پر کسی فرنگی کا ناپاک وجود نہیں
 برداشت کیا! اب یہاں فرنگی آتے ہیں اور ان کے پاس کٹالیاں ہوتی ہیں! اور ان کٹالیوں کی وجہ
 سے کوئی ان پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا!.... فرنگیوں نے اپنی عورتیں اسے پیش کی ہیں!
 اس کے پاس کئی فرنگی عورتیں ہیں، جو اس کے ساتھ غاروں میں رہتی ہیں!"

عمران کی دلچسپی بڑھ گئی تھی! اس نے کہا! "اور واقعی وہ تمہاری سرزمین کو ناپاک کر رہا ہے!
 میں نے شکرال کے متعلق سنا تھا کہ وہاں کے لوگ بڑے غیور اور خوددار ہیں! مگر اب تمہاری
 عورتیں دوٹولے بچے جنیں گی!"

"کیا کہتے ہو!" شہباز چائے کی پیالی فرش پر پھینک کر کھڑا ہو گیا! اس کا ہاتھ ربوہ اور کے دستے پر
 تھا!....

"میں نہیں کہہ رہا ہوں! جہاں فرنگیوں کے قدم جاتے ہیں! وہاں بد چلتی اور آوارگی پھیلتی
 ہے! عورتیں نکلی ہو کر ناپچھے لگتی ہیں اور مرد و زار کے مارے اپنا منہ پھیر کر کھڑے ہو جاتے

ہیں!

"خاموشی تم اپنا منہ بند رکھو اور نہ..." اس نے ریو اور ہولسٹر سے کھینچ لیا تھا

عمران کے سکون اور اطمینان میں کوئی فرق نہ آیا! اس نے مقصود لہجے میں کہا! "دوست! تم میرے دوست ہو، میں تمہارا ہی نہیں بلکہ پورے شکرال کا دوست ہوں! مجھے بھی ان فرنگیوں سے بڑی نفرت ہے، جو عورتوں کو وہ غلطے بچے پیدا کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ شکرال میں فرنگی آنے لگے ہیں تو میں اب یہاں سے زخمی واپس نہیں جاؤں گا!"

"شہباز اسے رکھ لو!... میرے سینے میں دل کی بجائے ایک بہت بڑی چٹان ہے..."

شہباز چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر اس نے ریو اور ہولسٹر میں رکھ لیا! عمران اطمینان سے چائے پیتا رہا! شہباز اپنا ہونٹ دانتوں میں دبائے فرش کی طرف دیکھ رہا تھا

"پروا نہ کرو!... اگر تم اسی وقت اس کے غاروں میں گھسنا چاہو تو میں تمہارا ہاتھ مٹانے کے لئے تیار ہوں!" عمران نے کہا!...

شہباز نے اسے غور سے دیکھا اور بولا! "ہم دو آدمی کیا کر لیں گے! میرے پاس پچاس جواں ہیں، جو میرے ایک اٹھارے پر آٹھ جیوں کے رخ موڑ سکتے ہیں! لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کے علاقے میں داخل ہونے کی ہمت نہیں کرے گا!... وہ سبھی اندھ بھی موت سے ڈرتے ہیں!"

"کیا انہوں نے تمہیں موت سے بچنے نہیں دیکھا تھا!"

"دیکھا تھا... مگر وہ اسے محض اتفاق سمجھتے ہیں!"

"اور تم کیا سمجھتے ہو..."

"میں سمجھتا ہوں کہ اس سور کے پاس فیسی تو میں نہیں ہیں! وہ جسے بھی بدعادت ہے اسے زہر دلو اور تباہ ہے!... میں نے اس دن کچھ بھی نہیں کھایا یا پیا تھا جس دن مجھے اس کی بدعادی اطلاع ملی تھی۔ اور رات بستر پر ہلکے بچے کے بجائے گھوڑے پر ہلکے تھی!"

"میں تم سے سو فیصدی متفق ہوں!" عمران نے سر ہلا کر کہا! "فرنگیوں کے ہتھکنڈے اسی قسم کے ہیں! مگر شہباز تم بہت چالاک ہو اور مجھے یقین ہے کہ غار والا تمہارے ہی ہاتھوں سے مارا جائے گا!"

شہباز کا چہرہ کسی ایسے بچے کے چہرے کی طرح کھل اٹھا جسے کوئی غیر متوقع خوش خبری ملی ہو!

"تم آدمیوں کی پروا نہ کرو۔" عمران کہتا رہا! "میرے پاس بہترین قسم کے جنگجو آدمی ہیں۔"

کسی موقع پر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے! وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ فرنگیوں سے کس طرح جنگ لڑنی چاہئے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارا ساتھ دوں گا!"

"نہیں!..." شہباز کے لہجے میں حرمت تھی!

"ہاں!... دوست!... امر دگی زبان ایک!" عمران اس کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہوا بولا!

شہباز اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھڑا ہو گیا!

"اچھا دوست! تم دیکھو گے کہ میں کس طرح شکرال کے لئے جان کی بازی لگاتا ہوں۔ میں اس خیر غلام کو ہی کا بیٹا ہوں جس سے سارا شکرال قمراتا تھا!... کرمات ملاق اور سر خسان نے اس کے نام سے کانپتے تھے! تمہارے تیر کہتے ہیں کہ تم بھی صاف حکمن ہی ثابت ہو گئے۔ ہمارے باپ کا کیا نام تھا!"

"شجیدہ خان تھا!... وہ بہت احتیاط سے سارے کام کرتا ہے اور کسی دن بہت احتیاط سے مر جائے گا!"

"میں نے آج تک ملاق کے کسی شجیدہ خان کا نام نہیں سنا!"

"نہ سنا ہو گا!... وہ کوئی مشہور آدمی نہیں ہے!... لیکن میرے لڑکے ضرور بڑے فخر سے کہہ سکیں گے کہ وہ صاف حکمن کے بیٹے ہیں!"

"اچھا دوست!... اب مجھے نیند آرہی ہے۔" شہباز منہ پر ہاتھ رکھ کر بتائی لیتا ہوا بولا!

عمران کچھ بھی نہ بولا!... وہ اب خود بھی اپنے بستر پر لیٹ چکا تھا ان کا بستر بھی عجیب تھا!... فرش پر ایک چنگ کی جگہ گھیرے ہوئے لکڑی کی ایک ایک فٹ اونچی دیواریں کھڑی تھیں اور ان کے درمیان میں چھڑے کے آرام دو گدیلے پڑے ہوئے تھے!

۱۳

پتہ نہیں کیوں یکے بیک عمران کی آنکھ کھل گئی حالانکہ کمرے میں داخل ہونے والے بہت دیر سے داخل ہوئے تھے۔ یہ نقد امیں چار تھے اور ان کے ہاتھوں میں ریو اور بھی موجود تھے! عمران اچھل کر بیٹھ گیا!

"خبردار!... چپ چاپ پڑے رہو!..." ایک نے گرج کر کہا! شہباز بھی جاگ پڑا اور اس کی وہی حالت ہوئی جو عمران کی ہوئی تھی!

"تم تو بالکل ہی خاموش پڑے رہو!" ایک آدمی نے اپنی جیب سے لوہے کا چھوٹا سا حلقہ نکال لیا اور دکھاتے ہوئے کہا! اس کے ریو اور کارن شہباز کے سینے کی طرف تھا!...

"تم کیا چاہتے ہو؟" شہباز آنکھیں نکال کر بولا۔

"ہم اسے غار والے کے پاس لیجائیں گے۔ اگر تم داخل ہو گے تو ہمیں یہی حکم ملا ہے کہ تمہیں قتل کر دیں!"

"میرے پارو کیوں ڈرتے ہو!...." عمران امتحانہ انداز میں بولا "اکھ رات کی چائے تم چاروں میں برابر تقسیم کروں گا...."

"چپ رہو!...." شہباز دہڑا "تم مجھے بد بختی سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتے...."

"غار والا تم لوگوں کی طرح چائے کا محتاج نہیں ہے!" اسی آدمی نے برا سامنہ بنا کر کہا "تم اجنبیوں کو یہاں کیوں لائے ہو...."

"غار والا سفید سوروں کو یہاں کیوں بلاتا ہے؟" شہباز نے گرج کر پوچھا۔

"تم غار والے پر اعتراض نہیں کر سکتے! وہ مالک ہے...."

"ہمارے ہی ٹکڑوں پر پلٹے والا بھکاری آج ہمارا مالک بن گیا ہے! وہ تم جیسے خارش زدہ کتوں کا مالک ہو گا میرا نہیں ہو سکتا! میں ضرغام کا بیٹا شہباز ہوں!"

"اور میں!...." عمران کیلپاتی ہوئی آواز میں بولا "بھیدہ خان محتاط کا.... بب.... بب.... بخ...."

"بخ" کے ساتھ ہی اس نے ایک کی ٹانگ پکڑ لی!.... اور جیسے ہی وہ جھکا عمران نے بڑی پھرتی سے اسے دونوں ہاتھوں پر روک کر دوسروں پر اچھال دیا!.... تین قاز بیک وقت ہوئے اور اس چہرے آدمی کا جسم جھٹکی ہو گیا!.... شہباز کے لئے بھی اتنا ہی موقع کافی تھا دوسری طرف سے اس نے ان پر چھلانگ لگا لی!

اس غیر متوقع حملے نے انہیں ہلکا دیا اور پھر ان میں سے صرف ایک کے ہاتھ میں ریو اور رہ گیا۔ اس نے عمران پر قاز کیا! لیکن گولی پھوس کی جھٹ میں جا گھسی اور پھر اسے دوسرے قاز کا موقع نہ مل سکا۔ عمران نے صرف اس کا ریو اور چھین لیا بلکہ خود اسے سر سے اونچا کر کے اس زور سے ریو اور پر مارا کہ اس کی دوسری جھٹ نہ سنی جاسکی!

دوسری طرف وہ دونوں شہباز سے لپٹے ہوئے تھے۔ عمران نے ان میں سے بھی ایک کی ٹانگ لی اور اس کا بھی دہی حشر ہوا جو دوسرے کا ہوا تھا۔ پھر شہباز نے چہرے کا گانا گھونٹ کر مار ڈالا!

"اوئے.... صف صحن.... اوئے صف صحن!".... وہ عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا بولا "یار تو آدمی ہے یا...."

وہ آگے بڑھ کر عمران کا پارو ٹٹولنے لگا اور پھر مسکرا کر بولا! "تو بھی بڑے باپ کا بیٹا معلوم ہوتا ہے!"

"نہیں میرا باپ سارا بھ چارٹ کا آدمی ہے!"

"تب پھر اس کی روح بہت بڑی ہوگی۔"

"ان کا کیا ہو گا!...." عمران نے لاشوں کی طرف اشارہ کیا!

شہباز نے قہقہہ لگایا اور تنک ہنستا رہا پھر بولا! "میں انہیں شارح عام پر ڈال دوں گا اور ان لاشوں کے پاس ایک ایک آدمی وصول بجا بجا کر کہے گا کہ انہیں ضرغام کے بیٹے شہباز نے مار ڈالا ہے۔ یہ غار والے کے آدمی تھے۔ ان کے پاس مقدس کتالیاں تھیں.... ہا ہا! وہ کہے گا کہ ضرغام کا بیٹا شہباز ان آسمانی باروں سے نہیں ڈرتا جو غار والے کے قبضے میں ہیں۔ ایک دن وہ سے بھی اسی طرح مار کر اس گڑھے میں پھینک دیا جس میں مردہ مولیشی پھینکے جاتے ہیں!"

"اس سے کیا ہو گا شہباز!"

"میں دراصل اس ہستی والوں کے دلوں سے غار والے کا خوف نکالنا چاہتا ہوں!"

"ٹھیک ہے! لیکن اگر وہ تمہارے مخالف ہو گئے تو...."

"مجھے اس کی پروا نہیں ہے...."

"تم غلطی پر ہو دوست! تمہارا مقابلہ اس آدمی سے ہے جو فرنگیوں کا دوست ہے اور تم نہیں جانتے کہ فرنگی کتنے مکار ہوتے ہیں!"

"میں جانتا ہوں!"

"پھر تمہیں بھی لومڑی کی طرح چالاک اور شیر کی طرح ظر ہونا چاہئے!"

"میں نہیں سمجھا!...."

"سنو! دوست! عمران اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا "میں یہ نہیں کہتا کہ تم شیاہت کے جوہر نہ دکھاؤ!.... لیکن ذرا احتیاط سے!...."

"اوصف صحن! مجھے پہیلیاں بوجھنا نہیں آتا! صاف صاف کہہ کیا کہنا چاہتا ہے...."

"میں بالکل صاف صاف کہوں گا! تم سننے جاؤ! فرض کرو اگر یہ فرنگی ایک گڑھے میں آگ لگادیں اور تم سے کہیں کہ اس میں کود جاؤ ورنہ ہم تمہیں بہادر ضرغام کا بیٹا نہ سمجھیں گے تو تم کیا کرو گے!"

"میں اپنے باپ کا ہم اونچا رکھنے کے لئے ضرور کود جاؤں گا!"

"ہا ہا!" عمران نے قہقہہ لگایا "تب تو وہ بھی کریں گے اور شکرال کی مورخیں دوڑنے

ہے۔۔۔۔۔"

"چپ رہو، چپ رہو! اور نہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا!"

"اگر تم مر گئے تو یہی ہو گا، جو میں کہہ رہا ہوں!"

"پھر مجھے کیا کرنا چاہئے!"

"چالاک بنو!۔۔۔۔۔ اگر تم بھیڑیے ہو تو بھیڑ کی کھال پہن لو! شجاعت اس وقت دکھاؤ جب اس کی ضرورت ہو! اس طرح اگر دشمن تم سے زیادہ طاقت ور ہوا تب بھی تم اسے مار لو گے۔"

شہباز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! تم ٹھیک کہہ رہے ہو! پھر ان لاشوں کا کیا کیا جائے!"

"آؤ۔۔۔۔۔ ہم انہیں دفن کر دیں۔۔۔۔۔!"

"ہو یا!۔۔۔۔۔" وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا "زمین کھودنی پڑے گی!"

"تم فکر مت کرو! میں صبح ہونے سے پہلے ہی پہلے انہیں دفن کر دوں گا!"

۱۴

دوسری صبح عمران وہیں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی اور دوسرے قافلے والے مقیم تھے۔ ان کا خوف اب کسی حد تک کم ہو گیا تھا۔ عمران نے وہاں پہنچنے میں جلدی اس لئے بھی کی تھی کہ کہیں قافلے والے بھی اسی قسم کے کسی واقعے سے دوچار نہ ہوئے ہوں جیسا کہ پچھلی رات اسے

حیش آچکا تھا۔ مگر اسے وہاں کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی

ایکس ٹو کے پرانے ماتحتوں نے اسے گھیر لیا!

"یہ بڑی غلط بات ہے عمران!" جو لیا نے کہا! "تم ہمیں یہاں چھوڑ کر اس کے ساتھ چلے جاتے ہو!"

"کیوں کیا یہاں میری موجودگی ضروری ہے!"

"قطعی ضروری ہے!"

"اچھی بات ہے! اب میں یہیں رہوں گا!"

جو لیا اسے غور سے دیکھ رہی تھی! عمران نے کچھ دیر بعد کہا! "ہمیں بہت محتاط رہنا چاہئے!"

پھر اس نے پچھلی رات کا واقعہ بتاتے ہوئے اس پر اسرارِ عار والے کی کہانی بھی سنائی!

"آہا! جو لیا بولی!" تو ہم اس سازش کے سرخونہ تک پہنچ گئے ہیں! غیر ملکیوں سے اس کے رہا و ضبط کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے!"

"ممکن ہے تمہارا خیال صحیح ہو!۔۔۔۔۔ مگر تم لوگوں کی حفاظت کے لئے میں ابھی تک کچھ نہیں کر سکا!۔۔۔۔۔ تم سب بھی خطرات سے دوچار ہو! پتہ نہیں وہ کب تم پر آپڑیں! ہستی والے

اس پر اسرارِ آدمی سے خوفزدہ ہیں! لہذا وہ اس کی مرضی کے خلاف قدم نہیں اٹھائیں گے!" اگر انہیں اس کا شبہ بھی ہو گیا کہ ہماری وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو سکتی ہے! تو وہ ہمیں فنا

کر دینے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں گے!"

"میں تمہارے خیال کی تاکید کرتی ہوں مگر وہ شہباز کیا ہستی والوں پر اتنا بھی اثر نہیں رکھتا!"

"اثر تو رکھتا ہے۔ لیکن وہ آسمانی بلاؤں کے خوف کے سامنے بے حقیقت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شہباز ہی کو مار ڈالیں جس نے عار والے سے بھگڑا مول لیا ہے!"

"پھر کیا صورت ہو گی؟"

"میں یہی کہ ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے!" عمران نے کہا! پھر لیفٹیننٹ چوہان سے بولا! "ذرا باہر بروار مزدوروں کو یہاں بلا لو!"

"کیوں کیا اسی وقت کوچ کا رادہ ہے!"

"مجھ سے غیر ضروری سوالات نہ کیا کرو!" عمران نے غصیلی آواز میں کہا! اور لیفٹیننٹ چوہان چپ چاپ چلا گیا!

اب یہاں پہنچ کر ان میں اتنی ہمت نہیں رہ گئی تھی کہ عمران کے حکم سے سر تابی کر سکتے! وہ انہیں جس طرح چاہتا استعمال کر سکتا تھا! حد یہ ہے کہ تو یہ بھی اس کے مقابلے میں حد درجہ بچھا

بچھا سا رہتا تھا! یہاں پہنچ جانے کے بعد اس نے پھر عمران سے الجھنے کی کوشش نہیں کی تھی!

تھوڑی دیر بعد بار بروار مزدور آگئے! اور عمران نے ان کے سرگروہ سے کہا! "اب وقت کیا ہے! میرا خیال ہے کہ تم لوگ یہاں کی فضا سے مرعوب نہیں ہوئے ہو گے!"

"ہم پوری طرح تیار ہیں جناب! اور یہ تو وقت آنے ہی پر آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ ہم مرعوب ہوئے ہیں یا نہیں!"

"سنو! اگر ایسا کوئی وقت آیا تو تم انہیں بہت آسانی سے شکست دے سکو گے! ان لوگوں میں عظیم طور پر جنگ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے! یہ جب بھی آئیں گے پھرے ہوئے بھیڑیوں

ن طرح تم پر آئیں گے! اس وقت اگر ایک ذرا سا مدد غنڈہ رکھا جائے تو منٹوں میں ان کی ایک آری رجنٹ صاف کی جاسکتی ہے! کیا سمجھو!"

"سمجھ گئے جناب!"

"بس!... اسی لئے بلایا تھا! اب تم لوگ جا سکتے ہو!..." عمران نے کہا!
 اُن کے چلے جانے کے بعد جولیانے حیرت سے کہا! "تم ان مزدوروں کو لڑاؤ گے۔"
 "ہاں کیا کروں جب انہیں لڑنے کے علاوہ اور کچھ آتا ہی نہیں!"
 "کیا مطلب!"
 "یہ بہترین قسم کے تربیت یافتہ فوجی ہیں!"
 "لو۔۔۔!"

پھر عمران ڈینی ولسن کے پاس آیا اور اسے بھی خطرات سے آگاہ کرتا ہوا بولا "وہ سردار جو ہمیں یہاں لایا ہے ہمارا دوست ہی ہے مگر ایک دوسرا سردار جو اس سے زیادہ طاقت ور ہے یہاں ہماری موجودگی پسند نہیں کرتا اور واضح رہے کہ وہ لڑکی جس کی تلاش میں ہم یہاں آئے ہیں اسی سردار کے قبضے میں ہے! لہذا تمہارے شکار یوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے!"
 "وہ تیار ہی ہیں ماسٹر عمران! لیکن اس وجہ سے کچھ بد دل سے ہو گئے ہیں کہ یہاں کے باشندوں کی زبان ان کی سمجھ میں نہیں آتی!"
 "ہے! ڈینی! کسی باتیں کر رہے ہو! کیا وہ یہاں کے باشندوں سے رشتہ قائم کرنے آئے ہیں!"

"آپ میرا مطلب نہیں سمجھتے! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس اجنبیت سے آگے گئے ہیں!"
 "آگے! اور چیز ہے! لیکن انہیں خائف نہ ہونا چاہیے!"
 "وہ خائف نہیں ہیں ماسٹر!... آپ مطمئن رہیں جب بھی ضرورت پڑی وہ آخری سانسوں تک لڑیں گے!"
 "بس ٹھیک ہے!..." عمران نے کہا اور پھر اسی چھو لہاری میں واپس آگیا جہاں جولیا مقیم تھی!

"کیوں!..." جولیانے بھنویں بیکڑ کر پانچھا!
 "اہم!... کچھ نہیں!... تم بتاؤ!... ٹرانسمیٹر کہاں ہے!"
 "میں نے اس پر انکس ٹو سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی! لیکن کوئی جواب نہ ملا!" جولیانے عمران کو گھورتے ہوئے کہا!
 "تو اس میں میرا کیا قصور ہے! تم مجھے اس طرح کیوں گھور رہی ہو!"
 "کچھ نہیں! کچھ بھی نہیں!..." جولیانے دوسری طرف منہ پھیرتے ہوئے کہا! "وہ اسی صندوق میں ہے جس میں تم نے رکھا تھا!"

عمران نے ٹرانسمیٹر نکال کر بلیک ڈیو سے رابطہ قائم کرنا چاہا! لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور پھر یک یک اسے ایک خیال آیا! انہیں وہ ان لوگوں کے ہاتھ نہ لگ گیا ہو! اور پچھلی رات کا واقعہ اسی کی بناء پر نہ ظہور پذیر ہوا ہو!"
 "کیوں!"... جولیانے شجے کی نظر سے دیکھتی ہوئی بولی!
 "کچھ نہیں!... میرا خیال ہے کہ ٹرانسمیٹر خراب ہو گیا ہے!"
 "پھر اب کیا ہو گا!"

"کچھ بھی نہیں!... میں دودھ پیتا پچھ نہیں ہوں کہ بات بات پر اس کے احکامات کا متوجہ رہوں! میری کھوپڑی سینڈ وئڈ ہی تھی، لیکن چل جاتی ہے۔ تم قحط مت کرو۔"
 "تم آخر اعتراف کیوں نہیں کر لیتے کہ تم ہی انکس ٹو ہو!"
 "جولیا! کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے! کیا تم نے ٹرانسمیٹر پر اس کی آواز نہیں سنی تھی! کیا تم نے وہ دوا شیں نہیں دیکھی تھیں!"

جولیا کچھ نہ بولی! اس کی آنکھوں میں پھر اسی قسم کی الجھن کے آثار نظر آنے لگے تھے جیسے پاگوں کی طرح چٹخنا شروع کر دے گی۔ عمران کو بلیک ڈیو کی فکر تھی اس لئے اس نے زیادہ گفتگو نہیں کی! پھر وہ چھو لہاری سے باہر جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ لیفٹیننٹ چو بان بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا لیکن عمران پر نظر پڑتے ہی مہاسختہ ہنس پڑا!
 "یار!... عمران صاحب! بس حرا آگیا!..."
 "یعنی!..."

"تویر کو کچھ عورتوں نے گھیر لیا ہے اور اس کا دم نکلا جا رہا ہے! ابھی جولیا اس وقت تم تو اس کی صورت ضرور دیکھ لو تاکہ کچھ دلوں تو سکون سے زندگی بسر کر سکو!..."
 جولیا مسکراتی ہوئی اٹھی اور عمران بھی باہر نکل آیا!
 حقیقتاً اسے چھ شکرالی لڑکیوں نے گھیر رکھا تھا اور تویر کا پیرو ہوا ہوا رہا تھا!
 "اے تمہارا مقدر غنور راجہ!" عمران دانت پر دانت جھاکر بولا! "مگر تم مرے کیوں چاہ رہے ہو!"

"یہ لگ... کیا... لگ... کہہ رہی ہیں!" تویر جھاکا!
 لڑکیاں دراصل اس سے کہہ رہی تھیں کہ وہ انہیں سر کے بل کھڑا ہو کر دکھائے۔ شاید ان کا خیال تھا کہ اس قافلے کا ہر آدمی سر کس دلوں ہی کی طرح کرتب دکھا سکتا ہے!
 "اے تویر راجہ!... وہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں سر کے بل کھڑے ہو کر دکھاؤ اور پچھلی

رات تم نے اپنے کرتب کیوں نہیں دکھائے تھے!"

”اے باپ رے!“ تحویر بھرائی ہوئی آواز میں بولا ”خدا کے لئے ان سے ویسا چھڑاؤ!“

”اے مجھے کیا پڑی ہے کہ خولہ خولہ دغل دوں۔ تم تو بڑے حسن پرست ہو! تنویر راجہ...

اور مجھے ان میں ایک بھی بد صورت نہیں نظر آتی!"

"یار.... عمران.... پیارے انہیں سمجھاؤ!.... اگر ان کا کوئی مردِ دلاور آگیا تو میرا کیا حشر

16

”اگرے تنویر میاں یہ خود ہی مرد بھی ہوئی ہیں! بہت ہو تو ان میں سے کسی کو آنکھ مار کر

دیکھو!... تم تو آنکھ مارنے کے ماہر بھی ہو!"

”عمران بھائی!...“ تنویر صلیحیلا کیونکہ اب ان لڑکیوں نے اسے بھٹوٹا شروع کر دیا تھا۔

”اچھا اپنا کان چڑ کر لہو کہ آئندہ عمران سے نہیں اڑوں گا۔“

”نور نے اپنا کان پڑ کر کہا: ”آکھدو عمران سے ہمیں الزوں کا ان کی اول میں ہے۔“

اور حیرت سی

کوئی کچھ نہ بولا! اور وہ سب منتشر ہو گئے۔ اب شام کے سرگس شو کے لئے تیاری کرتی تھی لیکن عمران صرف بلیک ڈیو کے متعلق سوچ رہا تھا۔ اس نے اس وقت سے شام تک تقریباً بارہ اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی! شام ہوتے ہی شبیہ بھی آ گیا! لیکن ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی اس کا پیروہ پر سکون ہی نظر آ رہا تھا اور آنکھوں پر بھی وہی اداں اداں سی کیفیت تھی۔ عمران نے اس سے کہا:

”سردار شہباز مہر ایک آدمی قل سے عائب ہے! کہیں اسے غار والے ہی کے پاس نہ پہنچا دیں۔“

1911

سُن ہے! "شہباز نے لاپرواہی سے جواب دیا پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا! "تم آج بیکار

۱۰

.....U₂

انہی کا کوئی حارس روہ لیا ہی نہ کر کے دینے نہیں آئے گا! ہنسی والوں کو اس کا علم ہو۔

”خیر کا اندھا“

11. $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2} = \frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$

”اوپر وقت تیار رہ، مگر تمہارے کپڑے نہ کھو۔“

”اور اب تمہاری بیوی کا گناہ تمہارا گناہ ہے۔“

—۱۰۱—

"ظہیر دوست! عمران ماتھ اٹھا کر بولا!" مجھے۔۔۔ شکر الہی کہ کچھ بتا رہا ہے۔

”تو تم ہیں؟“

"میں نے کہا تھا کہ میرے آدمی تمہارے ساتھ ہیں!"
"پھر اب تم بزدلوں کی سوچ میں کیوں ڈوبنے لگے ہو!"

"ضرغام کے بیٹے!... میری بات سمجھنے کی کوشش کرو!... غار والے کے ساتھ فرنگیوں کی عقل ہے اس لئے میں اپنی اس عقل کو آواز دینے کی کوشش کر رہا ہوں، جو فرنگیوں کی عقل کا مقابلہ کر سکے!"

"جلدی آواز دے چکو! میں اس بستی کے پاگل آدمیوں کی شکلیں دیر تک نہیں دیکھنا چاہتا!"
"میں نہیں سمجھا اس سے تمہارا کیا مطلب ہے!"

"وہ میری نہیں سنتے! میں اپنی چھاتی پر ہاتھ مار کر کہتا ہوں کہ میں اس سور کی بد دعاؤں کے باوجود بھی زندہ ہوں! تم بھی اس سے نہ ڈرو لیکن وہ میری نہیں سنتے! تم انہیں پاگل نہ کہو گے تو اور کیا کہو گے!"

"اچھا تو آؤ... اب سنو... میرے پاس کچھ ایسے آدمی ہیں جو پوری قوت سے کسی مشکل کا سامنا کر سکتے ہیں!"

"اوہ... پھر!... پھر ہمیں قطعی دیر نہ کرنی چاہئے!" شہباز نے کہا! "ہم سیدھے غاروں پر چاڑھیں! بالکل ٹھیک!... مگر تمہارے ساتھ صرف تین گھوڑے ہیں!"

"اور وہ بھی بالکل بیکار!... عمران سر ہلا کر بولا! "وہ سرگس کے گھوڑے ہیں! سواری کے نہیں! غاروں کی آواز سن کر ان کا دم ہی نکل جائے گا!"

"کچھ گھوڑے...!" شہباز خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا! "میں انتظام کروں گا!... تم بے فکر ہو!... مگر اس کے لئے ہمیں رات گئے تک یہاں ٹھہرنا پڑے گا!"

"مگر میرا خیال ہے کہ تمہارے پاس صرف دو گھوڑے ہیں!" عمران نے کہا!
"اگر تم نہیں سمجھتے!" وہ آہستہ سے بولا! "اس کی اواس آنکھیں چپکنے لگی تھی اور ہونٹوں پر ایک شریخی مسکراہٹ تھی! وہ چند لمحے اس انداز میں خاموش رہا جیسے فہمی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہو! پھر بولا! "میں ان پاگلوں کے لئے آسمانی بلا بن جاؤں گا! جو اس سور سے ڈرتے ہیں!"

"اب تم مجھے پیٹیاں بجانے لگے!...!" عمران نے آکٹا کر بولا!
"سنو!... میں ان سمجھوں کے اصطبل خالی کرادوں گا!... وہ گھوڑے بھی ساتھ لے چلوں گا جن کی ضرورت نہ ہو!..."

"بہت اچھے!" عمران نے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگایا!

"ہاں! اب تمہاری عقل بھی فرنگیوں کی عقل کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتی جا رہی ہے لیکن یہ تو سوچو اگر اس سے پہلے ہی ہم پر حملہ ہو گیا تو..."

شہباز پھر سوچ میں پڑ گیا!... عمران بھی خاموش ہو گیا تھا! کچھ دیر بعد شہباز بولا۔
"اچھا تو سنو! تم اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ تیار ہو جائیں! اندھیرا ہوتے ہی میں انہیں ایک محفوظ مقام پر لے جاؤں گا۔ مگر تمہارے ساتھ چار عورتیں بھی ہیں۔ تم انہیں میرے مکان میں چھوڑ سکتے ہو!"

"کیا وہ وہاں محفوظ رہیں گی!"
"قطعی محفوظ رہیں گی!... یہاں عورتوں پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھاتا۔"

"پھر ان عورتوں کے ساتھ کسی مرد کو بھی چھوڑنا پڑے گا!"
"ہاں... ہاں چھوڑ دو! لیکن اس سے دوبارہ ملاقات وہیں ہو سکے گی دوسری دنیا میں!"

"شائد عورتیں تمہارے ہٹے پر تیار نہ ہوں!"
"تب پھر ان سے کہو کہ ایک دوسرے کو گولی مار دیں!"

"کیوں نہ انہیں بھی ساتھ لے جائیں!"
"ضرور لے جاؤ! لیکن اس صورت میں ضرغام کا بیٹا تمہارے ساتھ نہیں ہو گا۔ تم نہیں جانتے ایسے معرکوں میں عورتوں کو ساتھ لیے پھرنا ہم شکاریوں کے لئے کتنی بڑی گالی ہے!"

"اوہ... ایسا بھی ہے!..."
"سچیہ خاں محتاط کے بیٹے تم باتوں میں بہت دقت بردار کرتے ہو!..."

"ٹھہرو دوست!... تم یقیناً ٹھہرو!... میں اپنے ساتھیوں کو تیاری کا حکم دے کر ابھی واپس آتا ہوں!"

عمران سیدھا جو لیا کی چھو لداری میں آیا اور اسے حالات سے آگاہ کرنے کے بعد بولا!
"مناسب یہ ہے کہ تم ان تینوں لڑکیوں کے ساتھ شہباز کے مکان میں قیام کرو!"

"یہ ناممکن ہے!..."
"خند نہ کرو! اور نہ تمہارے انجام پر مجھے بھی افسوس ہو گا! میں کیا بتاؤں! اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ ہم اتنی آسانی سے شکرال میں داخل ہو سکیں گے تو میں اتنا لہجہ زاذھونگ کبھی نہ رچاتا! یعنی مطلب یہ کہ عورتوں کو ساتھ نہ لانا تمہارا بہتری اسی میں ہے کہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرو!"

"کبھی نہیں!" جو لیا پاگلوں کی طرح بولی! "تم لڑکیوں کو وہاں بھیج دو! میں ہرگز نہیں جاؤں"

گی! تم مجھے اس طرح تنہا نہیں چھوڑ سکتے! میں ایکس ٹوکا حکم ماننے سے بھی انکار کر دوں گی! البتہ تم مجھے گولی مار دو جیسا کہ اس وحشی نے کہا ہے!"

"تمہاری وجہ سے حالات وحیدہ ہو جائیں گے!" عمران مایوسانہ انداز میں بولا! "میں صرف اس وجہ سے تمہیں ان لڑکیوں کے ساتھ چھوڑنا چاہتا تھا کہ تم انہیں اپنے کنٹرول میں رکھو! ہم انہیں اپنے ساتھ لائے ہیں اس لئے ان کی حفاظت ہم پر لازم ہے!"

"تم ان لڑکیوں کے لئے مجھے یہاں چھوڑ رہے ہو!" جوایا نے شکایت آمیز اور محبوبانہ انداز میں کہا!

"اے باپ! رے!" عمران نے اردو میں کہا اور پھر انگریز میں بولا! "تم ایک ذمہ دار آفیسر ہو جو لیا! اس سفر میں ضرور مجھے تم پر حاکم بنایا گیا ہے لیکن اس کے بعد تمہارے مقابلے میں میری حیثیت بھی وہی ہوگی، جو دوسروں کی ہے۔ لہذا تمہیں ایسی غیر ذمہ دارانہ گفتگو نہ کرنی چاہیے!"

"تم اگر اس کا اعتراف کر لو کہ تم ہی انہیں لوہو تو شاید میں اس پر تیار بھی ہو جاؤں!"

"میں ایک غلط بات کا اعتراف کیسے کر لوں۔ خیر اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا! وہ اس کی چھو لہاری سے نکل کر ڈینی کی طرف چلا گیا!

۱۵

پھر جو لیا کسی نہ کسی طرح عمران کی تجویز سے متفق ہو گئی۔ دوسری لڑکیوں کو یہ نہیں بتایا گیا کہ انہیں دوسری جگہ کیوں منتقل کیا جا رہا ہے۔ جوایا کے ساتھ اس نے ایک صفحہ دو دائرہ عمل کا فرانسسٹر بھی رہنے دیا جو پچاس یا ساٹھ میل کے فاصلے کے لئے لازمی طور پر کارآمد تھا!

شہباز کی پیشین گوئی غلط نہیں ثابت ہوئی۔ آج ایک آدمی بھی سرکس دیکھنے کے لئے اصرار نہیں آیا۔ بہر حال شہباز کچھ غیر مطمئن سا نظر آ رہا تھا!

"آدھی رات کو ہم گھوڑوں کے لئے ٹھیکس گے!" اس نے عمران سے کہا!

"خیر! مگر میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس سے پہلے ہی آسمانی بلاؤں سے ڈرنے والوں نے زمین پر چابی پھیلا دی تو کیا ہوگا!"

"نہیں تم بے فکر رہو! اتنی جلدی کچھ نہیں ہو سکے گا!"

"لیکن شہباز تمہاری آنکھوں سے بے اطمینانی سی ظاہر ہو رہی ہے!"

"ہو رہی ہوگی! خاموش بیٹھو!" شہباز جھلا گیا!

اس کے بعد ایک بار پھر عمران نے ڈینی سے مشورہ کیا اور ڈینی نے اسے رائے دی کہ آدھی

درندوں کی ہستی رات کے انتظار میں مطمئن نہ بیٹھنا چاہئے۔ ویسے تو میرے آدمی تیار ہی ہیں لیکن اگر وہ لوگ اچانک ہی آپڑتے تو تھوڑی بہت بد نظمی ضرور پیدا ہو جائے گی!"

"یقینی بات ہے!"

"مگر ماسٹر عمران.... میں نے بار بار درندہ دوروں کے پاس ہلکی مشین گنیں دیکھی ہیں! ڈینی نے حیرت سے کہا!

"پیشہ درندہ دوروں نہیں ہیں ڈینی!" عمران نے جواب دیا! "بلکہ بہت ہی تجربہ کار قسم کے فوجی ہیں! وہ تمہارے فکریوں سے کس طرح بھی کم نہیں ثابت ہوں گے!"

"آپ نے پہلے اس کا تذکرہ نہیں کیا ماسٹر....!"

"بھول گیا ہوں گا ڈینی....!"

"آپ بھول گئے ہوں گے!" ڈینی نے قہقہہ لگایا! "میں ہمیشہ یہی کہتا رہوں گا کہ آپ کبھی بہت مشکل کام ہے!"

دفتر انہوں نے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنی اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا! آواز لکھ یہ لکھ قریب آتی جا رہی تھی! ڈینی نے جھپٹ کر دراندیش اٹھالی!

"یہ ایک ہی گھوڑا معلوم ہوتا ہے!" عمران نے کہا! اور پھر وہ دونوں باہر نکل آئے۔ تقریباً سبھی چھو لہاریوں سے نکل آئے تھے! آنے والا قریب آتا جا رہا تھا! اور رفتار دست پڑتی جا رہی تھی۔

"شہباز! شہباز!" آنے والے نے آواز دی۔ یہ کوئی شکرانی ہی تھا!

"کون ہے! دراب....!" عمران نے شہباز کی آواز سنی!

"شہباز!.... قریب آؤ....!" آنے والے نے کہا!

عمران بھی تیزی سے آواز کی طرف بڑھا! وہ آنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا کیونکہ وہاں اندھیرا تھا! پھر شاید عمران اور شہباز ساتھ ہی آنے والے کے قریب پہنچے!

"شہباز! آنے والے نے آہستہ سے کہا!

"کیا خبر ہے....! دراب! شہباز نے پوچھا!

"خبر اچھی نہیں ہے! عین آدمی کٹا لیاں دکھا دکھا کر ہستی والوں سے کہتے پھر رہے ہیں کہ اگر انہوں نے سرکس والوں میں سے ایک ایک کو چن کر قتل نہ کر دیا تو زمین پھٹے گی اور پورا زمین اس میں سما جائے گی!"

"پھر....! وہ لوگ کیا کہتے ہیں!"

"فلپور تیار ہو گیا ہے اور وہ ڈیڑھ سو سواروں سمیت یہاں پہنچ جائے گا!"

"اوہ... اس گن چور کی موت اسے آواز دے رہی ہے! میں صاف سن رہا ہوں!"

"اور سنو! غار والے نے چار فرنگیوں کو بھی بھیجا ہے۔ وہ ان کی مدد کریں گے۔"

"صف ممکن... شہباز نے عمران کو آواز دی!"

"میں یہیں موجود ہوں!" عمران آہستہ سے بولا

"تم نے سنا!"

"ہاں! میں نے سن لیا! تم فکر نہ کرو اور ان فرنگیوں کی بھی پروا نہ کرو! تم بہادر ضرغام کے

بیٹے ہو اور میرا نام صف ممکن ہے!"

"مگر! آنے والے نے کہا! ان فرنگیوں کے پاس ایسی تفنگیں ہیں جو رے کے بغیر گولیاں بن

گولیاں برساتی چلی جاتی ہیں!"

"اوہ... آنے والا! شہباز فضلی آواز میں بولا! مجھے خوشی ہے کہ فلپور انہیں لا رہا ہے

میں دیکھوں گا کہ اس نے کتنی ترقی کی ہے۔ وہ کس راستے سے آئیں گے!"

"یہ سب کچھ مجھے نہیں معلوم وہ بہت رازداری سے کام لے رہے ہیں! انہیں علم ہے کہ تم

سرکس والوں کی مدد کرو گے!"

"آنے دو اس ولد الحرام کو... اس کی جینیں سن کر اس کی ماں اپنی قبر میں جاگ اٹھے

گی! آنے دو... مگر تم... کیا میرے ساتھ ہو!"

"مگر نہ ہو تا تو یہاں آتا کیوں!" آنے والے نے کہا!

"یہ فلپور...! پیدائشی چور ہے!" شہباز نے عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا! "اتنی

آہستگی سے آئے گا کہ ہمیں کانوں کان خبر نہ ہوگی۔ اب تم اپنی اس عقل کو آواز دو جو فرنگیوں

سے گمرانے کا دعویٰ رکھتی ہے!"

"میں آواز دے چکا ہوں...!" عمران نے کہا!

انہوں نے اپنی چھو لہاریاں ایک سطح جگہ پر نصب کی تھیں اور اس کے تین طرف

دھواں میں تھیں! عمران نے پہلے ہی کچھ جگہ سمجھ کر اس جگہ پر آواز دیا تھا۔ اس نے چھو لہاریاں

بوں کی توں رہنے دیں! ان میں چراغ جلتے رہے! لیکن اس کے سارے آدمی اسلحے سنبھال کر

دھواں میں رہنے لگے تھے!

بلکی مشین گنوں کا دستہ آٹھ آدمیوں پر مشتمل تھا! انہیں دھواں کی دوسری طرف ایک

اوپنی چٹان پر چڑھا دیا گیا! جہاں سے وہ تقریباً چاروں طرف مار کر سکتے تھے!

یہ سب کچھ نہیں منٹ کے اندر ہی اندر ہو گیا!

"او صف ممکن!... شہباز اس کا بازو پکڑ کر کمر بوشی سے دہاتا ہوا بولا! "تم واقعی ویسی ہی

عقل رکھتے ہو مگر اس دن جب میں نے تمہیں گھیرا تھا تم چوہے کیوں بن گئے تھے!"

"ہم خواہ مخواہ کسی سے نہیں الجھتے! ضرغام کے بیٹے! عمران نے پرواز آواز میں کہا! "مگر ہم

دیکھتے کہ تم زبردستی پر آمادہ ہو تو بڑی خونریز جنگ ہوتی اور تم ہمارے کسی چاقو کو بھی زندہ نہ

لا سکتے! تم دیکھ ہی رہے ہو کہ ہمارے پاس آٹھ مشین تفنگیں بھی ہیں!"

"تم بہادر بھی ہو اور پراسرار بھی!... شہباز نے آہستہ سے کہا!

"لیکن کیا تمہیں اس آدمی داراب پر اعتماد ہے؟"

"وہ بھی ضرغام ہی کا بیٹا ہے۔ حالانکہ ہماری مائیں الگ الگ تھیں۔ شکرال میں ایک باپ

کے بیٹے آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ نہیں دیتے۔ خواہ ان پر آسانی یا کمین ہی کیوں نہ لوٹ

پڑیں!..."

پھر انہوں نے گھوڑوں کے ناپوں کی آوازیں سنیں۔ یہ آوازیں اچانک ہوا کے جھونکے کے

ساتھ آئیں تھیں اور پھر اب وہی پہلے کا سنا سنا چھا گیا تھا!

"اوہ... اوہ...!" شہباز مضطربانہ انداز میں بولا! "فلپور آج تو مردوں کی طرح آ رہا ہے!

میں اب یہاں اس طرح چھپ کر نہیں لڑوں گا۔ میرا گھوڑا تم نے کہاں چھوڑا ہے!"

"ضرغام کے بیٹے تم بہت بہادر ہو! لیکن میں اس پر یقین نہیں کر سکتا! اگر ان کے پاس ایک

بھی فرنگی ہے تو وہ انہیں اس طرح طمانیہ نہیں آنے دے گا! کہیں یہ بھی ان کی کوئی چال نہ ہو!"

شہباز کچھ نہ بولا! عمران نے پھر کہا! "اس وقت تک ٹھہرو! جب تک کہ وہ سامنے نہ

آجائیں۔"

"اچھا! وہی کروں گا! جو تم کہو گے!"

تھوڑی دیر بعد پھر ہوا کے جھونکے کے ساتھ ایسی ہی آوازیں آئیں جسے بہت دور ہزاروں

گھوڑے طوفان کی سی رفتار سے دوڑ رہے ہوں اور اس کے بعد پھر سنا سنا چھا گیا!...

"بالکل دھوکہ ہے شہباز! عمران نے آہستہ سے کہا۔ "کیا تم آوازوں کا رخ نہیں محسوس

کر رہے۔ یہ سامنے سے آ رہی ہیں!"

"یہ تو دھوکہ ہے! آتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جدھر غار والا رہتا ہے!"

"کچھ بھی ہو! میرا خیال ہے کہ حملہ سامنے سے ہرگز نہ ہوگا!"

"تو پھر ہمیں رخ بدل لینا چاہیے!" شہباز بولا!

"نہیں فی الحال اس کی ضرورت نہیں۔ چنان کے اوپر والا دست چاروں طرف کی خبر لے سکے گا۔۔۔"

"تم مطمئن رہو! بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ شاید ہمیں تکلیف ہی نہ اٹھانی پڑے!"

"وہ کیسے...."

"اوپر آٹھ مشین گنیں ہیں!" عمران چٹان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا اور ٹھیک اسی وقت اوپر مشین گنیں قہقہے لگنے لگیں۔

"تم نے دیکھا!" عمران پر سکون لہجے میں بولا "میں جانتا تھا کہ وہ سامنے سے کبھی نہ آئیں گے!"

پھر اس نے نشیب میں پڑے ہوئے لوگوں کے لئے ایک اشارہ بھرا کیا! جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ فی الحال جہاں ہیں وہیں رہیں!

چٹان کے پیچھے سے شور بلند ہونے لگا تھا اور مشین گنیں برابر قہقہے لگا رہی تھیں۔ دوسری طرف سے بھی شاید فائرنگ شروع ہو گئی تھی۔

"اگر مجھے جانے دو صف شکن!" شہباز اٹھتا ہوا بولا!

"نہیں!" عمران نے سخت لہجے میں کہا "تم کھیل بگڑو گے!"

"اوائے اپنا لہجہ ٹھیک کرو! سنجیدہ خان کے بیٹے.... ورنہ!"

"بیارے بھائی! میں استدعا کرتا ہوں کہ اس وقت میرے کہنے کے خلاف نہ کرو۔ تم شیر کے بیچے ہو! مگر لو مڑی کی طرح پیالاک بھی بنو!"

شہباز ایک غصہ سی سانس لے کر رہ گیا! مگر وہ بڑی شدت سے بے چین تھا!

چٹان کے اوپر سے عمران کو روشنی کا اشارہ ملا!

"وہ بھاگ رہے ہیں!" اس نے شہباز سے کہا! "ان کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں!"

لیکن ٹھیک اسی وقت چھو لہاریوں سے شعلے بلند ہونے لگے!

"فیٹی... صفدر... چوہان... چلو!" عمران چیخا اور اس کی رائفل آگ برسانے لگی! وہ

فائر کرتے ہوئے اوپر چڑھ رہے تھے! دوسری طرف سے بھی گولیاں چلنے لگیں!

اندھیری رات کا سناٹا فائر کی گونج اور زخموں کی چیخوں سے بچھلنے ہوئے لگا! شہباز اور عمران ساتھ ہی بڑھ رہے تھے۔ جن دو مشین گنوں کی اطلاع داراب نے دی تھی وہ ابھر کر ج رہی تھیں!

"ہم چاروں طرف سے گھر گئے ہیں!" عمران بڑبڑایا!

شہباز بڑی تندہی سے فائر کر رہا تھا! ہو سکتا ہے اس نے عمران کی بڑبڑاہٹ سنی ہی نہ ہو! اوپر پہنچ کر وہ دیوانہ وار چلتی ہو چھو لہاریوں کی طرف بڑھتا رہا! عمران نے اسے آواز دی بھی وہیں لیکن اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ کسی مینڈک کی طرح اچھل اچھل کر آگے بڑھتا رہا! یہ ہنگامہ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا! اور پھر اس کے بعد سناٹا چھا گیا! عمران کے ساتھی تھوڑے تھوڑے وقفے سے اب بھی فائر کر رہے تھے۔ ساری چھو لہاریاں جل کر خاک ہو چکی تھیں اور چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آرہی تھیں!

عمران نے مشعلیں روشن کر لیں اور ان لاشوں میں اپنے آدمی تلاش کرنے لگا! ایک جگہ اسے شہباز نظر آیا جو ایک لاش کے سینے پر سوار چاقو سے اس کی گردن الگ کرنے کی کوشش کر رہا تھا!

"یہ کیا ہو رہا ہے!" عمران نے حیرت سے پوچھا!

شہباز نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور عمران چونک کر پیچھے ہٹ گیا! وہ کسی آدمی کا چہرہ نہیں تھا!۔۔۔ ہرگز نہیں! اسے کسی بھی صورت سے آدمی نہیں کہا جاسکتا۔ یا پھر عمران نے آج تک اتنی درد نگاہی کسی آدمی کے چہرے پر دیکھی ہی نہیں تھی! اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور

دانت باہر نکلے پڑے تھے! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اس لاش کو اپنے دانتوں سے لا میز رہا ہو!

"یہ فیلو وہ ہے!" اس نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا! "میں اس کا سر کاٹ کر بستی میں لے جاؤں گا!"

داراب بھی اس کے پاس کھڑا تھا! شہباز نے لاش سے سر الگ کر لیا اور اسے بالوں سے پکڑ کر لٹکائے ہوئے ایک طرف دوڑتا چلا گیا! داراب بھی اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا!

پھر عمران نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنیں، جو لحظہ بہ لحظہ دور ہوتی جا رہی تھیں!

دوسری صبح خوش گوہر نہیں تھی کیونکہ ان کے گرد لاشیں ہی لاشیں تھیں اور وہ بھی اپنے

پانچ آدمی کھو چکے تھے! ان لاشوں میں دو سفید قاموں کی لاشیں بھی نظر آئیں اور دو بلی مشین گنیں بھی ان کے ہاتھ لگیں۔

حملہ آوروں کے تقریباً ستر آدمی کھیت رہے تھے۔ دس زخمی تھے، جو اس وقت بھی وہیں

پڑے کبھی کراہتے تھے اور کبھی غار والے گولیاں دینے لگتے تھے! لیکن ان میں اتنی سکت نہیں

تھی کہ اپنے چہروں پر کھڑے ہو سکتے۔

بھر اس وقت شاید آٹھ بجے تھے جب ایک بار انہیں بڑی جلدی میں مرنے مارنے کے لئے تیار ہونا پڑا کیونکہ وہ لا تعداد گھوڑوں کے دوڑنے کی آوازیں سن رہے تھے! لیکن پھر کچھ دیر بعد حیرت رہ گئے کیونکہ انہیں بے شمار ایسے گھوڑے نظر آئے جن پر سوار نہیں تھے..... لیکن پشت پر زمینیں موجود تھیں! پہلے تو وہ کچھ نہیں سمجھے مگر پھر عمران نے کہا کہ ان گھوڑوں کو گھیر کر پکڑو!

اسنے میں تین چار سوار بھی نظر آئے جو تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہوائی فائر کر رہے تھے! وہ جلد ہی پہچان لئے گئے کیونکہ ان میں شہباز بھی تھا! گھوڑے گھیر گھیر کر پکڑ لے گئے! شہباز کے ساتھ ایک تو داراب ہی تھا اور تین آدمی اور بھی تھے۔

”وہ طاعون زدہ چوہوں کی طرح اپنے گھروں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں! لیکن میں نے انہیں کچھ نہیں کہا، بس قلعہ و کاسر ایک اونچے بانس پر رکھ کر اسے زمین میں گاڑ آیا ہوں!“

اس نے بچوں کی طرح قہقہہ لگایا اور اس کے ساتھی بھی ہنسنے لگے!

وہ اپنے گرد پڑی ہوئی لاشوں سے ذرہ برابر بھی متاثر نہیں معلوم ہوتے تھے! انہوں نے ان زمینوں کی طرف بھی توجہ نہیں دی، جو انہیں دیکھ کر اور زیادہ کراہنے لگے تھے!....

”میں نے ابھی ابھی تین کنبلی والوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے.... اور ان کے گھوڑے انہیں گھوڑوں میں موجود ہیں!“ شہباز نے کہا! پھر آدمیوں سے بولا! ”ان گھوڑوں کو اوھر لاؤ! میں ان دو سفید لاشوں کو ان پر باندھ کر غار والے کے لئے تختہ روانہ کروں گا.... تاکہ وہ ہمیں قتل کرنے کے لئے دوسری آسمانی ہاتھیں بھیجے!“

عمران خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا حالانکہ یہ حکمت عملی کے خلاف تھا! مگر وہ خاموشی ہی رہا! اس اسلحہ پر وہ شہباز کو اس کا احساس نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ اسے اپنا پابند بنانے کی کوشش کر رہا ہے!

اس کے ساتھی گھوڑے تلاش کر کے لائے اور ان دونوں سفید خاموش کی لاشیں ان پر باندھ دی گئیں! شہباز اس طرح قہقہہ لگا رہا تھا جیسے اس کے اس مذاق پر غار والا خود کو یہ قوف محسوس کرے گا!

تھوڑی دیر بعد عمران کے سارے ساتھی بھی شہباز کے لاسٹ ہوئے گھوڑوں پر بیٹھ گئے! اور بھران کی ٹاپوں کی دھمک سے زمین حیرانے لگی!

اب عمران بڑی آزادی سے اپنا ٹرانسمیٹر استعمال کر رہا تھا! بیڑ فون اس کے کانوں پر چڑھے

ہوئے تھے اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد جولیالور تینوں لڑکیوں کی خبریت معلوم کر رہا تھا! سنے اسے بتایا کہ کچھ لوگ مکان میں گھس آئے تھے لیکن انہیں ہاتھ لگائے بغیر واپس چلے گئے! لیکن وہ چاروں بڑی طرح خوفزدہ تھیں! جولیال نے بتایا کہ تینوں لڑکیاں زیادہ تر روتی اور عمران گالیاں دیتا رہتی ہیں! عمران نے جواب میں کہا کہ ایک دن دنیا کی ساری عورتیں اسے گال دیں گی کیونکہ وہ ایک ایسا مخلول تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو ”پھھر مار“ ہونے کے بجائے ”عورت مار“ ہو۔

شہباز نے عمران سے کہا! ”تمہارے پاس کتنا اور کس کس قسم کا سامان ہے.... اب تو میں سوچنے پر مجبور ہوں کہ غار والے کی لاش کتنے ٹھنڈے پھر رہی ہے!“

”مگر....!“ عمران تھوڑے توقف کے ساتھ بولا! ”ہاں!.... تمہاری بہتی والے تو شہباز اب اس کا ساتھ دینے کی ہمت نہ کریں! لیکن دوسری بستیوں کے متعلق کیا خیال ہے!“

”میری بہتی کے علاوہ ایسی پانچ بستیاں اور بھی ہیں! یہاں غار والوں کی کتنی جلدی ہو رہی ہے! کیونکہ وہ نزدیک ہیں مگر ان پانچوں بستیوں میں.... میں نے اپنے آدمی بھی رات ہی دیکھے ہیں!“

”مگر انہوں نے تمہارا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تو....؟“

”میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ سب اس سے بیزار ہیں! وہ سارے شہر وال کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں! عمران پھر خاموش ہو گیا! ان کے گھوڑے بڑی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے تھے اور انظر تک بھوری سنگاں زمین پھیلی ہوئی تھی!

دفعتاً بیڑ فون سے جولیال کی آواز آئی! ”عمران.... عمران!“

”ہیں جولیال!“

”یہاں جنگ شروع ہو گئی ہے....!“

”کیوں کیا ہوا....!“

”شاید وہ غار والا.... اب خود ہی نکل آیا ہے!.... اس کے ساتھ تقریباً دو سو سوار ہیں اور وہ اس مکان میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں!“

”کس مکان میں!“

”جس میں ہم لوگ مقیم ہیں! بہتی والے انہیں مکان میں داخل ہونے سے روک رہے ہیں!“

”اچھا ضمیر والا.... ہم فوراً واپس ہو رہے ہیں!“ عمران نے کہا!.... اور پھر جیسے ہی شہباز کو یہ

معلوم ہوا اسے اپنا گھوڑا موڑ کر دوسرے راستے پر ڈال دیا۔۔۔۔۔

”جلدی... جلدی...! شہباز بچ رہا تھا!“ جتنی جلدی ممکن ہو... چلو...!“

عمران نے بھی چیخ کر یہی کہا اور گھوڑوں کی ٹانگیں سنگلاخ زمین پر کھیتی رہیں اور آہ آہ می اور طوفان کی طرح آگے بڑھ گئے!

شہباز کے گھوڑے کے چیر تو زمین پر نکلے معلوم ہی نہیں ہوتے تھے! وہ سب کے آگے تھا!... اس افرا تیزی میں فرانسیسز عمران کے گھوڑے سے گر گیا! اگر اس نے بڑی پھرتی سے ہینڈ فون نہ اتار پھینکا ہوتا تو شاید وہ بھی جھونک میں نیچے چلا گیا ہوتا! اس وقت اتنی فرصت کہاں تھی کہ وہ اس کا اتہام دیکھنے کے لئے مز بھی سکتا! وہ اب تک محض فرانسیسز کی حفاظت ہی کے خیال سے گھوڑے کی رفتار کے معاملے میں محتاط رہا تھا! مگر اب — اب اس کا گھوڑا بھی شہباز ہی کے گھوڑے کے برابر دوڑ رہا تھا!

”دوسو میں سے دو بھی نہیں بچیں گے!“ شہباز چیخ رہا تھا! ”بڑھو... اپنے گھوڑوں کو سست نہ ہونے دو! ہستی والے ہمارے ہی لئے ان سے بھڑکے ہیں!“

”شاکہ وہ مختصر سے مختصر راستہ اختیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا!“

تقریباً بیس منٹ بعد وہ ہستی میں داخل ہوئے اور شاکہ پہلا فائر شہباز ہی نے کیا! ویسے وہ دور ہی سے فائر کی آوازیں سنتے آئے تھے!...

یہاں کافی کشت و خون ہوا تھا! لیکن حملہ آور ابھی تک شہباز کے مکان میں ٹھکنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے!

ہستی والوں نے انہیں دیکھ کر خوشی کے نعرے لگائے اور ایک بار پھر بہت زور و شور سے جنگ شروع ہو گئی!

شہباز تو بالکل دیوانہ ہو گیا تھا! اس کے ہاتھیں ہاتھ میں رہی اور تھا اور دائیں ہاتھ میں خنجر! گھوڑے کی باگ اس نے چھوڑ دی تھی — رہی اور شاکہ خالی ہو چکا تھا!

فائر اب ویسے بھی نہیں ہو رہے تھے!... یہ جنگ تو مظلومہ تھی۔ فریقین ایک دوسرے سے بھڑکے تھے! اب یا تو تھوڑی سی چل رہی تھیں یا خنجر... عمران کے ساتھی فوجیوں نے کلبازیاں سنبھالی تھیں اور جھپٹ جھپٹ کر حملہ کر رہے تھے!

دفعتاً عمران نے ڈبئی کو آواز دی کہ وہ اپنے آدمیوں کو لے کر مجمع سے نکلنے کی کوشش کرے۔ ڈبئی سمجھ گیا کہ عمران کیا چاہتا ہے۔ وہ اپنے گیارہ شکاریوں کو ایک طرف نکال لے گیا اور اس طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگا جہاں سے حملہ آور شہباز کے مکان میں ٹھکنے کی کوشش کر

رہے تھے۔ اتفاق سے پوزیشن لینے کے لئے انہیں ایک مناسب جگہ بھی مل گئی اور انہوں نے بڑی تیزی سے حملہ آوروں پر باڑھ ماری۔ دوسری طرف سے عمران نے اپنے فوجیوں کو بڑھایا! وہ بڑی تیزی سے کلبازیاں چلا رہے تھے۔ عمران انہیں اس راستے کے لئے رکاوٹ بنانا چاہتا تھا۔ جدھر سے حملہ آوروں کے پسپا ہونے کا امکان تھا۔ وہ اس میں کامیاب بھی ہو گیا! جیسے ہی ڈبئی کے شکاریوں نے تیسری بار باڑھ ماری حملہ آوروں کے چیر اکھڑ گئے۔ ادھر عمران نے تیر بردار فوجیوں کو آگے بڑھلایا جو تھی باڑھ مارنے میں ڈبئی کے شکاریوں نے دیر نہیں کی! اور پھر دلیر فوجیوں نے بھاگنے والوں کو کلبازیاں پر رکھ لیا۔ وہ گھوڑوں سے گرتے اور چیخ چیخ کر غار والے کو گالیاں دیتے۔ شہباز کا قہقہہ ان کی آوازوں سے بھی اونچا جاتا۔

ڈرائی دیر میں تشدد بدل گیا لیکن شہباز کے پیچھے کے باوجود بھی ہستی والے بھاگنے والوں کا تعاقب کر کے ان پر فائر کرتے! عمران اور اسکے ساتھیوں نے ہاتھ روک لئے!

”بھگڑوں کو مت مارو۔۔۔ بھگڑوں کو مت مارو!“ شہباز چیخ رہا! لیکن کسی نے بھی نہیں سنا! ہستی والے پسپا ہونے والوں پر برابر فائر کرتے رہے تھے! کچھ دیر بعد وہ دونوں ہی نظروں سے اوجھل ہو گئے! البتہ گھوڑوں کی ٹاپوں اور فائر کی آوازیں وہ اب بھی سن رہے تھے!

شہباز دیوانوں کی طرح لاشیں اٹھا پھرتا پھرتا تھا! عمران سیدھا اس کے مکان میں گھسٹا چلا گیا! دو لڑکیاں بے ہوش پڑی تھیں! اور تیسری جو لیا سے لپٹی ہوئی بری طرح کانپ رہی تھی! عمران کو دیکھتے ہی وہ بھی ایک طرف لڑھک گئی!

”جولیا...!“ عمران اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا! ”کیا حال ہے...! وہ بھاگ گئے!“ جولیا کچھ نہ بولی! اس نے دونوں ہاتھوں سے عمران کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اسے اپنی پوری قوت سے سمجھتی رہی تھی... پھر دفعتاً اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی!... اور عمران نے یہ آہستگی اسے فرش پر ڈال دیا! وہ بھی تینوں لڑکیوں کی طرح بے ہوش ہو گئی تھی!

”وہ نکل گیا!“ دفعتاً شہباز طوفان کی طرح اندر گھسٹا ہوا بولا! ”اس کی لاش ان میں نہیں ہے!“

”کیا تم نے اسے دیکھا تھا!“ عمران نے پوچھا!

”نہیں! وہ مجھے نہیں دکھائی دیا تھا!“

”تب پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ یہاں آیا تھا!“

”پتہ نہیں شہباز نے کہا اور پھر بے ہوش لڑکیوں کی طرف دیکھ کر بولا!“ ”کیا یہ مر گئیں!“

”نہیں بے ہوش ہو گئی ہیں!“

شہباز پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔۔۔۔۔ عمران بولیا کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کر رہا تھا پھر ایکس نو کے ماتحت بھی وہاں آگئے ان سب کے چہرے اترے ہوتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بھیاںک خواب دیکھ کر جاگ پڑے ہوں!

ان کی زبانوں سے کچھ بھی نہیں نکلا وہ خاموش کھڑے بیہوش لڑکیوں کو دیکھتے رہے۔۔۔۔۔

"کیوں دو ستوا کیا حال ہے!" عمران نے ہنس کر پوچھا

"ٹھیک ہے۔" خاور نے ایک طویل سانس لی

"درا آواز میں مردانگی پیدا کرو پیارے!" عمران نے طنز پر لہجے میں کہا "تم تو فوجی آدمی ہو!"

"ہاں! ضرور رہا ہوں! لیکن کبھی کسی جنگ میں حصہ لینے کا اتفاق نہیں ہوا۔۔۔۔۔"

"تم لوگ اب مجھ سے بحث نہیں کرتے۔۔۔۔۔ کیوں؟ کیا میں آج کل تمہاری مرضی کے مطابق ہی کام کر رہا ہوں!"

کسی نے جواب نہیں دیا! عمران ایک ایک کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا! پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر بولا! اپنے چہروں سے وحشت دور کرو! ابھی تو بہت کچھ کرتا ہے۔۔۔۔۔"

"ہم نے کب کہا ہے کہ نہ کریں گے۔۔۔۔۔" تو میرا اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا بولا!

عمران پھر لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گیا اور بدقت تمام انہیں ہوش میں لاسکا! جولیا کے علاوہ

اور سب ہوش میں آتے ہی چیختے لگی تھیں۔ لیکن ان کی زبان سن کر وہ سب حیران رہ گئے! کیونکہ

یہ زبان ان کی سمجھ سے باہر تھی وہ بالکل شکرالیوں کے لہجے کی نقل اتار رہی تھیں! لیکن زبان

شکرالی نہیں تھی! وہ سرے سے کوئی زبان ہی نہیں تھی! شاید ان کے دماغ ماؤف ہو گئے!۔۔۔۔۔

جولیا بیٹی بیٹی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی!

"او۔۔۔۔۔ خدا کے لئے!" عمران اسے مخاطب کر کے بولا! "تم اپنا دماغ قابو میں رکھنا۔۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں!۔۔۔۔۔" جولیا مضحل آواز میں بولی اور پھر اس نے اپنا سر ہٹکا لیا!۔۔۔۔۔

پھر شام تک لاشیں اٹھائی جاتی رہیں! تقریباً بیڑھ سولا لاشیں!۔۔۔۔۔ لڑکیوں کی حالت بدستور

وہی تھی! وہ اپنے کپڑے پھاڑتیں اور ایک دوسرے کو نوچے کھسوٹنے کی کوشش کرتیں! مجبوراً

ان کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے!

جولیا معمول پر آگئی تھی لیکن اب بھی خوفزدہ تھی!۔۔۔۔۔ عمران کے ساتھی شکرالیوں کو دیکھتے

تھے اور ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی تھیں! نہ وہ مغموم معلوم ہوتے تھے اور نہ خوش!۔۔۔۔۔ ان کی

حالت جانوروں کے اس گلے کی سی تھی جس کے کچھ جانور مر گئے ہوں اور سب زندہ بچتے واہوں

کو یاد بھی نہ ہو کہ کچھ دیر پہلے ان کی تعداد کتنی تھی!۔۔۔۔۔ اب بھی ان کی آنکھوں سے وہی پہلے

کی سی بے تعلقی مترشح ہوتی تھی!

شام کو عمران نے دیکھا کہ کچھ لوگ شہباز کے مکان کی دیواروں پر چڑھ کر قالسی رنگ

ایک جھنڈا نصب کر رہے ہیں!

"یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔!" عمران نے شہباز سے پوچھا!

"او۔۔۔۔۔!" شہباز ہنس کر بولا! "آج ان لوگوں نے مجھے بستی کا سب سے بڑا آدمی تسلیم کر

لیا ہے!"

"کیا یہ جھنڈا پہلے کسی اور کے مکان پر لگا ہوا تھا!"

"وہ دیکھو!"۔۔۔۔۔ شہباز نے دیوار کی طرف انگلی اٹھائی! "وہ بڑے چہرے والا آدمی جو بستی

کا ڈر رہا ہے! یہ جھنڈا آج صبح تک اسی کے مکان پر لہرا رہا تھا!"

"کیا تم نے انہیں اس پر مجبور کیا ہے!"

"ہرگز نہیں! وہ خود ہی ایسا کر رہے ہیں! یہ جھنڈا دوسری بار اس مکان پر لہرایا جا رہا ہے! ایک

بار میرے باپ کی زندگی میں لہرایا تھا اور آج۔۔۔۔۔"

شہباز پھر ہنسنے لگا! بستی والے ان دونوں کی پشت پر خاموش کھڑے تھے۔ جیسے ہی جھنڈا

نصب ہو چکا انہوں نے ہاتھ ہلا دیا کہ چنٹن شروع کر دیا وہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے!

جھنڈا نصب کرنے والا دیوار سے اتر کر شہباز کے پاس آیا! وہ مسکرا رہا تھا! اس نے اس کے

شانوں پر دونوں ہاتھ رکھے اور جھک کر اس کی پیشانی چوم لی! اور اپنے گلے سے سرخ رنگ کا

رومال کھول کر اس کے گلے میں باندھ دیا!۔۔۔۔۔

شہباز نے اس کی پیشانی پر تین بار بوسہ دیا اور اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر آہستہ آہستہ کہنے لگا! تم

میرے بزرگ ہو۔ میں مشکل کے وقت تم سے ضرور مشورہ کروں گا! کیونکہ تم نے مجھ سے

زیادہ دنیا دیکھی ہے۔ میں اپنے ولیعہد باپ ضرغام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شکرال کی حفاظت کیلئے

میرے خون کا آخری قطرہ بھی بہہ جائے گا!"

عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے سب کچھ دیکھتے رہے۔ پھر رات کو ایک بہت بڑا جشن

منایا گیا! شراب کے قراہے کھل گئے اور ایک بار پھر عمران نے ان کو جانوروں کے روپ میں

دیکھا!

میں ہنگام سر خوشی میں شہباز کے دو آدمی واپس آئے، جو اس نے کچھلی رات دوسری پانچ

بستیوں کے لئے روانہ کئے تھے! وہاں سے پیغام آیا تھا کہ وہ لوگ غار والے کا ساتھ نہیں

دیں گے۔

شہباز نے اس کا اعلان کیا اور ایک بار پھر مجمع نے خوشی کے نعرے لگائے!

عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی شراب پیش کی گئی تھی، لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا! وہ لوگ جو عادی قسم کے شرابی تھے انہوں نے بھی اس میں ہاتھ نہیں لگایا۔

"ارے تم لوگ آخر شراب کیوں نہیں پیتے....!" شہباز نے کہا۔

"ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر ہم شراب پئیں گے تو خدا ہمارے لئے شکست اتارے گا۔ ہم پر کتے بھونکیں گے اور ہم ذلیل ہو جائیں گے....!"

شہباز نے اسے سنجیدگی سے سنا اور خاموش ہو گیا۔ چاروں طرف قہقہے گونجتے رہے۔

"اچھا اب تم گلاس رکھ دو!" عمران نے خصلی آواز میں کہا!

"کیوں!" شہباز چونک کر اسے گھورنے لگا!

"کام کی بات کرو! اس عارضی فتح پر پاگل نہ ہو جاؤ! یہ جشن اب ختم ہونا چاہیے! تم بار بار یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ فرنگی اس کے ساتھی ہیں!...."

"اوہ....! میں سب کو فنا کروں گا....!"

"اچھی بات ہے.... تو پھر مجھے اجازت دو کہ میں اپنے ساتھیوں کو کسی محفوظ مقام پر پہنچا دوں!"

"میں نہیں سمجھا...."

"ہو سکتا ہے کہ آج رات آسمانی بلائیں نازل ہو جائیں!"

"صاف صاف کہو....!" شہباز بھلا ہوا!

"کیا اور سے ہوائی جہاز بھی گزرا کرتے ہیں!"

"کبھی کبھی.... کیوں؟...."

"کیا کبھی کسی نے یہاں ہوائی جہازوں کو اترتے بھی دیکھا ہے!"

"ہاں ایک بار میں نے سنا تھا.... اسی غار والے سے ملنے کے لئے کوئی آیا تھا!"

"بس تو پھر تم لوگ یہیں شراب پی پی کر مارتے رہو! صبح میں وہاں آکر تم لوگوں کی لاشیں دفن کرادوں گا....!"

"او شہیدہ خاں کے بیٹے میں تمہیں سر سے اونچا اٹھا کر بیچ دوں گا!"

"تم مجھے نہ اٹھا سکو گے....!" عمران نے آہستہ سے کہا! "سنو! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ غار والا بھلا ہٹ میں ہم لوگوں پر بمباری کرادے!"

"ارے....!" شہباز مٹھکھک اڑانے والے انداز میں ہنسا! "تم یہ کہہ کیوں ہوئے جا رہے؟"

نجیدہ خاں کے بیٹے! اس وقت ہمیں چین سے بیٹھ کر رہنا ہی چاہئے تھا! ہم سب وقت اپنی زندگی بھٹی پر لئے پھرتے ہیں اسی توقع پر کہ رات کو گھر واپس جا کر عیش کریں گے! "اچھا دوست تم عیش کرو! عیش.... ہمیں جانے دو! ہم رات بسر کرنے کے لئے کوئی تلاش کریں گے!"

"جاؤ....! جاؤ! یہ ہو جاؤ! اس وقت نہ چھیڑو! ابھی تو یہاں کچھ بھی نہیں ہوا ایسے موقعوں ہماری عورتیں بڑا شاندار ناچ ناچتی ہیں! ہم سب مارتے ہیں! تم جاؤ....! وقع ہو جاؤ....!"

وہ بڑی موج میں تھا! اس نے کھڑے ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا مٹھکھک اڑایا۔ ہوا مجمع بھی ان پر آوازیں کسنے لگا!....! بعض نے تو یہ بھی کہا کہ ڈرپوکوں کو مار ڈالا جائے۔ لیکن شہباز نے کہا! نہیں....! یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں کرنے دو! کیونکہ یہ ہمارے دشمن ہیں!"

عمران نے اپنے ساتھیوں کو اس نئے اندیشے سے مطلع کیا اور وہ بھی اس سے متعلق ہو گئے۔ پھر انہوں نے وہاں سے ہٹ کر چلنے کی تیاری شروع کر دی! لڑکیوں کو شہباز کے مکان سے لے کر گیا! تینوں یوریشین لڑکیاں چلتی چلتی رہیں!....! جب وہ جا رہے تھے تو شہباز پھر دوڑتا ہوا امرام کے پاس آیا....!

"تمہیں وہم ہو گیا ہے....! یاد رہے بھائی! آؤ ہمارے ساتھ عیش کرو!"

"عیش سے ہمیں نفرت ہے۔ ہم تو تکلیف و مصائب کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔"

"اچھا! میں دو آدمی تمہارے ساتھ کر رہا ہوں! یہ تمہیں ایسی غاروں میں لے جائیں گے جہاں تم جیسے وہی لوگ چین سے رات بسر کر سکیں!....!"

کچھ دیر بعد وہ حقیقتاً ایسے ہی کشادہ قسم کے غاروں میں پہنچ گئے جہاں بہت اطمینان سے رات بسر کر سکتے تھے! یہ بستی سے زیادہ دور نہیں تھی!

عمران غار کے دھانے پر آ بیٹھا! وہ کچھ اپنے اس اندیشے کے متعلق یقین رکھتا کہ ایسا ضرور ہو گا اور یہ اندیشہ غلط نہیں لگا! کچھ ہی دیر بعد ہوا کے جھونکے کے ساتھ ہوائی جہاز کی ہلکی آواز آئی اور پھر یہ آواز قریب آتی گئی!

"بمباری ضرور ہوگی!" عمران مڑ کر اپنے ہاتھوں سے بولا! جو قریب ہی تھے قہقہے اس کے کہ وہ کچھ جواب دیتے وہ دھماکے سنائی دیے اور پھر توپے درپے دھماکوں کی آوازیں آنے لگیں!....!

"عمران....!" جو لیا کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی! "یہ کس جہنم میں گھسٹ لائے ہو تم! میرا خیال ہے کہ تمہاری شیطانی عقل تمہا بھی یہ کارنامہ انجام دے سکتی تھی!"

"ارے اس ایکس ٹو کے بیٹے سے خدا کجھے!" عمران اپنے سر پر دو ہتھوڑیاں مارتا ہوا بولا!

بمباری اب بھی جاری تھی اور وہ بے شمار بھاگتے ہوئے آدمیوں کا شور سن رہے تھے! شور قریب
بڑھتا رہا تھا! غالباً بستی والوں نے بھی انہیں غاروں کا رخ کیا تھا! عمران اور اسکے ساتھی وہاں سے
پچھلے ہٹ گئے! لوگ گرتے پڑتے غاروں میں گھس رہے تھے! اگر عمران کے ساتھیوں نے
پہلے ہی سے مشعلیں نہ روشن کر رکھی ہوتیں تو شاید وہ ان بھاگنے والوں کی بدحواسی کا شکار ہو
گئے ہوتے!

”خاموشی سے خاموشی سے!“ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا!

قرب و بنوار کے سارے غاروں میں بستی والے شور مچاتے ہوئے گھس رہے تھے! اسی شور
میں عمران نے شہباز کی آوازیں سنیں، جو باہر صفِ جنم کو پکارتا پھر رہا تھا! عمران بھیڑ بناتا ہوا غار
کے وہاں کی طرف بڑھتا پھر اس نے شہباز کو آواز دی اور وہ تیر کی طرح اس کی طرف آیا۔

”اور... صفِ جنم... میرے دوست... میرے بھائی!...“ وہ عمران سے لپٹ کر اسے
بھیچتا ہوا بولا! ”تیری نظریں وہ بھی دیکھ لیتی ہیں جس پر غیب کے پردے پڑے ہوئے ہیں!“

”تم سے بات کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا!... پتہ نہیں اس وقت کتنے آدمی تمہارے اس
جشن کی حیثیت چڑھ گئے ہوں گے!“

”میں کیا کرتا! سنجیدہ خان کے بیٹے! بستی والے خود ہی جشن منانا چاہتے تھے!“

”تم انہیں روک سکتے تھے!“

”اب میں کبھی تمہاری ہنسی نہیں اڑاؤں گا!“ شہباز بھرائی ہوئی آواز میں بولا! ”تم بہت عقل
مند ہو!“

ہلیارہ ابھی تک بستی پر منڈلا رہا تھا مگر شاید ہوں کا اسناک ختم ہو گیا تھا! وہ کچھ دیر تک فضا
میں چنگھاڑتا رہا۔۔۔ پھر اس کی آواز آہستہ آہستہ دور ہوتی گئی!

”شہباز!“ دفعتاً ایک بوڑھے نے ہاتھ ہلا کر غصیلے لہجے میں کہا! ”ہماری تباہی کا باعث یہی
شخص ہے!“

”نہیں!... اپنی آواز میری آواز سے اونچی کرنے کی کوشش نہ کرو! اپنی تباہی کا باعث ہم
خود ہی بنے ہیں!“ اگر ہم یہ جشن نہ کرتے! یا اسی وقت اس کا کہاں مان لیتے جب اس نے غاروں
میں گھسنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تو ہماری یہ حالت نہ ہوتی... کیا ہم سب نے اس کا مستحکم نہیں اڑایا
تھا!“ بوڑھے نے خاموش ہو کر دوسری طرف منہ پھیر لیا!

۱۷

دوسری صبح بستی والوں کے لئے بڑی اندھ دھنک تھی شاید ہی وہاں کوئی ایسا مکان رہا ہو جسے

کچلی رات بمباری سے نقصان نہ پہنچا ہو اور چاروں طرف عورتوں بچوں اور مردوں کی لاشیں
پڑیں نظر آرہی تھیں!

اب عمران صرف اس آدمی کے متعلق سوچ رہا تھا جسے یہ لوگ غار والے کے نام سے یاد
کرتے تھے! ان کے بیان کے مطابق وہ صرف ایک فقیر تھا اور آہستہ آہستہ اس نے سارے
شہرال پر سکہ بٹالیا تھا!۔۔۔

عمران نے کوشش شروع کی کہ شہباز کو جلد سے جلد اس بستی کی طرف کوچ کر دینے کے
لئے آمادہ کر لے جہاں اس پر اسرار آدمی کا قیام تھا!

شہباز نے کہا! ”میں خود بھی اب بہت بے چین ہوں! لیکن یہ تو سوچو کہ اگر انہوں نے پھر
ہماری عدم موجودگی میں بستی پر دھاوا بول دیا تو اس بار ہماری عورتیں اور سارے بچے قتل ہو
جائیں گے!“

”پھر!...!“ عمران نے سوال کیا!

”میں نے دوسری بستیوں سے کچھ ایسے آدمی منگوئے ہیں! جو یہاں رہ کر صرف عورتوں
اور بچوں کی حفاظت کریں! اور پھر اس بستی کا ایک ایک مرد تمہارا ساتھ دے گا!“

عمران خاموش ہو گیا! اس کے ساتھی بھی یہی چاہتے تھے کہ جلد سے جلد اس مسئلے کا تعین
ہو جائے پھر خود وہ زندہ رہیں یا مر جائیں! امید و قیام کی کشمکش ان کے لئے سوہان روح ہو رہی
تھی!

سہ پہر تک مختلف بستیوں سے تقریباً تین سو آدمی آگئے! اور جب انہوں نے عورتوں اور
بچوں کی لاشیں دیکھیں تو انہیں مستحکم شہباز ہو گیا! انکا اصرار تھا کہ وہ بھی اس مہم میں ان کے
شریک ہو کر ان عورتوں اور بچوں کا انتقام لیں گے! شہباز انہیں بدقت تمام اس سے باز رکھ سکا!
پھر حال انہوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ آخری سانسوں تک بستی کی حفاظت کریں گے!

پھر ایک گھنٹے کے اندر ہی اندر ایک بار پھر زمین لرزنے لگی! تقریباً دھاتی سو گھوڑے اپنی
لوفانی رفتار سے اسے متزلزل کر رہے تھے!

شائد انہوں نے بمشکل تمام پانچ پانچ میل کی مسافت طے کی ہوگی کہ انہیں پھر ہلیارے کی
رج سنا دی۔ عمران اور شہباز کے گھوڑے سب سے آگے چارے تھے۔

”وہ پھر آ رہا ہے!...“ شہباز دانت چیں کر بولا! ”اور یہاں چٹیل میدان میں کہیں سر
اٹھانے کی بھی جگہ نہیں ملے گی!“ دفعتاً عمران رکاوٹوں پر کھڑا ہو گیا!۔۔۔ شانے سے رائفل

اتاری! گھوڑے کی باگ اس نے چھوڑ دی تھی اور دونوں ہاتھوں سے راتقل تھا سے ہوئے آواز کی سمت دیکھ رہا تھا۔... دفعتاً کچھ دور پر طیارہ سفید بادلوں کے نیچے دکھائی دیا! عمران نے نشانہ لیا اور فائر کر دیا اور پھر وہ میگزین لگے ہوئے علاقے سے پے در پے فائر کرتا ہی رہا۔... گھوڑا اسی رفتار سے دوڑ رہا تھا اور عمران رکاوٹوں پر کھڑا فائر کرتا رہا تھا!

اچانک طیارے کے پیچھے حصے سے بھورے دھوئیں کی لکیر نکلتی گئی!

”راستہ کاٹو... راستہ کاٹو...“ عمران چیخا! ”میں نے اسے مار لیا ہے!“ شہباز نے بائیں جانب اپنا گھوڑا موڑ دیا اور پھر سب کا رخ لوہر ہی ہو گیا! البتہ عمران کا گھوڑا اسی سمت دوڑا جا رہا تھا۔ طیارہ اپنے گگے حصے کے بل نیچے کی طرف آ رہا تھا! عمران نے زمین پر بیٹھتے ہوئے گھوڑے کو ایڑ لگائی وہ اور تیزی سے دوڑنے لگا!

پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور دور دور تک آگ پھیل گئی پھر ملی زمین سے ٹکرا کر طیارہ پاش پاش ہو چکا تھا نہ جانے کتنے گھوڑے اس خوفناک دھماکے سے بد کے اور نہ جانے کتنے سوار نیچے گر کر روئے گئے! عمران بھی شاید موت کے منہ میں پہنچ گیا ہوتا لیکن اس نے بڑی بھرتی سے خود کو سنبھالا اور گھوڑے کو بے قابو نہ ہونے دیا! بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ شکاریوں ہی کی طرح گھوڑے کی پیٹھ پر زندگی بسر کرتا آیا ہوا!

اب اس نے اپنا گھوڑا اسی طرف موڑ لیا جدھر دوسرے جا رہے تھے اور تھوڑی ہی دیر میں انہیں جا لیا وہ آہستہ آہستہ کتراتے ہوئے پھر اصل راہ پر آ رہے تھے!... عمران کو دیکھ کر انہوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔

”میں تیری پیشانی پر تین بار بوسہ دیتا ہوں... صف شکن!“ شہباز چیخا! ”کاش تو میرے باپ کا بیٹا ہوتا...!“

”میں اپنے ہی باپ کا بیٹا ہو کر چھتا رہا ہوں!“

گھوڑے دوڑتے رہے!... ٹاپوں کی آواز سے پھر بلا میدان کو بڑھ رہا! اب پھر عمران نے پیشین گوئی کی اور شہباز نے اسے اسی طرح سنا جیسے وہ بات آسمان سے اترے ہوئے کسی فرشتے نے کہی ہو! اس نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ راستے ہی میں دشمن سے نہ بھیڑ ہو جائے کیونکہ طیارے کے ٹوٹنے کی آواز دور تک پہنچی ہوگی!

اس کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ تقریباً میں منٹ بعد ہی مخالف سمت سے بے شمار سوار آتے ہوئے نظر آئے!

اور پھر دونوں طرف سے فائرنگ شروع ہو گئی! دونوں ہی طرف کے کئی آدمی گھوڑوں سے

گرے لیکن گھوڑوں کی رفتار میں کوئی فرق نہ آیا! ایک بار پھر وہی پچھلے دن کی سی جنگ مطلقاً منقطع دکھائی دیا۔ قریب ہوتے ہی فریقین نے خنجر کھینچ لئے اور عمران کے فوجیوں نے کلباز سنبھال لیں۔ یہ پورا دستہ کچھلی جنگ عظیم میں افریقہ کے محاذ پر لڑ چکا تھا اور اس نے وہاں خا طور پر زد و کوب طریقہ جنگ کی ٹریننگ لی تھی!

میں ہنگام جنگ میں عمران نے شہباز کی آواز سنی، جو کہہ رہا تھا! ”میں نے تجھے دیکھ لیا ہے! او چھوڑے فقیر...!“

لیکن شہباز اسے نظر نہیں آیا! اس کے دونوں ہاتھوں میں خنجر تھے اور اس نے گھوڑے کو کام چھوڑ دی تھی! اس کے ساتھی اسے گھیرے ہوئے تھے دفعتاً اس کی نظر ایک طویل قام آدمی پر پڑی جس کے چہرے پر کھنی دلاہمی تھی اور سر کے بڑے بڑے بال اٹھتے ہوئے تھے آنکھیں سرخ تھیں اسکے جسم پر شکاریوں ہی جیسا لباس تھا! لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں شکاریوں سے بہت زیادہ مختلف معلوم ہو رہا تھا! عمران اس تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا! اس نے شہباز کو بھی دیکھا! جو حقیقتاً اس آدمی تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا! عمران سوچ رہا تھا کہ کہیں شہباز چھوٹے ہی اسے ختم نہ کر دے۔ وہ اسے ہرگز نہ پسند کرتا۔ اگر ان سازشوں کا سرخرو وہ تھا تو اسے زندہ پکڑنا ہی زیادہ مفید ثابت ہوتا! شہباز عمران سے قتل ہی اس تک پہنچ گیا! اس پر خنجر سے وار کیا! لیکن طویل قامت سوار نے جھکا کر اس کی کھائی پر ہاتھ ڈال دیا! پھر ایسا معلوم ہوا جسے اس کی آنکھیں شیطانی برسانے لگی ہوں!

”خبردار!“ عمران دھاڑتا ہوا اس کی طرف جھپٹا! اتنی دیر میں خود شہباز ہی نے کلائی چھڑائی تھی! لیکن خنجر اب کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ شہباز نے گھوڑے کی پشت سے اس پر چھلانگ لگائی! لیکن عمران اس کا شتر نہیں دیکھ سکا! ویسے اس نے اسے گھوڑے سے زمین پر گرتے ضرور دیکھا تھا! کیونکہ اس کے چھلانگ لگاتے ہی دراز قد سوار نے بڑی بھرتی سے اپنا گھوڑا پیچھے ہٹا لیا تھا!

عمران کو اس تک پہنچنے میں دشواری پیش آرہی تھی کیونکہ اسے بھی اس کے ساتھی گھیرے ہوئے تھے! لیکن وہ جگہ بنانے کی کوشش کرتا ہی رہا! اب تک وہ نصف درجن دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا! دفعتاً عمران نے تیر بردار فوجیوں کو آواز دی ان میں سے پانچ فوراً ہی اس کی مدد کو پہنچ گئے!

”راستہ صاف کرو!“ عمران نے کہا! ”اس دلاہمی والے لیے آدمی کو زندہ گرفتار کرنا ہے!“ فوجی کلبازیاں چلاتے ہوئے آگے بڑھے! دشمنوں پر ان کی کافی دھماک بیٹھ گئی تھی! ان میں پچھلے والے معرکے سے بھاگے ہوئے لوگ بھی تھے انہیں ان خوفناک کلبازیوں کا اچھی طرح

تجربہ ہو چکا تھا وہ کافی کی طرح چپٹے لگے۔

دفعہ اس لیے آدمی کی نظر عمران پر پڑی اور ایک لمحہ کے لئے ایسا معلوم ہوا جیسے اسے سکند
ہو گیا ہو اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو لگاڑا کہ وہ کھانیاں چلانے والوں کو پیچھے دھکیل دیں
ساتھ ہی اس نے ریو اور سے عمران پر فائر کیا! عمران غافل نہیں تھا۔۔۔ اس لئے ظاہر ہے کہ
کسی دوسرے ہی کے گھوڑے کی زین خالی ہوئی ہوگی!۔۔۔ پھر اس نے بے درپے کئی فائر عمران
پر کئے لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔۔۔ کھانیاں چلانے والے عمران کے لئے راستہ بنا رہے تھے!
دراز قد سوار نے اپنے ساتھیوں کو لگاڑا اور ایک بار پھر بڑے زور و شور سے جنگ شروع
ہو گئی! عمران شہباز کے متعلق بھی سوچ رہا تھا! پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہوا ہوا!۔۔۔ بہر حال اس
کے خیال کے مطابق وہ بری طرح کھلا گیا ہوگا!

جنگ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی اب تک تیر بردار فوجیوں میں سے تین ہلاک ہو چکے
تھے!۔۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کے جوش و خروش میں کمی نہیں واقع ہوئی تھی بلکہ وہ اب
پہلے سے بھی تیزی سے حملے کر رہے تھے۔ دوسری طرف دراز قد سوار کے آدمی بھی اس کی
حفاظت کے لئے جانوں پر کھیل رہے تھے!۔۔۔ جیسے ہی ایک گرتا دوسرا اس کی جگہ لے لیتا!
عمران نے اپنا گھوڑا پیچھے ہٹایا!۔۔۔ اب وہ دراصل ڈینی کی تلاش میں تھا!
کچھ دیر بعد وہ اسے مل گیا! لیکن اس حال میں کہ وہ تباہی دشمنوں میں گھر گیا تھا! اور اس کے
ہاتھ ست پڑتے جا رہے تھے! شاید وہ زخمی بھی تھا!

عمران نے چھوٹے ہی ان لوگوں پر حملہ کر دیا!۔۔۔ پہلے ہی ہلے میں دو گرے۔۔۔ عمران کو
دیکھتے ہی ڈینی نے پھر سنبھالا لیا!۔۔۔ پھر تین منٹ کے اندر ہی اندر وہ دونوں وہاں تیار ہو گئے!
”میں شکریہ ادا کرتا ہوں ماسٹر عمران! دراصل تجربہ بازی میری لائن کی چیز نہیں ہے!“ اس
نے کہا! ”پر وامت کرو ڈینی! تم ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دے رہے ہو! اگر تم نے یہ معرکہ سر
کر لیا تو زندگی بھر اپنے اس کارنامے پر فخر کرو گے!۔۔۔ ہاں دیکھو!۔۔۔ اس وقت بھی تمہارے
پاس وہ جال موجود ہے یا نہیں جو تم ہمیشہ رکھتے ہو!“

”ہے۔۔۔ ماسٹر۔۔۔ کیوں۔“

”مجھے اس کی ضرورت ہے اور ڈینی۔۔۔ اگر اب تم الگ ہٹ کر تھوڑی دیر سستالو تو بہتر

ہے!“

”نہیں ماسٹر میں اب اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوں!“ ڈینی ہنس کر بولا! اور زین سے لٹکے ہوئے
لگاڑے کے تھیلے سے جال نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا!

”شکریہ ڈینی!۔۔۔“ عمران نے جال لے کر گھوڑے کو بڑی لگائی اور لڑنے والوں سے دو
بھاگتا چلا گیا بلکہ اسی انداز میں جیسے گھوڑا بھڑک کر بے قابو ہو گیا ہو! اس کے ساتھیوں نے اسے
حیرت سے دیکھا! لیکن ان کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اس کی مدد کے لئے مجمع سے نکلتے! البتہ ڈینی
نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر رک گیا! اگر عمران نے اس سے جال نہ مانگا ہوتا تو شاید
اس کی مدد کے لئے دوڑ ہی پڑتا! لیکن اب اسے سوچنے کے لئے رکنا ہی پڑا یہ پر اسرار آدمی آرزو
تک اس کی سمجھ میں نہیں آ سکا تھا!

دفعہ اس نے ایک دراز قد سوار کو مجمع سے نکل عمران کے پیچھے پیچھے جاتے دیکھا! یہ ان
شہابیوں میں سے نہیں تھا! جو ڈینی کے ساتھ آئے تھے اس کا حلیہ عجیب تھا! بے ترتیبی سے
بڑھی ہوئی گنجان واڑھی۔ اور سر پر بالوں کا جھنکار!۔۔۔!

ڈینی نے بے تحاشہ اپنا گھوڑا اس کے پیچھے ڈال دیا! اس نے سوچا کہ کیا یہ وہی پر اسرار فقیر
ہو جس کے لئے اتنا کشت و خون ہو رہا ہے!

تینوں گھوڑے کافی فاصلہ سے دوڑتے رہے! پھر دفعہ ڈینی نے عمران کو پلٹے دیکھا!۔۔۔ دراز
قد آدمی نے عمران پر فائر کیا لیکن ڈینی اس فائر کا انجام نہ دیکھ سکا کیونکہ وہ اپنے ہولسٹر سے
ریو اور کھینچنے لگا تھا! اس نے دراز قد آدمی پر فائر کیا! لیکن آواز ہی نہ ہوئی! اس کا ریو اور خالی ہو
چکا تھا! پھر جتنی دیر میں ریو اور کے ٹیمپر بھرتا۔۔۔ عمران نے دراز قد سوار کے پانچ یا چھ فائر خالی
کئے کہ اس پر جال پھینکا! مگر دراز قد آدمی کا گھوڑا بڑی پھرتی سے اسے پچالے گیا عمران نے پھر
جال مارا لیکن شاید دراز قد آدمی کا گھوڑا بھڑک ہی گیا تھا!

”ڈینی!۔۔۔“ عمران چیخا! ”تم اپنے آدمیوں کے ساتھ رہو! میں اس سے نیٹ لوں گا۔!“
اور پھر اس کا گھوڑا دراز قد سوار کے بھڑکے ہوئے گھوڑے کے پیچھے دوڑتا چلا گیا۔۔۔

۱۸

جنگ کا فیصلہ ہونے میں دیر نہیں لگی! کیونکہ جس کی پر اسرار قوتوں سے ڈر کر وہ شہباز کی
مٹی والوں سے لڑ رہے تھے وہ خود ہی بھاگ لگا تھا! اس کے بھاگنے کے بعد ہی ان کے پاؤں بھی
خز گئے!

وہ ان بھگتوں کو چن چن کر قتل کرتے رہے! اور انکا تعاقب جاری رہا! ڈینی بھی پلٹ
انہیں میں آتا تھا! عمران کے حکم سے سر تابی کرتا اس کے بس سے باہر تھا! ویسے اس کا دل تو
ناچتا تھا کہ اسے تباہ نہ چھوڑے!

اس نے شہباز کو دیکھا جس کا چہرہ سدورچہ خوشک نظر آ رہا تھا اور شامک اس کی پیشانی زخمی تھی جس سے خون بہہ بہہ کر سارے چہرے پر پھیل گیا تھا اور شامک اس کا بایاں ہاتھ بھی بیکر تھا کیونکہ اس نے گھوڑے کی لگام دانتوں سے پکڑ رکھی تھی۔ اسے ہاتھ میں منجھڑ تھا جس کی پیاس بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی.... وہ بار بار اٹھتا اور بھاگتے ہوئے آدمیوں کا لہو چاٹ کر دوسری بار کے لئے پھر تیار ہو جاتا!

صفر نے چوہان سے کہا جو بہت زیادہ زخمی تھا۔ "پتہ نہیں یہ کرو گھنٹال کدھر نکل گیا۔ اب میں ان لوگوں کو کس طرح روکوں! یہ تو ہوش ہی میں نہیں معلوم ہوتے۔"

"بس کچھ نہیں اسی طرح بھاگتے رہو! کہیں نہ کہیں موت ہمیں بھی آدو پے گی! خدار اور صدیقی کو میں نے اپنی آنکھوں سے مرتے دیکھا ہے!"

"کیا وہ.... کام آگئے...." صفر تقریباً چیخ پڑا!

"ہاں" چوہان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! اور خاموش رہ کر بولا "لیکن ان تمام پریشانیوں کے باوجود بھی میں عمران کے لئے برے خیال نہیں رکھتا! میرے خدادادہ کتا بے بھر آدمی ہے!"

"عمران کے لئے کوئی بھی برے خیالات نہیں رکھتا!" چوہان بولا! "وہ نہ جانے کیا ہے! اس مٹی سے بنا ہے! بعض اوقات تو میں سوچتے لگتا ہوں کہ کہیں وہ شکرال ہی کی مٹی سے نہ بنا ہوا.... وہ بہت عظیم ہے صفر! اس نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ کسی کے بس کا کام نہیں تھا!"

دفعہ انہوں نے دیکھا کہ بھاگنے والے اپنی ٹوپیاں اتار اتار کر پھینک رہے ہیں اور ان کے گھوڑوں کی رفتار سست ہوتی جا رہی ہے!.... پھر وہ رک ہی گئے شہباز کے آدمیوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا!.... وہ دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر کچھ کہہ رہے تھے! جیسے ہی وہ خاموش ہوئے گھوڑے کی لگام شہباز کے دانتوں سے چھوٹ پڑی اور وہ چٹکھڑنے لگا!

صفر کی مدد سے چوہان معلوم کر سکا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا!

"نہیں تمہیں مان نہیں دی جا سکی! تم غلام ہو.... تم نے وہ کیا ہے جو شکرال میں بھی نہیں ہوا!.... جاؤ ہماری ہستی میں دیکھو.... تمہیں میٹھا بیچوں اور عورتوں کی لاشیں ملیں گی!.... کیا تمہیں اپنی مائیں یاد نہیں.... بلاؤ اس خندیر کی اولاد کو ہمارے لئے کوئی نئی آسمانی بلا جیسے تاکہ تم محفوظ رہو! وہ کہاں گیا!"

اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا! "انہیں اتنی بیدردی سے قتل کرو کہ ان کی رومیں قیامت تک جیتی کراہتی پھریں....!"

پھر عمران کے ساتھیوں نے ایک دل جلا دینے والا منظر دیکھا! ان کے ہاتھ تو اب رک گئے تھے! امرنے والے چیخ رہے تھے.... بلہا رہے تھے، رو رہے تھے.... لیکن انہیں قتل کرنے والوں کے ہاتھ کسی طرح نہ رکے.... اور پھر انہوں نے ان کی لاشیں بھی گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالیں۔ خور و غیرہ کو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ زندگی کی آخری حدوں پر کھڑے مائے پھیلی ہوئی بیکراں جہنم میں اپنے لئے جگہ تلاش کر رہے ہوں!

حالانکہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا! عمر انہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ دنیا کا آخری دن ہو! زمین کسی سیارے سے ٹکرائی ہو۔ سورج کے پرچے اڑ گئے ہوں!.... شکرال وحشی بھی گھوڑوں پر دم بخود بیٹھے اپنی بیٹھوس اس رہنے والی آنکھوں سے کجلی ہوئی لاشوں کو دیکھ رہے تھے۔ اور پھر یک بیک ہوا تیز ہو گئی۔

19

عمران دراز قد آدمی کا تعاقب کر رہا تھا! مگر چونکہ اس کا گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگ رہا تھا اس لئے اسے پالینا آسان کام نہیں تھا!.... دراز قد آدمی گھوڑے کی گردن سے چمٹا ہوا تھا اور نہ اب تک شامک اس کی ہڈیاں سرمہ ہو چکی ہو تیں پھر بھی گھوڑے کی لمبی کوشش تھی وہ کسی طرح اسے اپنا پیٹھ پر سے اچھال دے!

لیکن عمران کا اندازہ تھا کہ گھوڑا اپنے کسی جانے پہچانے ہی راستے پر دوڑ رہا ہے!.... وہ خاموشی سے تعاقب کرتا رہا! پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ اس گھوڑے ہی کو ہلاک کر دے، لیکن پھر یہ ارادہ ترک کر دیا! کیوں کہ اس طرح شاید وہ سوار کو زندہ نہ پاسکتا!

یہ تعاقب تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا اور پھر سورج مغربی افق میں چمکنے لگا!.... دفعہ عمران نے دراز قد آدمی کے گھوڑے کو ایک دراز میں گھسے دیکھا! عمران پہلے تو ہچکچایا! لیکن جب اس کے کانوں میں دوسرے گھوڑے کی ٹاپوں کی آوازیں برابر آتی رہیں تو اس نے بھی بے خوف ہو کر اپنا گھوڑا اسی دراز میں ڈال دیا!.... یہاں بہت کم روشنی تھی! اور وہ اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز کے مہارے ہی آگے بڑھا رہا تھا!

پھر اسے یک بیک زیادہ روشنی نظر آئی! یہ دراز کے دوسرے سرے سے آ رہی تھی۔ جس سے اٹکا گھوڑا دوسری طرف نکل گیا تھا!

یہ ایک کافی کشادہ جگہ تھی! اور چاروں طرف اونچی اونچی چٹانوں سے اس طرح گھری ہوئی تھی کہ ان چٹانوں پر پہلی نظر میں دیواروں کا دھوکا ہوتا تھا!

گھوڑا رک گیا اور دراز قد آدمی نے اس پر سے کودتے وقت پہ در پہے تین فائر کئے!۔۔۔۔۔
اس وقت تو عمران کی تقدیر ہی یاد رہی وہ نہ وہ! میری ہو گیا تھا پہلے فائر پہ وہ غفلت سے چوٹا
تھا! اور بقیہ دو فائر اس نے اپنی کوشش سے بچائے پھر اس نے اپنے گھوڑے سے چھلانگ لگائی۔
دراز قد آدمی کا رویہ اور شانہ خالی ہو چکا تھا اس نے عمران پر وہی کھینچ مارا اور پھر وہ دونوں بجز
مکے اذیتا بائیں چاہتے کسی عورت نے کہا! "یہ کیا ہو رہا ہے ایہ کون ہے۔"
اور عمران نے اس کی آواز پہچان لی! وہ تحریر یا بھیل بی آف بوہمیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو
سکتی تھی!

"یہ فیصلہ ہو رہا ہے۔ تحریر یا ڈارنگ! عمران نے دراز قد آدمی سے گتھے ہوئے کہا! "اور یہ
تمہارے اسی پرانے خادم عمران کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے!" پھر سناٹا چھا گیا اور وہ جانوروں کی
طرح لڑتے رہے!

دو فائر دراز قد آدمی نے پھینکا! "تم کیا کر رہی ہو سوری بچی! اس پر فائر کیوں نہیں کرتیں۔۔۔۔۔!"
"مورقوں کا ہاتھ عمران پر کبھی نہیں اٹھ سکتا القانے ڈیئر۔۔۔۔۔!" عمران نے اس کے پیٹ پر
تھکنا مارتے ہوئے کہا! اور پھر تحریر یا کی آواز یہ کہتی ہوئی سنائی دی "القانے" ذلیل کتے! تیری یہ
بھال کہ تحریر یا کی شان میں گستاخی کرے!"

"تحریر یا کی بچی ہوش میں آ۔۔۔۔۔ یہ وقت جھگڑے کا نہیں ہے!" القانے دہڑا۔۔۔۔۔ شاید اسی
وقت عمران نے پھر اسے روادیا تھا، وہ بری طرح کرہا!

"خاموش کتے! تحریر یا کا غصہ تجھے خاک میں ملا دے گا!"

اس کے جواب میں القانے نے اسے ایک گندی سی گالی دی!

"میں تیرا منہ توڑ دوں گا القانے کیونکہ تو میرے سامنے تحریر یا کی توہین کر رہا ہے!"
تحریر یا اب سامنے آگئی تھی اور عمران کو اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے
بیداری کی حالت میں کوئی خواب نظر آ رہا ہو!

ایک بار القانے عمران کی گرفت سے نکل کر تحریر یا کی طرف جھپٹا! اسی وقت عمران نے ایک
پتھر سے ٹھوک کھائی! لیکن جتنی دیر میں وہ سنبھلا القانے تحریر یا کو اٹھا کر سر سے بلند کر چکا تھا!
تحریر یا کی چیخ چٹانوں میں گونج اٹھی! لیکن وہ دوسرے ہی لمحے میں عمران کے بازوؤں میں تھی!
اسے اپنے ہاتھوں پر روکتے وقت عمران کے گتھے زمین سے جاگے اور ان میں چوٹیں بھی آئیں!
اس نے تحریر یا کو بہت آہستگی سے ایک طرف اتار دیا!۔۔۔۔۔ اور پھر القانے کی طرف جھپٹا، جو
زمین سے اپنی رائفل اٹھانے کے لئے جھکا تھا! عمران کے قریب پہنچنے سے قفل ہی وہ پلٹ

پڑا۔۔۔۔۔ پھر اگر عمران سنبھل کر بیٹ نہ گیا ہوتا تو لٹھ کی طرح چلائی جانے والی رائفل اس
ہی پر پڑی ہوتی! عمران دوسرے حملے کا منتظر تھا!۔۔۔۔۔ تحریر یا مضطربانہ انداز سے عمران
طرف دیکھ رہی تھی! "میں تم سے ریڈیا سکوائر کا خدات کے ساتھ والی مہر طلب کر رہا ہوں
عمران پر وقار لہجے میں بولا!

"ضرور۔۔۔۔۔ ضرور!" القانے سر ہلا کر بولا! "تمہیں یہاں تمہاری موت ہی لائی ہے!
بھی یاد رکھنے کے لئے ایک عبرتاک واقعہ ہو گا۔۔۔۔۔ کہ تم مرنے کے لئے اتنی دور آئے
القانے نے رائفل پیچ کر پھینک کر پتھر کھینچ لیا!

"آؤ! آؤ۔۔۔۔۔" عمران سر ہلا کر بولا! "میں تمہیں اس طرح ماروں گا جیسے تم نے ابھی تم
کے لئے کوشش کی تھی!"

القانے جھپٹ پڑا۔۔۔۔۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کے منہ سے ایک طویل کرہ
تحریر یا بس اتنی دیکھ سکتی تھی کہ اس کا خنجر والا ہاتھ عمران کی گرفت میں آ گیا تھا لیکن پھر
یہ نہ معلوم ہو سکا کہ القانے منہ کے بل کس طرح گر پڑا تھا!

اور اب عمران کا ایک ہر اس کی گردن پر تھا! اور خنجر والا ہاتھ اس طرح مردوار چاہ رہا تھا
القانے کی چیخیں نکل پڑی تھیں! "مہر کہاں ہے!" عمران دہڑا۔
"نہیں بتاؤں گا!۔۔۔۔۔"

"تم کس ملک کے لئے کام کر رہے تھے!"

"نہیں بتاؤں گا!۔۔۔۔۔"

"اچھا!" عمران نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور خنجر دور چاہا!۔۔۔۔۔

"تحریر یا تو دیکھ رہی ہے!" القانے دھڑا!

"ہاں! تحریر یا پر سکون آواز میں بولی "میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ یہ اتنی دور سے مرنے آیا تھا
مگر جھوٹا اور شنی خور القانے اس کے پیروں کے نیچے دم توڑے جا رہا ہے۔۔۔۔۔ ہاں! میں یہ دیکھ
رہی ہوں کہ جس نے کچھ دیر پہلے ایک عورت کو زمین پر پٹختے کے لئے سر سے بلند کیا تھا وہ اس
سے بس کچھ بے کی طرح لہریں لے رہا ہے۔۔۔۔۔ عمران تم نے ابھی کیا کیا تھا! اپنا کام جلد
کردو!۔۔۔۔۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی! مہر بھی میرے ہی پاس ہے!۔۔۔۔۔"

القانے پھر تحریر یا کو گالیاں دینے لگا!

عمران جھکا اور القانے کی گردن دبائے ہوئے اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھانے کی کوشش کرتے
لگا! القانے اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے مچل رہا تھا! لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا! عمران نے

اسے سر سے اونچا اٹھا کر زمین پر دے مارا اس کی آخری نچلی ایسی ہی تھی جیسے ہزار ہا آدمی ایک وقت چپے ہوں!

تھریسا نے قہقہہ لگایا اور عمران کی طرف بھیپتی ہوئی بولی "تمہیں یاد ہے.... تم نے ایک رات مجھ سے رہبان پانچے کی درخواست کی تھی.... آؤ ہم رہبان بنیں!" اور وہ زبردستی عمران سمیت رہبان پانچے کی پوزیشن میں آگئی! پھر وہ گانے لگی اور جو کچھ بھی وہ گارہی تھی اس کی دھن پر وہ ناچتے رہے.... تھریسا کئی بار الفانے کی لاش پر بھی چڑھ گئی!

"آج میری نجات کا دن ہے!" وہ کہہ رہی تھی! "میں بہت خوش ہوں.... بہت خوش ہوں عمران.... ایک ایسے آدمی سے مجھے نجات ملی ہے جس سے میں بے حد نفرت کرتی تھی!" اور پھر اس نے اسے بتایا کہ وہ کس ملک کے لئے کام کر رہا تھا! وہ اسے ایک غار میں لے آئی.... وہ مہر اسے دی جس کے لئے عرصہ تک وہ ان لوگوں سے الگ رہا تھا! اور وہ کائنات اس کے سپرد کئے جن سے یہ ثابت ہو سکتا تھا کہ الفانے کس ملک کے لئے کام کر رہا تھا!

"اب تم مجھے گولی بھی مار دو تو مجھے پرواہ نہیں ہوگی!" تھریسا نے کہا! میری سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ میں زندگی ہی میں کسی طرح اس سے چپچا پھڑاسکوں!"

"تم نے ہی اسے کیوں نہیں مار ڈالا تھا!" عمران نے پوچھا!

"میں ایسا نہیں کر سکتی تھی! میں اس روایتی تنظیم کی پابند تھی!"

ٹھیک اسی وقت شہباز اور اس کے ساتھی غار میں داخل ہوئے اور عمران چنچا! "مل گئی.... وہ لڑکی مل گئی.... جس کے لئے.... میں نے اتنی تکلیف اٹھائی تھی!"

"کیا مطلب!" شہباز اسے گھورنے لگا!

"یہ لڑکی میرے سرکس میں کام کرتی تھی! ایک فرنگی اسے زبردستی اٹھا لیا تھا! مجھے معلوم ہوا کہ وہ اسے شکرال میں لے آیا ہے.... اور یہی وجہ ہے کہ تم مجھے یہاں دیکھ رہے ہو!"

"شہباز غرایا!" پھر تم نے جھوٹ کیوں بولا تھا! وہ.... مگر خیر اسے پناہ.... میں اس سوہ کی لاش دیکھ چکا ہوں.... تم میرے بھائی ہو! میری ماں کے لعل!"

واقعات ایک بھیاںک خواب کی طرح ان کے ذہنوں پر مسلط رہے اور وہ کئی دنوں تک بالکل اسی طرح چلتے رہے جیسے اس میں ان کے ارادے کو دخل نہ ہو....! البتہ شکرانیوں کے متعلق اندازہ کرنا مشکل تھا کہ ان پر ان حالات کا کوئی رد عمل کیا ہوا تھا! عمران اور اسکے ساتھیوں کے

علاوہ اور کوئی بھی غار والے کے راز سے واقف نہ ہو سکا! عمران نے الفانے کی لاش کا راز نہیں کیا تھا! شکرانی اسے وہی فقیر سمجھتے رہے، جو اپنی چالاکی سے ان پر حکمران ہو گیا! شہباز نے اپنے عہد کے مطابق اس کی لاش اسی غار میں بھیجی کہ وہی جس میں مردہ مویشی جاتے تھے!....

لڑکی اور اس کے ساتھی تھریسا کو وہی لڑی سمجھتے رہے جس کے حصول کے لئے عمران ان اس خطرناک مہم پر لایا تھا!

خاور اور صدیقی بہت زیادہ زخمی ہو گئے تھے! چوہان کو ان کے متعلق غلط فہمی ہوئی تھی! انہیں زخمی ہو کر گھوڑوں سے گرتے دیکھا تھا اور سمجھا تھا کہ شاید وہ کام ہو گئے!

"مگر!.... وہ فقیر!...." جولیانے عمران سے پوچھا! "کیا الفانے ہمیشہ سے یہیں رہا تھا!"

"نہیں!" تھریسا کے بیان کے مطابق یہاں ایک ایسے فقیر کا وجود تھا جس نے بھیک مانگتے اپنی حکومت ہی قائم کر ڈالی تھی! الفانے یہاں آیا۔ اور اس فقیر کو قتل کر کے خود

جگہ لے لی! مقصد صرف یہی تھا کہ وہ شکرال کو دھارے ملک کے خلاف سازش کا مرکز بنائے

"یہاں سے وہ ابی کب ہوگی!" جولیانے کچھ دیر بعد پوچھا!

"اوہ!...." عمران سنجیدہ ہو گیا! "یہاں سے اس وقت تک روٹ گئی نہیں ہو سکتی جب تک

خاور اور صدیقی سفر کے قائل نہ ہو جائیں!"

یہ حقیقت ہے کہ اب عمران بڑی حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا! اگر وہ ہنستا بھی تو اسے ایسا محسوس ہوتا جیسے کوئی بہت بڑا جرم کر رہا ہو! یہ کیفیت تین دن تک رہی! پھر آہستہ آہستہ اس کا

پہلے کی طرح صاف ہوتا گیا!

اسے سب سے زیادہ افسوس بلیک زیرو کے مرنے کا تھا! وہ بڑے کام کا آدمی تھا اور اس

مستقبل سے بہتری اچھی توقعات وابستہ تھیں!

تھریسا نے بتایا کہ وہ بھٹکا ہوا اسی علاقے میں آکھلا تھا جہاں الفانے کا ڈھونڈ تھا!

الفانے کے آدمیوں نے اسے پکڑ لیا! اس کے پاس سے ایک ٹرانسمیٹر بھی برآمد ہوا تھا!

اس نے گرفتاری کے وقت ہی بیخ کر توڑ دیا تھا!

الفانے نے اسے بڑی لڑتیں دے کر فرم کیا لیکن اس سے ایک لفظ بھی معلوم نہ کر سکا!

نے جو اپنے ہونٹ بند کئے تو شاید پھر وہ آخری سسکیوں ہی کیلئے کھلے تھے! اسی دوران

الفانے کو معلوم ہوا کہ شہباز کچھ اجنبیوں کو اپنے ساتھ لہستی میں لایا ہے! پھر وہیں سے وہ

ناگ کہانی شروع ہو گئی! الفانے سمجھتا تھا کہ شاید کسی دوسرے ملک سے جاسوس وہاں قدم

چاہتے ہیں۔ وہاں عمران کی موجودگی اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھی! اور نہ عمران ہی نے کبھی یہ سوچا تھا کہ اس سازش کا سرغنہ اٹھانے ہو گا! وہ تو جنگ کے دوران میں دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تھا! حالانکہ دونوں ہی ایک اپ میں تھے!

”دوست.... صفِ حُسن! میں زندگی بھر تمہارا احسان یاد رکھوں گا! مگر مجھے اس کا انصاف ہے کہ میں اس بھک مٹے کو اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کر سکا!“ شہباز نے ایک دن عمران سے کہا۔
 ”کیا فرق پڑتا ہے!“ عمران سر ہلا کر بولا! ”میں خود کو تم سے الگ تو نہیں سمجھتا!“
 ”کیا تم آئندہ بھی کبھی شکر ال آؤ گے!“

”کیوں نہیں.... سردار شہباز! مجھے ہمیشہ یاد رہے گا!“

”تم نے مجھ سے چھپایا کیوں تھا کہ تم اسی بھک مٹے کیلئے یہاں آئے تھے!“
 ”تمہیں یقین نہ آتا“ عمران سر ہلا کر بولا! ”تم یہی سمجھتے کہ تمہیں کسی قسم کا بڑا دھوکا دیا جانے والا ہے.... کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!“

شہباز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! ”تم ٹھیک کہہ رہے ہو! میں یہی سمجھا کہ وہ عمار والا کسی دوسری تدبیر سے مجھے پھانسنے کی کوشش کر رہا ہے.... تم نے جو کچھ بھی کیا بہت اچھا کیا! تم غلط نہ بھی ہو! اور بہادر بھی میں نے یہ دونوں صفیں کسی ایک میں آج تک نہیں دیکھیں!....“

ڈینی کے ساتھیوں میں سے صرف پانچ آدمی بچے تھے اور وہ بھی اپنی زندگیوں سے کچھ بیزار سے معلوم ہوتے تھے!

”ڈینی! عمران نے اس سے کہا!“ ابھی تمہارا کام باقی ہے!“

”کیسا کام ماسٹر!“ اس نے اپنی اس آنکھیں لوپ اٹھائیں!

”وادی شرجیل کے ہیرے!“

”ہیرے....!“ ڈینی دیوانوں کی طرح ہنسا اور پھر بولا! ”ہیرے آدمی کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں! لیکن جب آدمی کو اپنی زندگی کی بے وقتی کا احساس ہو جائے تو پھر ہیرے کہاں!.... اب میں بھی تمہاری ہی طرح کہا کروں گا کہ دن بھر میں لاقعدا ہیرے میری جوتیوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں!“

”تم جانو! میں تو تیار ہوں!“

”نہیں ماسٹر! شکر یہ! مجھے اس سفر میں ایک ایسا ہیرا ملا ہے جس کا مقابلہ شاید کوہ نور یا اس سے بھی بڑا کوئی ہیرا نہ کر سکے!“

”اوہو!“.... عمران نے حیرت سے کہا! ”میں نہیں سمجھا!“

ڈینی نے فوراً اپنی جواب نہیں دیا! وہ کچھ سوچنے لگا تھا.... پھر اس نے ایک بیک سر اٹھا کر وہ ہیرا ایک خیال ہے.... جب یہ نیم و حشی لوگ ایک ٹھوکر کھا کر شراب ترک کر سکتے ہیں کیوں نہیں کر سکتا جبکہ ان سے زیادہ مہذب اور ہوشمند ہوں!“

”بڑا اچھا خیال ہے.... ڈینی.... یقیناً ہیرا ہے۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں!....!“

”شرابیں بھی کئی طرح کی ہوتی ہیں ماسٹر اور ان کے نشے بھی مختلف!.... دولت کی ہر بھی ایک طرح کی شراب ہی ہے جس کا نشہ زندگی کی اصل راہ سے بھٹکا دیتا ہے لیکن اس راہ میں شہار ٹھوکر کھانے کے باوجود بھی نشہ گہرا ہی ہوتا جاتا ہے۔ کیوں ماسٹر! کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!“

”نہیں ڈینی! تم بہت اونچی باتیں کر رہے ہو!“

ڈینی پھر سر جھکا کر خیالات میں ڈوب گیا!

ایک ہفتے بعد وہ دونوں سفر کے قافلہ ہو گئے! لڑکیوں کی ذہنی حالت بھی اب اعتدال پر تھی! لیکن وہ زیادہ تر خاموش ہی رہیں! انہوں نے ایک بار بھی واپس چلنے کے لئے نہیں کہا! معلوم ہوتا تھا جیسے اب انہیں یہاں سے واپس کی توقع ہی نہ ہو!

اس دوران میں جو لیا پھر کھر آئی تھی لیکن تھریسا کو دیکھ کر نہ جانے کیوں اس کا چہرہ تار ہو جاتا تھریسا بھی اس سے دور ہی دور رہنے کی کوشش کرتی!....

جس صبح وہ سفر کرنے والے تھے اس کی رات کو شہباز اور عمران دیر تک جاگتے رہے انہوں نے بہت سی باتیں کیں!

”صفِ حُسن! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم یہیں رہ جاؤ! میں تم سے بڑی محبت کرنے ہوں!“

”مگر بیارے شہباز.... میری تین بیویاں ہیں! اور اڑھائی درجن بچے! ان کا کیا ہو گا!“

”اوہ.... تو تم نے اس کے متعلق بھی جھوٹ بولا تھا!“

”کیا کرتا! مجھے اس وقت وہی سب کچھ پسند تھا جو تم پسند کرتے تھے!“

”بڑے چال باز ہو....!“ شہباز ہنسنے لگا! ”اور عورت خور بھی!.... تین بیویوں کی موجودگی میں چہ تھی کے لئے موت کے منہ میں آکودے!“

”میں کیا کروں وہ سنا بہت اچھی بن جاتی ہے.... اور جب وہ سنا نہ بجائے لگتی ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ مونگ کے پاپڑ کھاؤں!“

"میں نہیں سمجھا"

"ابھی نہیں! یہ باتیں اسی وقت سمجھ میں آئیں گی جب تم بھی کسی لڑکی کے لئے موت کے منہ میں کودو گے۔۔۔"

"میں اس لڑکی ہی کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔۔۔ ضرغام کا بیٹا اور کسی لڑکی کے لئے موت کے منہ میں کودے۔۔۔"

"میرا باپ ساڑھے چار فٹ کا آدمی ہے اس لئے مجھے تو کو دمانی پڑتا ہے!"

"کیا واقعی وہ ساڑھے چار فٹ کا ہے!"

"ہاں بھئی!"

"تمہیں اسے باپ کہتے وقت شرم نہیں آتی۔۔۔"

"اس وقت آتی ہے جب وہ مجھ جیسے گرائیڈل آدمی پر جوتالے کر دوڑتا ہے۔۔۔" شہباز ہنسنے لگا اور ایک ہنستا رہا پھر وہ سو گیا!

واپسی کا سفر شروع ہوتے ہی انہوں نے خوشی کے نعرے لگائے!۔۔۔ لیکن یہ سفر عمران کی واپس آمد کے سفر سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہونے والا تھا! کیونکہ ان کے سارے جانور جن میں بچھر بھی شامل تھے اسی رات جل بھی گئے تھے جب جھولہ دریوں میں آگ لگائی گئی تھی! عمران جانتا تھا کہ ایک مخصوص حد تک چلنے کے بعد گھوڑے بیکار ہو جائیں گے اور انہیں سنبھالنے کے لئے بھی کافی جدوجہد کرنی پڑے گی! اس کے آگے کے راستے پر بچھر ہی کارآمد ثابت ہو سکتے تھے!

شکرال میں انہیں ایک بھی بچھر نہیں مل سکا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے چلتے رہے! لیکن پھر عمران کو خاموشی کھٹنے لگی! اسے بکواس کرنے کا مرض لاحق تھا! زیادہ دیر تک خاموش رہنے سے اس کی زبان میں گویا آتشیں سی ہونے لگتی تھی! اور وہ اس کیفیت کو جس انتہائے نام سے یاد کرتا تھا!

ٹھیک اسی وقت قمریہ اپنا گھوڑا بڑھا کر اس کے قریب پہنچ گئی!

"آخر تم مجھے کیوں لے جا رہے ہو۔۔۔! ایسی صورت میں جب کہ مجھے قانون کے حوالے کرنے کا بھی ارادہ نہیں ہے!" اس نے پوچھا!

"مجھے خود بھی نہیں معلوم!" عمران بولا۔

"نہیں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو!" قمریہ مسکرائی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے مترشح تھا کہ وہ عمران کی زبان سے کوئی ایسی بات سننا چاہتی ہے جو اس کی کسی دیرینہ خواہش کے برعکس نہ

ہو! درحقیقت جولیا بھی اس کے قریب پہنچ گئی! اپنے نہیں کیوں وہ ہمیشہ ان کی تنہائی میں قتل ہو کر شش کرنے لگتی تھی!

قمریہ نے بہت برا سامنا دیا اور دوسری طرف دیکھنے لگی! عمران کہہ رہا تھا! "میری مرغیاں کس حال میں ہوں گی!" قمریہ کیا کہی! تم نے مرغیاں بھی پالی ہیں!" "نہیں!۔۔۔ میری عمر زیادہ تر خوشنوا قسم کے آدمی پالنے میں گزری ہے! لیکن تم مجھے کس نام سے مخاطب کیا تھا!۔۔۔ میرا نام ریٹا کرنا تمہیں ہے!"

جولیا ہنس پڑی اور اس نے کہا! "یہ بہانہ تمہیں چھٹی کے پھندے سے نہیں بچا سکتا!" "بد تمیز لڑکی! ہوش میں رہو! ورنہ تمہارا گھوڑا تمہیں کسی غار میں گرا کر سبکدوش ہو گا!"

"شٹ اپ!" جولیا چیخی!

"اگر۔۔۔ ہائیں۔۔۔" عمران ہاتھ نچا کر بولا! "یہ کیا شروع کر دیا تم لوگوں نے!" "تم خاموش رہو۔۔۔!" جولیا غرائی!

"ہاں تم خاموش رہو!" قمریہ نے زہر خند کے ساتھ کہا! "یہ مجھے کھا جائے گی!" "نہیں تم دونوں مجھے کھا جاؤ!۔۔۔" عمران آنکھیں کلک کر بولا! "ویسے اگر تمہاری زبانی ہو تو میں اس سے کافی محفوظ ہو سکتا ہوں! لڑتی ہوئی عورتیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں وہ دونوں ہی خاموش ہو گئیں! اور جولیا عمران کے ساتھ ہی چلتی رہی! البتہ قمریہ کے سے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اب عمران کے ساتھ نہ چلنا چاہتی ہو! اس کا گھوڑا تھوڑی دیر سے بہت پیچھے رہ گیا!

اسی رات کو انہوں نے پڑاؤ ڈالا لیکن اب ان کے پاس جھولہ دریوں نہیں تھیں، شہباز اتنے کمبل مہیا کر دیتے تھے کہ وہ نیلی چھت کے نیچے بھی سردی کا مقابلہ کر سکتے تھے! چاہے روشن کر دی گئی تھی! اور وہ لڑکیوں کی شکل میں تقسیم ہو کر رات بسر کرنے کی تیاریاں کرتے تھے! تنگن کے باوجود بھی وہ خوش تھے کہ اب وہ جلد ہی دوبارہ متحدان اور مہذب ماحول سانس لے سکیں گے!

آدھے چاند کی چمکی چاندنی چٹانوں پر بکھری ہوئی تھی۔۔۔ عمران ٹھٹھا ہوا پڑاؤ سے دو آیا اسے دونوں کے شور و شر سے اکتاہٹ ہو اذہن اس فضا میں سکون اور گہری طمانیت محسوس تھا!۔۔۔ وہ چٹان پر بیٹھ کر نشیب میں دیکھنے لگا جہاں ایک پہلازی نالہ جھلکے سے شور کے ساتھ رہا تھا!

دفعتا اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی اور چونک کر مڑا.... کوئی عورت اس کی طرف آ رہی تھی، راستہ بامبار ہونے کی بنا پر اسکی چال سے بھی عمران اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کون ہے اور پھر کچھ دیر بعد وہ اس کے قریب ہی پہنچ گئی۔ عمران اٹھ گیا!.... یہ قمریہ تھی!

"کیوں؟" اس نے اس انداز میں پوچھا جیسے اس کا اس طرح آنا اسے گراں گزرا ہو!

"تم آخر خود کو سمجھتے کیا ہو!" قمریہ بھی شاید پہلے ہی سے جھلائی ہوئی تھی!

"بڑی مصیبت ہے!" عمران پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا! "ارے میں خود کو بالکل چھ سمجھتا ہوں!"

"تم سمجھتے ہو کہ تم نے قمریہ بھل بی آف یو میمیا کو گرفتار کر لیا ہے.... اور قیدیوں کی طرح اسے لے جا رہے ہو!"

"تم تو ریٹائرڈ ہو! میں کسی قمریہ بھل بی آف یو میمیا سے واقف نہیں ہوں!" عمران بولا!

"آہ! تو تم مجھ پر رحم کر رہے ہو!" قمریہ بچ کر بولی! "اس خیال کو دل سے نکال دو! تم سب اس وقت بھی قمریہ کے رحم و کرم پر ہو!"

"واقعی....!" عمران نے مستحکمہ اڑانے والے انداز میں کہا اور پھر "ارے باپ رے!" کہہ کر اچھل پڑا اسے ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کوئی کہتے کا پلہ اس کے پیروں تلے آکر چٹھا ہو پھر وہ بوکھا کر جھکا اور اسے تلاش کرنے لگا اچانک پھر وہ کسی ہی آواز آئی اور وہ پھر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا!

لیکن کہنے کے پہلے کا کہیں پتہ نہ تھا!

قمریہ ہنسنے لگی! اور عمران اسے گھورنے لگا!

"اسی طرح!" قمریہ نے پر سکون آواز میں کہا! "تمہارے گھوڑے بھڑک بھڑک کر حلالوں میں پھلانگ لگا سکتے ہیں! تم سب چوہ ہو سکتے ہو.... میں چاہوں تو یہ لوگ جو اس وقت پڑے سو رہے ہیں بوکھا اٹھیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں.... بھل بی آف یو میمیا تمہارا ہزاروں پر بھاری ہے، کیا سمجھے!"

عمران سناتے میں اٹھ گیا آخر اس نے پوچھا! "یہ آوازیں کیسی تھیں!"

"میرے حلق سے نکلی تھیں!" قمریہ بولی! "اور اس میں کمال یہی ہے کہ تم نے انہیں اپنے پیروں کے نیچے محسوس کیا تھا!"

"واقعی کمال ہے!" عمران کے لیے میں حیرت تھی! پھر اس نے سنجل کر کہا! "اگر میں تجھے قیدی سمجھتا تو تجھ کو زیاں ڈال کر لے چلتا.... تم اس خیال کو دل سے نکال دو!"

"پھر اس طرح لے چلنے کا کیا مقصد ہے!"

"کوئی مقصد نہیں! کیا میں تمہیں ان دردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ آتا!"

"عمران!" وہ قریب آکر اس کے شانے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی! "میں دل کے ہاتھوں ہوں ورنہ اس دن وہاں الفانسی کی بجائے تمہاری لاش ہوتی!"

"اور فرشتے اسے براہ راست آسمان پر اٹھالے جاتے!" عمران نے سر ہلا کر کہا!

"میں تمہاری تحقیر نہیں کر رہی! تم جیسا دلیر آدمی آج تک میری نظروں سے گزرا.... دلیر اور غصے دماغ والا.... جب تم لڑتے ہو تو ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ تم حریف کی طرف سے کوئی خدشہ ہو!.... تمہارے لانے کا انداز ایسا ہوتا ہے جیسے تم کوئی کھیل کھیل رہے ہو! تم انتہائی چالاک ہو.... انتہائی دانشمند.... اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم ان درد کو کیسے رام کرتے! میں آج بھی اس پر حیرت ہوں.... الفانسی کو تو انہیں کے ایک آدمی کی لپٹی پڑی تھی!"

"تم کہنا کیا چاہتی ہو قمریہ!"

"کچھ نہیں.... یہی کہ اس کے باوجود بھی تم ایک ناکارہ آدمی ہو!.... میں اسے آدمی نہیں سمجھتی جو کسی عورت کے جذبات کو نہ سمجھ سکے۔

"ارے باپ رے....!" عمران خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹ گیا!

"تم گدھے ہو!" قمریہ بھلا کر بولی اور جانے کے لئے مڑ گئی! عمران اسے پڑاؤ کی طرح جانتے دیکھتا رہا.... اہم چاندنی اب بھی اسی طرح بکھری ہوئی تھی! کچھ دیر بعد وہ وہیں آکر گیا جہاں سب سو رہے تھے!

اور دوسری صبح قمریہ غائب تھی! ایک گھوڑا غائب تھا اور قمریہ جس میں کھانے پینے کا سا تھا۔ جہاں قمریہ سوئی تھی! وہاں ایک پتھر کے نیچے ایک خط ملا جس میں قمریہ نے عمران کو خط لکھا تھا!

"میں جا رہی ہوں! لیکن زندگی کے کسی بھی حصے میں تمہیں نہ بھلا

سکوں گی! تم پر اکتاہٹ نہیں کر سکتی ورنہ تمہارے ساتھ ہی چلتی! کبھی نہ کبھی پھر ملاقات ہوگی! لیکن شاید دو حریفوں کی قتل میں۔ ہم کبھی نہ مل سکیں! انی قمری بی کی پیٹیم کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب میں نئے سرے سے

زندگی شروع کرنے جا رہی ہوں! لیکن یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس زندگی کا انداز کیا ہوگا! تم ہمیشہ خوش رہو.... اور کاش کبھی میرے متعلق بھی

سوچ سکو!"

عمران نے خط پڑھ کر جیب میں رکھ لیا اور ڈیٹی سے ہوا "اسکی تلاش اب فصول ہے!"

"کیوں ماسٹر! کیا ہماری محنت اور قربانی بونہی ضائع ہو جائے گی!" ڈیٹی نے حیرت سے پوچھا۔
 "نہیں اس کی یہ تحریر میرے پاس موجود ہے! اس سے یقیناً ثابت ہو سکے گا کہ ہم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے مگر اب اسے کیا کیا جائے کہ وہ خود ہی اپنے والدین کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی....! کچھ بھی ہو ڈیٹی! تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس کا معاوضہ بہر حال ملے گا!"

"اس نے خط میں کیا لکھا ہے!"

"یہ ایک راز ہے ڈیٹی.... اسے نہ پوچھو ملک کے ایک بہت بڑے آدمی کا راز!" عمران کا جواب تھا ڈیٹی مغموم نظر آنے لگا.... قافلہ چلتا رہا! جو لیا دل کھول کر ہنس رہی تھی۔ بات بات پر تھقے لگا رہی تھی اور عمران کے دل پر سے ایک بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا تھا.... اگر وہ اس طرح نہ جاتی تو اس کے خلاف اسے کچھ نہ کچھ کارروائی تو کرنی ہی پڑتی!

ختم شد